الفتح الاشہب

سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

سگِ درگاہِ جیلانی

افتخار احمد حافظ قادری

تذکرہ و تصاویرِ گیلانِ معلی درگاہِ غوثیہ و تبرکاتِ غوثیہ
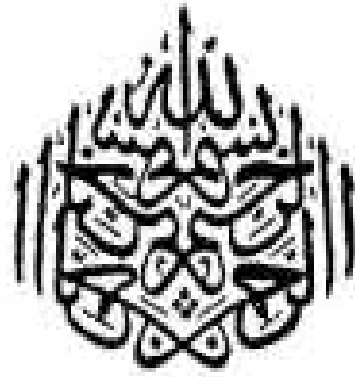
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے
اُمت پہ تیری ﷺ آ کے عجب وقت پڑا ہے
فریاد ہے اے کشتیِ اُمت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اُنْظُرْ حَالَنَا

نام کتاب	الباز الاشہب، سرکار غوث اعظمؒ
مؤلف	افتخار احمد حافظ قادری
تاریخ اشاعت	جمادی الثانی 1423 ہجری
	اگست، 2002 عیسوی
تعداد اشاعت	1100 (گیارہ صد)
کمپوزنگ / گرافکس	عاطف اقبال، Akas Arts، صدر، راولپنڈی۔
ہدیہ	-/250 روپے

رابطہ	افتخار احمد حافظ قادری
	مکان نمبر A-6/999، گلی نمبر 9، افشاں کالونی،
	راولپنڈی کینٹ۔

الباز الاشہب

سرکارِ غوثِ اعظمؒ

باجازت

السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی
المدینہ المنورہ

السید صباح احمد ابراہیم الحسینی
متولی وسجادہ نشین درگاہ امام ابو یوسفؒ
کاظمین مقدس بغداد شریف

شہزادہ غوث الثقلین السید محمد انور گیلانی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ سدرۃ شریف

از مؤلف

افتخار احمد حافظ قادری، 2002ء

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر

باب اول

حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول ﷺ

درود غوثیہ، انتساب کتاب

تقریظ از سجادہ نشین سدرہ شریف

کتاب پر بغداد شریف سے پیغام اور اردو ترجمہ

پیش لفظ (بزرگوں سے نسبت بڑی چیز ہے)

حضور غوث پاکؒ کی ولادت کے وقت دنیائے اسلام کی حالت

اسم گرامی، القب و نسبت، تاریخ و مقام ولادت، خاندانی پس منظر

تعارف والدین، سید عبداللہ صومعی، سیدہ عائشہ (پھوپھی صاحبہ)

کرامات کی ابتداء، حضور غوث پاکؒ عربی النسل ہیں

شجرۂ نسب، بشارات قبل از ولادت

پرورش و ابتدائی تعلیم، آپؓ کو اپنے ولی ہونے کا علم

حمد باری تعالیٰ

بے حجابانہ در آ از در کاشانۂ ما

کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما

فتنہ انگیز مشو کاکل مشکین مکشائے

تاب زنجیر نہ دارد دل دیوانۂ ما

مرغ باغ ملکوتیم درین دیر خراب

میشود نور تجلائے خدا دانۂ ما

گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست

گویم آن کس کہ ربود این دل دیوانۂ ما

با احد در لحد تنگ بگوئیم کہ دوست

آشنائیم توئی غیر تو بیگانۂ ما

شکر للہ کہ نمردیم و رسیدیم بدوست

آفرین باد برین ہمت مردانۂ ما

«محیؔ» بر شمع تجلائے جمالش میسوخت

دوست میگفت زہے ہمت مردانۂ ما

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

غلامِ حلقہ بگوشِ رسول ﷺ ساداتم
زہے نجات نمودن حبیب و آیاتم

زخیرِ آلِ نبیؐ حاجتے اگر طلبم
روا مدار یکے از ہزار حاجاتم

دلم ز عشقِ محمد ﷺ پُر است و آلِ مجید
گواہ حالِ من است ایں ہمہ حکایاتم

گناہِ بیحدِ من بین تو یا رسول اللہ ﷺ
شفاعتے بکن و محو کن خیالاتم

کمینہ خادمِ خدامِ خاندانِ تو ام
زخادمیِ تو دائم بود مناجاتم

سلام گویم و صلوات بر تو ہر نفسے
قبول کن بہ کرم این سلام و صلواتم

بگوے [illegible] کہ بہر نجات میگوید
درود سرورِ کونین در مناجاتم

درودِ غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ

الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَ

بَارِکْ وَسَلِّمْ

محمد ﷺ کی الفت بڑی چیز ہے
خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

انتساب

الباز الاشہب

یا الباز الاشہب و یاقطب الاقطاب و
یا سیدنا الغوث الاعظمؓ

اس حقیر سی کوشش کو آپ کی بارگاہ اقدس میں نہایت ادب و احترام سے اس امید کے ساتھ پیش کر رہا ہوں کہ آپ اس عاجز و ناچیز کی اس سعی کو قبول و منظور فرما کر اس کا نام بھی اس طویل فہرست میں شامل فرما لیں گے کہ جن کی روز حشر آپ بخشش کروائیں گے۔

شیخ اکبر رئیس المکاشفین سیدی محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ ہر زمانے میں اولیاء اللہ میں ایک ایک ولی ایسا ہوتا ہے جو ہر چیز پر غالب اور متصرف ہوتا ہے۔ اور اس مقام کے حامل بغداد میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہیں۔

اے وارث دو عالم تیرے در پہ آ پڑا ہوں
اچھا ہوں یا برا ہوں جیسا بھی ہوں تمہارا ہوں

یا سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ شیئاً للہ

افتخار احمد حافظ قادری

تقریظ

زیرِ نظر کتاب "**البـاز الاشہب**" محترمی عزیز القدر افتخار احمد حافظ قادری کی بارہویں تصنیف ہے جو کہ غوثِ صمدانی محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی قدس اللہ سرہ کی حیاتِ مبارکہ اور آپ کے آثار و تبرکات کے احوال پر مشتمل ہے۔ سرکارِ غوثِ اعظمؒ کا فیضان تمام اولیاء اللہ پر محیط ہے۔ "**قـدمـی هـذه عـلـی رقبة کـل ولـی الله**" آپ کی شان ہے۔ ولایت و تصوف کے تمام سلسلے سرکارِ بغداد سے مستفیض ہوتے ہیں۔ آپ کے تصرفات و کرامات حدو شمار سے باہر ہیں اور فی زمانہ بھی آپ کے فیض و کرم کا دریا موجیں مار رہا ہے۔

عزیزی حافظ صاحب کو حضور غوث الثقلینؒ سے بڑی عقیدت ہے۔ اس کتاب میں آپؒ کی ولادت باسعادت، ابتدائی تعلیم و تربیت، گیلان کی مختصر تاریخ، بغداد میں آپ کی آمد، ظاہری علوم کی تکمیل اور مجاہدات و ریاضات کے ساتھ آپ کی اولادِ امجاد، سلسلہ قادریہ کے امتیازات اور خصائص، مزار مبارک کی تعمیر کی تاریخ، رسم چادر پوشی اور اس کی ابتداء، قادریہ لائبریری اور مدرسہ و جامع جیسے موضوعات کو دلنشین انداز میں بیان کیا یوں کہ حرف حرف سے عقیدت و محبت اور خلوص کی خوشبو آتی ہے۔

"تابوت سکینۃ" کی طرح حضور سرکار غوث اعظمؓ کے تبرکات اور متعلقات کی رنگین تصاویر معلومات کا گرانقدر سرمایہ ہے۔ جسے حافظ صاحب نے بکمالِ حکمت محفوظ کیا ہے۔ یہ معلومات تاریخ کا حصہ ہیں۔

حضرات اولیاء کرام کے مراقد اور متعلقات بلاشبہ شعائر اللہ میں شامل ہیں۔ ان کی تعظیم اور احترام موجب برکت ہے۔ بلاشبہ جناب حافظ صاحب کو یہ شرف اور افتخار حاصل ہے کیونکہ انہوں نے اپنی جملہ تصانیف میں ان مبارک مقامات اور تبرکات کو تاریخی حوالوں سے محفوظ کرنے کے کام کو اپنی زندگی کا مشن قرار دیا۔

میری دعا ہے کہ اللہ کریم انہیں اس کارِ خیر پر اجرِ عظیم عطا فرمائے اور حضور غوث مآب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کے سلسلہ کی خدمت کی توفیق مزید بخشے۔ آمین بجاہ نبیہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید محمد انور گیلانی قادری رزاقی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ رزاقیہ
سدرۃ شریف (ڈیرہ اسماعیل خان)

12 جولائی، 2002ء

بسم الله الرحمن الرحيم

قال تعالیٰ و قل اعملوا فسیری الله عملکم و رسوله والمؤمنون

صدق الله العظیم

رسالة مباركة لكتاب "الباز الاشهب"

أقدم هذه الرسالة من العراق المبارک ، عراق الانبياء والمرسلين، عراق آل بيت النبي الاطهار، عراق الصحابة الاخيار، عراق الاولياء والصالحين، من بغداد أم العلم و العلماء والفقه والفقهاء دار السلام بغداد الذي يرقد فيها غوث الثقلين سيد الاولياء سيدنا و جدنا السيد الشيخ عبدالقادر الحسني الحسيني الذي يكتب عنه في كتابه المسمیٰ "الباز الاشهب" الكاتب الكبير الاخ العزيز محب الاولياء والصالحين والعلماء ، الحبيب الطيب الذي نذر وقته الكبير في خدمة التاليف عن بلاد المسلمين والعرب بما يرقد فيها من الانبياء والاولياء والصالحين. هوالكاتب والمؤرخ الاستاذ السيد افتخار احمد حافظ القادري - البغدادي. نفتخر بک يا سيد افتخار احمد لو نعطيک لقب البغدادي لانک اهل لهذا

ولانک الفت عن بغداد وما ذکرت بما فیها و خاصة کتابک هذا الجدید والمسمیٰ ''**الباز الاشهب**'' انک والله انشاء الله تعالیٰ ستحشر یوم القیامة مع من الفت لهم و ذکرت اسمهم و صور من مراقدهم المبارکه.

فجزاک الله عن خدمتهم وعن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء وفتح الله علیک رزقاً حلالاً طیباً لانک انفقت مالک فی سبیل هذه الخدمة الجلیله وفقک الله اکثر واکثر من ذلک انشاء الله.

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

السید صباح احمد ابراهیم الحسینی القادری الکاظمی

متولی و امام و خطیب امام ابو یوسفؒ

شیخ السجادة الرفاعیة والقادریة

۲۰۰۲/۷/۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاد خداوندی ہے کہ اے نبی ﷺ آپ فرمایئے کہ عمل کرتے رہیں پس دیکھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے عملوں کو اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین (القرآن)

کتاب ''الباز الاشہب'' پر پیغام مبارک

میں یہ پیغام اس سرزمین مبارک ''عراق'' سے ارسال کر رہا ہوں جو انبیاء و مرسلین، اہل بیتِ اطہار، صحابہ کرامؓ اور اولیائے صالحین کی سرزمین ہے۔ سرزمینِ بغداد جو علم وعلماء، فقہ اور فقہاء کا گہوارہ ہے۔ بغداد شریف جس میں سید الاولیاء سیدنا الشیخ عبد القادر الحسنی الحسینی کا دربار پُرانوار ہے۔ اس عظیم شخصیت کے بارے میں ایک کتاب بنام **''الباز الاشہب''** میرے برادر عزیز، مورخ، محبِ اولیائے صالحین نے تحریر کی ہے۔ یہ وہ دوست مکرم ہیں کہ جنہوں نے اپنا اکثر وقت بلادِ عرب اور بلادِ اسلامیہ میں موجود انبیاء و اولیاء کے مزارات مبارکہ کو تحریری صورت میں اُجاگر کرنے کی نظر کیا ہوا ہے۔ وہ شخصیت الاستاد السید افتخار احمد حافظ القادری البغدادی ہیں۔

اے افتخار احمد حافظ ہم آپ پر فخر کرنے کے ساتھ آپ کو ''البغدادی'' کا لقب بھی دیتے ہیں کیونکہ آپ اس لقب کے اہل ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے بغداد شریف کے بارے میں کافی تحریر کیا۔ اور بالخصوص اپنی اس نئی کتاب جو

"**الباز الاشہب**" کے نام سے موسوم ہے۔اس میں بغداد شریف اور تاریخ بغداد شریف کے ذکر کو اجاگر کیا۔خدا کی قسم آپ کا حشر روز قیامت انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا۔کہ جن کے ذکر کو آپ نے تحریر و تصویر سے اجاگر کیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ان خدمات کا بہتر اجر عطا فرمائے۔اور رزق حلال کے وسیع دروازے آپ پر کھول دے۔کیونکہ آپ اپنے ذاتی مال سے اس عظیم کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اس سے بھی زیادہ نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

السید صباح احمد ابراہیم الحسینی القادری الکاظمی

متولی وامام وخطیب

درگاہ سیدنا امام ابو یوسف الانصاریؒ

وشیخ سلسلہ رفاعیہ وقادریہ

بغداد 16 جولائی 2002ء

پیش لفظ

﴿بزرگوں سے نسبت بڑی چیز ہے﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا "یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین" اے ایمان والو! تقویٰ خداوندی اختیار کرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ حضور غوث پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ایک مرتبہ کسی نے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے اصولوں کی بنیاد کس چیز پر رکھی تو آپ نے ارشاد فرمایا "**علی الصدق**" کہ سچائی پر۔

تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ ساتھ اہل اللہ اور سچے لوگوں کی صحبت بھی اختیار کرنے کا حکم خداوندی ہے۔ ان سے اپنی نسبت قائم کرنی چاہئے۔ کیونکہ ان سے نسبت اور ان کی صحبت بڑی چیز ہے۔ اس موضوع کو عارف ربانی حضرت مولانا رومؒ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

چرواہے کے ایک عام کتے نے جب اپنی نسبت چرواہے سے ختم کر کے نئی نسبت اللہ والوں (اصحاب کہف) سے جوڑ لی تو پھر جہاں قرآن پاک نے اصحاب کہف کا بیان فرمایا تو پھر اس اچھی نسبت والے کتے کا بھی ذکر نہ چھوڑا۔ جو بھی قرآن پاک کی سورۃ الکہف کی تلاوت کرے گا تو اصحاب کہف کے ذکر کے ساتھ ساتھ اس عظیم کتے کا بھی ذکر تاابد بلند ہوتا رہے گا۔ کیونکہ اس نے اپنی نسبت اہل اللہ اور سچے لوگوں سے کر لی تھی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کتا قیامت کے دن انسانوں کی طرح اٹھے گا

اور اس کا شمار بھی اولیاء اللہ میں ہوگا۔ قارئین وہ تو کتا تھا جس نے اللہ والوں سے نسبت جوڑ کر یہ مقام حاصل کر لیا۔ ہم تو پھر اشرف المخلوقات ہیں اگر ہم اللہ والوں سے حقیقی نسبت جوڑ لیں تو انشاء اللہ ہم بھی کسی مقام پر فائز ہو سکتے ہیں۔

اس مختصری تمہید کے بعد گزارش ہے کہ یہ ناچیز اپنی بارھویں قلمی کاوش پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم، سرکار مدینہ ﷺ کی خصوصی نگاہ کرم، شہنشاہ بغداد سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فیض وتصرف اور مدینہ منورہ میں موجود اپنے پیر و مرشد السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ یہ ناچیز اس قابل کہاں تھا۔ اس شرف عظیم اور سعادت کے حصول پر یقین کامل ہے کہ یہ ناچیز ضرور کسی کی نگاہ میں ہے۔ اسی لئے

میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

تحدیث نعمت کے طور پر اس بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ان بارہ کتب میں سے چھ عدد کتب اپنے احباب کے تعاون سے بلا ہدیہ تقسیم ہوئیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قبول ومنظور فرمائے۔ اور سب کیلئے صدقہ جاریہ کا باعث بنائے۔ آمین!

زیر نظر کتاب کی تالیف کا سبب اس طرح بنا کہ ایک دن فارسی کتاب "مرأت الاولیاء" (ص ۳۳۲) پڑھ رہا تھا جس میں حضور سرکار بغدادؒ کا ایک ارشاد مبارک پڑھا

"ہر کہ خود را بمن نسبت کند، قبول کند او را حق سبحانہ وتعالیٰ"

کہ جو کوئی بھی اپنی نسبت میری طرف کرے گا تو اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرما لیں گے۔ چنانچہ فوراً دل میں خیال آیا کہ یہ درست ہے کہ دنیا کی تقریباً ہر زبان میں حضور غوث الثقلین کے احوال ومناقب پر کتب اور تذکرے موجود ہیں لیکن یہ بات قطعاً اس میں مانع نہیں کہ کوئی بھی شخص شہنشاہ بغداد کی بارگاہ میں حاضری لگوانے کیلئے کوئی تحریری کام نہ کرے۔ سو اس ناچیز نے بھی بارگاہ غوثیہ میں حاضری لگوانے کا دل میں عہد کر لیا۔ فی الواقع

اس خیال کا آنا بھی تو انہی کا فیض وتصرف ہے۔ پھر بحمد اللہ توفیق بھی انہی کی طرف سے حاصل ہوئی۔

کون بیٹھا ہے اب اندیشۂ فردا لے کر
مطمئن ہوں تیری نسبت کا سہارا لے کر

قارئین یہ کتاب پڑھنے سے پہلے ایک بات آپ ذہن نشین کر لیں کہ نہ ہی یہ کتاب کوئی تاریخی، علمی، ادبی یا تحقیقی کتاب ہے اور واللہ نہ ہی میرے پاس وہ الفاظ و جمل ہیں کہ اس عظیم ہستی کے بارے میں کچھ تحریر کروں۔ بخدا یہ صرف اور صرف آپ کے اس ارشاد مذکورہ کی روشنی میں اپنی نسبت حضور غوثِ پاک ؓ سے جوڑنے کیلئے یہ ٹوٹے پھوٹے، بے ترتیب اور بے ربط جملوں کا لیکن پر خلوص ادنیٰ سا ہدیہ عقیدت ہے۔ اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس میں جہاں کہیں آپ کو اچھی بات لگے تو اس کو انہی کا فیض و کرم تصور کریں اور جہاں کوئی غلطی نظر آئے تو اس کو اس بندہ لاشی کی غلطی تصور کریں۔ دوسرا یہ ہدیہ عقیدت پیش کرنا اس لئے بھی ضروری تھا کہ سرکار بغداد نے تو اس ناچیز پر بہت زیادہ اسطرح کرم فرمایا کہ نہ صرف اپنی بارگاہ اقدس میں دو بار حاضری کا شرف بخشا بلکہ گیلانِ معلیٰ (ایران) میں بھی اپنی عظیم والدہ ماجدہ سیدۃ فاطمۃ ام الخیرؓ کی بارگاہ میں بھی دو مرتبہ حاضری کے شرف سے نوازا۔ اور یہ وہ عظیم مقام ہے کہ جہاں پر بہت کم حضرات کو حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ حضور غوث الثقلین اس بندہ حقیر و لاشی کو اسی طرح اپنے فیوض و برکات سے نوازتے رہیں گے۔ کیونکہ آپ ہی اس دنیا اور قبر شریف میں بحکم الٰہی تصرف فرمانے والے ہیں۔

صاحب التصرف فی الدنیا و فی قبرہ باذن اللہ

آستانِ شہ بغداد کا شیدائی ہوں
جی رہا ہوں تیرے دامن کا سہارا لے کر

حضرت علامہ ابن حجر العسقلانیؒ نے حضور غوث پاکؒ کی سوانح پر اپنی کتاب "**غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبدالقادر**" کو جنت کے آٹھ دروازوں کی تعداد کے مطابق آٹھ ابواب پر ترتیب دیا ہے۔ چونکہ اس 8 کے عدد کے بہت سے فیوض و برکات ہیں، سو اس بندہ نے بھی کتاب مذکورہ کو آٹھ ابواب پر ترتیب دیا ہے۔ اور رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے خصوصی فضل و کرم سے اس ناچیز کی اس قلیل سی کوشش کو قبول و منظور فرما کر اس کی بخشش کا سبب بنا دے اور اس مبارک عدد 8 کے فیوض و برکات سے یہ بندہ بھی مستفیض ہوتا رہے۔

تیرے در کی گدائی میں یہ خود داری عالم ہے
کسی کے سامنے مجھ کو ہاتھ پھیلانا نہیں آتا

کتاب مذکورہ کی تکمیل میں جن جن شخصیات نے کسی طور بھی اس ناچیز کی راہنمائی اور مدد فرمائی ان تمام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن چند عظیم شخصیات کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ سب سے پہلے بندہ اپنے مرشد حضرت السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی کا شکر گزار و احسان مند ہے کہ جو مدینہ منورہ میں اس ناچیز کیلئے ہمیشہ دعا گو رہتے ہیں۔ اسی طرح سجادہ نشین و خطیب درگاہ امام ابو یوسفؒ و جانشین حضرت امام موسیٰ کاظمؒ السید صباح السید احمد ابراہیم الحسینی بھی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے بغداد شریف سے کتاب مذکورہ پر اپنا پیغام ارسال کیا۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ سدرة شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) شہزادہ غوث الوریٰ، محترمی و معظمی سید محمد انور گیلانی رزاقی قادری کا بھی شکر گزار و ممنون ہے کہ جنہوں نے کتاب پر اپنا پیغام ارسال کرنے کے ساتھ ساتھ اس بندہ ناچیز کو حضور غوث پاک کے تبرکاتِ مبارکہ کی زیارت کے شرف سے نوازنے کے علاوہ اپنے خدام میں بھی شامل ہونے کا شرف عطا فرمایا اور بروز جمعۃ المبارک 19 جولائی اس ناچیز کی دستار بندی کے علاوہ خرقۂ خلافت کے شرف عظیم سے بھی نوازا۔ میں

اس قابل تو نہیں تھا لیکن یہ سارا شہنشاہ بغداد کا ہی فیض و کرم ہے جو سیدی محمد انور گیلانی مدظلہ العالی کے دستِ حق پرست سے اس ناچیز تک پہنچا۔

کس پہ احسان نہیں ہے شہ جیلان تیرا
پلٹے آئے ہیں سبھی تیرا اُتارا لے کر

کیونکہ سرکار بغداد کے در سے کوئی بھی خالی نہیں جاتا۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی اور جناب عبدالقیوم طارق سلطانپوری کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے ہمیشہ کی طرح اس کتاب پر بھی اپنے منظوم خیالات کا اظہار فرمایا۔ حاجی عبدالمجید قادری کا بھی ممنون ہوں کہ جنہوں نے سرکار بغداد کی سوانحی کتب مطالعہ کیلئے مریدکے سے ارسال کیں۔ حکیم میاں محمد منیر اور محترمی امتیاز احمد گورایہ بھی میرے شکریہ کے مستحق ہیں اسی طرح پروفیسر محمد سرور شفقت قادری کا بھی تہِ دل سے شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اپنی نجی لائبریری اس ناچیز کیلئے ہمیشہ کھلی رکھی ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تمام شخصیات کو قائم و دائم رکھے۔ ان پر سرکار بغداد کی نگاہِ کرم رہے اور یہ سدا مسکراتے رہیں۔ آمین!

کتاب مذکورہ کی تیاری میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان کی گنج بخش لائبریری سے بھی مستفیض ہونے کا موقع ملا۔ بلکہ اس لائبریری میں سرکار بغداد کی سوانح حیات و مناقب پر کئی قدیم قلمی مخطوطات و نسخہ جات کی بھی زیارت اور ان سے استفادہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ مرکز تحقیقاتِ فارسی کے اس خصوصی تعاون پر میں مرکز کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر سعید بزرگ بگدلی اور بالخصوص گنج بخش لائبریری کے مدیر محترمی جناب ڈاکٹر تسبیحی کا بھی دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ان معروضات و گزارشات کے بعد آخر میں قارئین آپ بھی خلوص دل سے میرے ساتھ اس دعا میں شامل ہو کر آمین کہیں۔ کہ یا رب العالمین جب ایک کتے نے تیرے دوستوں کے ہمراہ چند قدم اٹھائے تو اس کو آپ نے انہی کے ساتھ شامل کر دیا یہ عاجز

و نا چیز اور جملہ قارئین تیرے عظیم ولی شہنشاہ بغداد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے ساتھ دوستی اور نسبت کا ادنیٰ سا دعویٰ کرتے ہیں ان سب کو قبول فرما کر انہی نیک لوگوں کے ساتھ شامل کر دے۔

یا ربّ العالمین! اس ناچیز کے آباؤ اجداد، اہل خانہ اولین تا آخرین مرد و زن، اساتذہ و مشائخ، محسنین، معاونین، جملہ دوست احباب، اعزہ و اقارب، کمپوزر و ڈیزائنر کتاب ہذا محترمی عاطف اقبال، قارئین کتاب اور تمام اُمتِ محمدیہ کی بخشش و مغفرت فرما دے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی نیکی پاس میرے نہ عمل ہے مصطفیٰ ﷺ

کالی کملی میں چھپا لو شافعِ روزِ جزا

آپؐ کا در رب کا زینہ آج نہیں تو کل مدینہ

المدینہ چل مدینہ المدینہ چل مدینہ

المدینہ المدینہ المدینہ المدینہ المدینہ المدینہ المدینہ المدینہ المدینہ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

افتخار احمد حافظ قادری
۲/۷/۰۲

الفقیر الی اللہ و رسولہ

سگِ درگاہ جیلانی

افتخار احمد حافظ قادری

31 جولائی 2002ء

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت دنیائے اسلام کی حالت

جب بھی دنیائے اسلام پستی اور زوال کو پہنچتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کسی ایک عظیم شخصیت کو پیدا فرما کر معاشرے کی تقدیر کو تبدیل فرما دیتے ہیں۔ یہی حال پانچویں صدی کے اواخر کا تھا کہ دنیائے اسلام میں شدید انتشار اور کشمکش تھی۔ بدقسمتی سے مسلمان مختلف گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہو کر اپنی عظمت وقوت کھو چکے تھے۔ حنابلہ اور معتزلہ میں ایک جنگ جاری تھی۔ الغرض ہر طرف پریشانی اور مایوسی کا عالم تھا۔ چنانچہ اسی مایوسی کے عالم میں ایران کے شمال میں واقع صوبہ گیلان میں ایک حسنی گھرانے کے گھر اس مرد کامل کی ولادت باسعادت ہوئی کہ جس کی وجہ سے مردہ دلوں کو ایک نئی نورانی زندگی حاصل ہوگئی یہی وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جن کے ظہور کی بشارتیں ایک طویل عرصہ سے اولیائے متقدمین دیتے چلے آرہے تھے بعد میں یہی شخصیت آگے چل کر محی الدین اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہوئی۔

اسم گرامی، لقب و نسبت

نام نامی اسم گرامی سید عبدالقادر، کنیت ابو محمد، لقب محی الدین، خطاب غوث الاعظم، بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ، والدہ ماجدہ سیدۃ فاطمہ ام الخیر رضی اللہ عنہا بنت سید عبداللہ الصومعی رضی اللہ عنہ، جیلان کی نسبت سے آپ کو جیلی یا جیلانی کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خود ایک مقام پر اس نسبت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے

انا الجیلی محی الدین اسمی

و اعلامی علی راس الجبال

تاریخ و مقام ولادت با سعادت

سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں مختلف حوالوں سے مختلف روایات موجود ہیں۔ لیکن جب خود حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ان کے سال ولادت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے درج ذیل ارشاد فرمایا۔

"لا اعلمه حقيقة ولكني قدمت بغداد في السنة التي مات فيها التميمي و عمري آنذاك ثمان عشرة سنه"

کہ مجھے اس بات کا قطعی علم تو نہیں لیکن میں بغداد اُس سال آیا جس سال تیمی کا وصال ہوا، اس وقت میری عمر 18 سال تھی۔ تیمی کا پورا نام رزق اللہ بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز التمیمی، جو ایک عظیم واعظ وفقیہ اور حنبلیوں کے شیخ تھے۔ ان کا وصال 488 ہجری میں ہوا۔ **(شذرات الذهب)**

اس فرمان کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کا سال ولادت 470 ہجری بنتا ہے۔ آپ کی ولادت با سعادت ایران کے صوبہ گیلان (عربی میں کیلان یا جیلان کہا جائے گا) کے ایک مقام "**نیف**" یا "**بشتیر**" میں ہوئی۔

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت آپ کے شانہ مبارک پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کا نقش موجود تھا۔ ولادت کی رات گیلان میں 1100 لڑکے پیدا ہوئے جو سب کے سب بعد میں ولایت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئے۔

شب ولادت آپ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جو آپ سے فرمارہے تھے۔

”یا ابا صالح اعطاک اللہ ابنا وھو ابنی ومحبوبی
و محبوب اللہ تعالیٰ و سیکون لہ شان فی الاولیاء و
الاقطاب کشانی بین الانبیاء والرسل“

کہ اے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک ایسا فرزند عطا کیا ہے جو میرا بیٹا ہے، وہ میرا اور اللہ کا محبوب ہے، اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہے جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ درمیان اولیاء
چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

خاندانی پس منظر

﴿والدین ماجدین کا مختصر تعارف﴾

آپ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا اسم مبارک سید ابو صالح موسیٰ ”جنگی دوست“ (جنگی دوست کے معنی جنگ سے محبت کرنے والا یا مجاہد فی سبیل اللہ ہے) والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدۃ فاطمہ، کنیت ام الخیر ہے۔ یہ دونوں عظیم ہستیاں زہد و تقویٰ، پرہیز گاری، اطاعت خدا و اطاعت رسول ﷺ میں اپنی مثال آپ تھیں۔ سید ابو صالح موسیٰ رضی اللہ عنہ کے عین عالم شباب کا ایک واقعہ اس پر شاہد ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں ریاضت و مجاہدات کے دوران ایک مرتبہ ایک نہر کے کنارے جا رہا تھا۔ کئی روز سے کچھ نہ کھانے کی وجہ سے بھوک کا شدید غلبہ تھا۔ اسی اثناء میں نہر میں ایک سیب بہتا ہوا آیا۔ شدید بھوک کی وجہ سے اس سیب کو نکال کر کھا لیا۔ کچھ دیر بعد بھوک کو بھی افاقہ ہو گیا۔ مگر روح مضطرب ہو گئی اور خیال آیا کہ پتہ نہیں کہ یہ کس کا سیب تھا۔ جو میں نے بغیر اجازت کے کھا لیا ہے۔ اسی حالت میں اٹھ کھڑا ہوا اور جس طرف سے سیب بہتا ہوا آ رہا تھا اسی طرف چلا

شروع کر دیا تاکہ سیب کے مالک سے مل کر اجازت طلب کر لوں۔ کچھ ہی دیر بعد ایک باغ نظر آیا، جس کے درختوں کے پکے ہوئے پھل پانی پر لٹکے ہوئے تھے۔ میں باغ میں داخل ہوا اور باغ کے مالک شیخ عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کا طلب گار ہوا۔"

حضرت سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ اولیائے وقت میں سے تھے۔ سمجھ گئے کہ یہ کوئی عام شخصیت نہیں موقع غنیمت جانتے ہوئے اس شرط پر معافی دینے پر راضی ہو گئے کہ ایک عرصہ تک اس باغ میں خدمت کے فرائض سرانجام دیں۔ آپ نے یہ شرط بخوشی قبول کر لی۔ اس عرصہ حتقہ تک نہایت دیانتداری اور محنت سے کام کرنے کے بعد دوبارہ حاضر خدمت ہو کر معافی کے طلبگار ہوئے۔ سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شرط کا اور پورا کرنا مطلوب ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میری ایک لڑکی آنکھوں سے اندھی، کانوں سے بہری، زبان سے گونگی، اور پاؤں سے لنگڑی ہے۔ اسے اپنے نکاح میں قبول کر لو تو پھر معافی ہو جائے گی۔ حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ نے معافی حاصل کرنے کیلئے اس شرط کو بھی قبول کر لیا۔ چنانچہ نکاح کے بعد جب کمرہ میں داخل ہوئے تو اپنی رفیقہ حیات کو ان تمام عیوب سے پاک بلکہ حسن و جمال سے متصف پایا، خیال گزرا کہ یہ کوئی اور لڑکی ہے فوراً واپس پلٹے اور سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تمام صورتحال بیان کی۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے وہ تیری ہی بیوی ہے لیکن میں نے جو تم سے اس کی صفات بیان کی تھیں وہ بھی صحیح ہیں۔ وہ ایسی پاکیزہ اور پیکر شرم و حیا ہے کہ آج تک کسی غیر محرم پر اس کی نگاہ نہیں پڑی۔ لہٰذا اس لحاظ سے وہ اندھی ہے۔ اس نے کوئی بری یا ناحق بات کبھی نہیں سنی اس لحاظ سے بہری ہے۔ اس کے منہ سے کوئی بری یا ناحق بات نہیں نکلی۔ اس لحاظ سے وہ گونگی ہے۔ اور لنگڑی اس لحاظ سے ہے کہ کبھی خلاف شرع کام کیلئے گھر سے باہر نہیں نکلی۔ مجھے اپنی اسی بیٹی کیلئے ایک مناسب رشتہ کی تلاش تھی جس کیلئے میں بارگاہ ایزدی میں دست بدعا رہتا تھا۔ اس مالک کائنات نے میری

دعا کو قبول فرمایا اور سیب کا بہانا بنا کر تجھے یہاں بھیج دیا۔ حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اب آپ خود اندازہ لگالیں کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کن پاک باز ہستیوں کی اولاد ہیں۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ
سیدۃ فاطمۃ ام الخیر رحمۃ اللہ علیہا

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدۃ فاطمۃ رحمۃ اللہ علیہا بنت عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ، کنیت ام الخیر، اور لقب امۃ الجبار تھا۔ آپ کی ذات سراپا خیر و برکت تھی۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ کی اجازت سے بغداد شریف روانہ ہو گئے (اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کی عمر 78 سال تھی) لیکن آپ گیلان میں ہی رہیں۔ اور یہیں وصال فرمایا۔ گیلان کے ایک علاقہ ''صومعہ سرا'' میں آپ کا مزار مبارک اب بھی فیوض و برکات سے اپنے آنے والوں کو مستفیض کر رہا ہے۔

بحمد اللہ اس عاجز و ناچیز کو یہ شرف اور سعادت حاصل ہو چکی ہے کہ اُس نے اِس مقام مقدس پر دو مرتبہ حاضری دی۔ اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی دو مرتبہ حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ یہ سب انہی کا کرم اور فیض ہے۔ قارئین آپ سے بھی اس ناچیز کی درخواست ہے کہ اگر کبھی ایران جانا ہو تو پھر صوبہ گیلان میں حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کی خدمت اقدس میں بھی ضرور حاضری کا شرف حاصل کریں۔ کیونکہ سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا جو مقام ہے تو پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا کیا مقام ہوگا۔ صوبہ گیلان کے صدر مقام ''رشت'' جو کہ تہران سے تقریباً 325 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اور رشت سے صومعہ سرا 20 یا 22 کلومیٹر ہے۔ ''صومعہ سرا'' پہنچنے کے بعد ''خیابان جعفری'' پہ

پہنچ کر بچوں کے پارک کے قریب "بقعة سيدة نساء " کا معلوم کرلیں۔ پارک سے دو تین منٹ میں اس مقام پر پہنچ جائیں گے۔ مناسب ہوگا کہ آپ کو ان کے مزار مبارک کا مختصراً تعارف بھی کروادیا جائے۔

ایک احاطہ کے اندر طویل سے کمرہ میں آپ کا مزار مبارک ہے۔ باہر دیوار کے اوپر ایک بورڈ پر درج ذیل عبارت لکھی ہوئی ہے۔

بقعة متبركه سيدة نساء (س)

صومعه سرا

ادارة اوقاف شهرستان (صومعة سرا)

کمرہ کی بیرونی دیوار پر سنگ مرمر کی ایک لوح لگی ہوئی ہے جس پر یہ عبارت درج ہے۔

زیارت گاہِ سیدۃ نساء ام الخیر، فاطمة بنت سید ابو عبدالله الصومعی والدہ عارف مشهور حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی سید الحسنی و الحسینی

کمرہ کے اوپر گنبد نہیں بلکہ برف سے بچاؤ کیلئے چار کونوں والی چھت پڑی ہوئی ہے۔ جس پر سبز رنگ کیا ہوا ہے۔ اس مبارک کمرہ میں غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ آرام فرما ہیں۔ قبر مبارک پر ایک کٹہرہ بنا ہوا ہے۔ جس پر سبز رنگ کی چادر لپٹی ہوئی ہے۔ اس مزار مبارک کی متولیہ بھی ایک خاتون ہیں۔ ان سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ بندہ نے اپنی تصانیف پیش کیں۔ اور انہوں نے بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کے مزار مبارک سے چادر کا تحفہ اس ناچیز کو پیش کیا۔ یہ ایک انتہائی پر کیف اور پر کشش مقام ہے۔ خدا توفیق دے تو ضرور یہاں حاضری کا شرف حاصل کریں۔ اور اس ناچیز کا بھی سلام پہنچائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام قارئین کو یہاں حاضری

نصیب فرمائے۔

(گیلان معلی کی رنگین تصاویر کتاب کے صفحہ نمبر 128 پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں)

﴿حضرت سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ
سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نانا گرامی﴾

حضرت سید عبداللہ الصومعی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار جیلان کے مشائخ اور زہاد میں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامات شخصیت تھیں اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ اگر کسی شخص پر غصہ آجاتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے غصہ کی وجہ سے اس پر غضب نازل فرما دیتا۔ اسی طرح جب کسی کیلئے کلمہ خیر فرماتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر اپنا فضل وکرم فرما دیتے۔ آپ کو مستقبل کے واقعات کا اکثر پہلے ہی علم ہو جاتا تھا۔

قلائد الجواہر میں ہے کہ کچھ حضرات ایک تجارتی قافلے کے ہمراہ سفر میں تھے کہ انہیں ڈاکوؤں نے آگھیرا انہوں نے اسی وقت شیخ صومعی سے مدد چاہی اور ان کا نام لے کر پکارنا شروع کر دیا انہوں نے جب نظر اٹھا کر دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے قریب کھڑے یہ کلمات پڑھ رہے تھے۔

سبوح قدوس ربنا اللہ تفرقی یا خیل عنا

ہمارا پروردگار بہت پاک ہے۔ سوار و ہم سے منتشر ہو جاؤ۔

یہ کلمات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر جاری تھے کہ ڈاکو فوراً منتشر ہو گئے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کے شر سے محفوظ رہے۔ جب ہم نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو وہ موجود نہ تھے۔ سفر کے بعد جب ہم گیلان پہنچے اور لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا تو لوگوں نے قسم اٹھا کر کہا کہ اس دن شیخ کہیں بھی نہیں گئے تھے۔

ابتدائے زمانہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نواسہ عبداللہ الصومعی رضی اللہ عنہ سے جانے جاتے تھے۔

وکان یکنی بجیلان بسبط عبداللہ الصومعی رضی اللہ عنہ

﴿سیدۃ عائشہ رحمۃ اللہ علیہا

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی صاحبہ﴾

آپ کا اسم گرامی سیدۃ عائشہؒ کنیت ام محمد تھی۔ انتہائی نیک اور صالح خاتون تھیں۔ ایک مرتبہ جیلان میں قحط پڑ گیا تو لوگوں نے دعائے استسقاء کی لیکن قبول نہ ہوئی۔ چنانچہ کچھ لوگ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی صاحبہ سیدہ عائشہؒ کی خدمت حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ آپؒ نے اٹھ کر مکان کے ایک کونے میں جھاڑو دے کر فرمایا کہ

''اے رب! جھاڑو تو میں نے دے دی اب چھڑکاؤ تو خود کر دے''

ادھر یہ الفاظ آپؒ کی زبان مبارک سے نکلتے تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ایک برادر محترم بھی تھے۔ جن کا نام حضرت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا۔ جو عالم شباب میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا سارا گھرانہ ہی زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھا۔ اور نور علیٰ نور تھا۔

ان رضی اللہ عنہ کی نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
وہ رضی اللہ عنہ ہیں عین نور ان کا سب گھرانہ نور کا

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت اور کرامات کی ابتداء

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ابتداء تا انتہا کرامات ہی کرامات ہیں۔ جن کا شمار ناممکن ہے۔ آپ کی پیدائش مبارک ہی بذات خود ایک عظیم کرامت ہے۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت کے وقت سیدۃ فاطمہ ام الخیر کی عمر مبارک 60 سال تھی۔ جو کہ سن یاس (ناامیدی) کی عمر ہے۔ اور اس عمر میں بچے کی پیدائش ہی خرق عادت ہے۔

ماہ رمضان میں آپ سحر تا افطار دودھ نوش نہ فرمایا کرتے اور اس کے متعلق حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے خود اپنے ایک شعر میں اسطرح فرمایا ہے۔

بدایة امری ذکره ملأ الفضا

وصومی فی مهدی به کان شهرتی

کہ میری ابتداء ہی ایسی ہے کہ جس کا ساری فضا میں ذکر ہوا

اور میرا ایام طفولیت میں روزہ رکھنا مشہور تھا۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ عربی النسل ہیں

اکثر حضرات کا خیال ہے کہ جس شخصیت کا تعلق کسی عجمی ملک سے ہو وہ غیر عرب ہی ہوتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ مشہور مورخ ومحقق ڈاکٹر ناجی معروف کی کتاب "**عروبة العلماء المنسوبين الى البلدان الاعجمية فی المشرق و المغرب**" پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو آپ کو بھی یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ بے شمار ایسے علماء ومشائخ جو قبائل عرب سے تھے لیکن وہ جب ایران، خراسان، بلاد روم، آذربائیجان وغیرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تو وہ بعد میں انہی ملکوں اور شہروں سے منسوب ہوئے، مثال کے طور پر حضرت صہیب الرومی رضی اللہ عنہ آپ عربی قبیلہ بنی النمر سے

ہیں۔ ضحاک بن مزاحم الخراسانی، عربی قبیلہ بنی ہلال سے، ابوطیبہ الجرجانی، عربی قبیلہ دارم سے، ابوبکر الجستانی عربی قبیلہ بنی الازد سے، اور اسی طرح بے شمار شخصیات جو دوسرے مقامات پر سکونت پذیر ہوئیں لیکن بعد میں اسی نسبت سے پکاری جانے لگیں۔

مہاجرین ہجرت حبشہ جب ایک طویل عرصے کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے جہاں سکونت اختیار کی حبشہ کی نسبت سے اس محلہ کا نام ''**زقاق الحبشہ**'' پڑ گیا جو حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب تھا۔

اسی طرح جو خاندان باہر جا کر آباد ہوئے انہی میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے آباؤ اجداد بھی تھے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نویں پشت کے ایک بزرگ امام عبداللہ المحض رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت مدینہ منورہ میں ہی ہوئی آپ رضی اللہ عنہ کی پرورش اہل بیت اطہار کے مبارک ہاتھوں میں ہوئی۔ پھر جب آپ نے علم وفضل میں کمال حاصل کر لیا۔ اور آپ لوگوں کے مرجع کامل بن گئے تو اہل فتنہ لوگوں نے عباسی خلیفہ ''**ابو جعفر المنصور**'' کو شکایت کی تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو اور آپ کے بقیہ خاندان کو 144 ہجری میں بغداد بلوا لیا اور قید کرنے کے ساتھ ساتھ تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائیں۔ اور بعض ان تکالیف کی وجہ سے وصال فرما گئے۔ (**البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ۱۰ ص ۸۱**) انہی میں امام عبداللہ المحض کا بھی انتقال ہو گیا۔ اور بغداد کے جنوبی حصہ میں دفنا دیا گیا (**ج ۱۰ ص ۹۱**) بعد میں آپ کی اولاد سے چند لوگ حجاز مقدس اور یمن کی طرف ہجرت کر گئے اور کچھ مراکش اور کچھ بلاد فارس (ایران) کی طرف اور حضرت موسیٰ الجون کی اولاد میں سے کچھ ''جیلان'' میں سکونت پذیر ہو گئے۔ (**سبائک الذهب فی معرفة قبائل العرب**)

شجرۂ نسب

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین وکریم الابوین حسنی وحسینی سید ہیں۔ یعنی والد محترم کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اس کی تصدیق آپ رضی اللہ عنہ نے خود اپنے اشعار میں اس طرح فرمادی ہے۔

انا الحسنی و المخدع مقامی

واقدامی علی عنق الرجال

کہ میں حسنی ہوں اور مخدع میرا مقام ہے اور میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔

والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

مادرش حسینی نسب است و پدر او

اولاد حسن یعنی کریم الابوین است

کہ آپ کی والدہ ماجدہ حسینی ہیں اور والد محترم اولاد حسن سے ہیں۔

یعنی آپ کے آباء دونوں کریم ہیں۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نسب کو ارشاد خداوندی کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرف انتساب حاصل ہے۔ اس لئے سرکار غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ حسنی اور حسینی ہونے کی وجہ سے عالی نصب پر فائز ہیں۔

اس کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا

وولدانی الزھراء بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ابو ھا رسول الخلق عز بهم شانی

(والد محترم کی طرف سے شجرۂ نسب کتاب کے صفحہ نمبر 114،
اور والدہ محترمہ کی طرف سے شجرۂ نسب صفحہ نمبر 115 پر موجود ہے)

﴿حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نسبت﴾

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا نسب اس طرح ملتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کی والدہ ماجدہ سیدہ ام سلمہ ہیں اور وہ امام محمد بن امام طلحہ بن امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔

اسی طرح حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی ملتا ہے۔

بشارات قبل از ولادت با سعادت

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ظہور کی بشارتیں بے شمار اولیاء اللہ دیتے آئے۔ جن میں حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ عقیل منجی رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ خلیل بلخی رضی اللہ عنہ شیخ منصور البطائحی رضی اللہ عنہ اور شیخ ابو بکر البطائحی سرفہرست ہیں۔

پرورش و ابتدائی تعلیم

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کی چند ہی بہاریں دیکھی تھیں کہ والد ماجد کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد آپ اپنے زاہد و عابد نانا حضرت سید عبداللہ الصومعی رضی اللہ عنہ کی

سرپرستی میں آ گئے۔ سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک حفظ کیا۔ پھر ابتدائی تعلیم بھی گیلان میں ہی حاصل کی۔ آپ کی طبیعت شروع سے ہی دنیا سے کنارہ کش تھی۔ اور بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیلنا بھی چاہتے تو غیب سے آواز آ جاتی۔

اِلَیَّ یَا مُبَارَکُ

اے برکت والے میری طرف آؤ

یہ آواز سن کر آپ رضی اللہ عنہ والدہ ماجدہ کی گود میں آ جاتے اور کھیل کا خیال ترک کر دیتے۔

☆☆☆☆☆

﴿ولی ہونے کا علم﴾

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے ولی ہونے کا علم اس وقت ہی ہو گیا تھا جب چھوٹی عمر میں مدرسے کو جاتے ہوئے میں اپنے آگے پیچھے فرشتوں کو دیکھتا تھا جو میرے ساتھ چلتے، میری حفاظت کرتے بلکہ مدرسہ پہنچنے کے بعد دوسرے لڑکوں کو کہتے

اِفْسَحُوْا لِوَلِیِّ اللہ

کہ اللہ کے ولی کو بیٹھنے کیلئے جگہ دو

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو میں پہچانتا نہ تھا۔ اس نے مجھے دیکھا اور فرشتوں کی آواز سن کر کہا

سَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ عَظِیْمٌ

کہ یہ ایک عظیم الشان شخصیت ہوگی

☆☆☆☆☆

باب دوم

بغداد روانگی کے اسباب، والدہ ماجدہ سے اجازت
والدہ ماجدہ کی وصیت اور پیشن گوئی، آپؒ کے سفر کا تشریحی نقشہ
ہمدان میں ڈاکوؤں کا حملہ، ڈکیتی جماعت جو تائب ہوئی
والدہ ماجدہ کا پیار، آپؒ کے اصولوں کی بنیاد
تاریخ ورود بغداد، تحصیل علم، مصائب و تکالیف اور آپؒ کا صبر و ایثار
فاقہ کشی اور صبر و ایثار، گیلان سے رقم کی وصولی
حضرت شیخؒ کی بیعت فقہی، شرف حج، مجاہدات،
تکمیل منازل سلوک، بیعت، خرقہ خلافت،
مدرسہ ابو سعید المخرمی کی وراثت و تدریس، فضیلت وعظ
امام الاقطاب، مجالس وعظ، اول الخطاب اور اس کے کلمات
ابتدائے تدریس و فتویٰ نویسی، آپؒ کی مجلس کا حال، خطبِ وعظ
آپؒ کا زمانہ مبارک، رجال الغیب، کیفیت سامعین
وسعت علم، تفسیر کی تشریح، تصوف اور صوفی کے بارے میں دو رائے
قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ ...... رجال الغیب کا مبارک باد دینا،
حضور غوث پاکؒ کے القابات مبارکہ
(محی الدین، ابو صالح، باز اشہب، غوث الثقلین اور غوث اعظم)

بغداد روانگی کے اسباب

"غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبدالقادر" میں ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

ایک مرتبہ یوم عرفہ کے دن میں اپنے شہر کے کھیتوں کی طرف نکلا جب میں ایک بیل کے پیچھے چلا تو اس بیل نے میری طرف متوجہ ہو کر دیکھا اور انسانوں کی زبان میں کہا

مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ وَلَا لِهٰذَا اُمِرْتَ

کہ نہ ہی تو تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو اور نہ ہی تم کو اس کا حکم دیا گیا ہے

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہے کہ میں یہ سن کر ڈر گیا اور گھبرا کر گھر واپس لوٹا اور چھت پر چڑھ گیا، دیکھا کہ مخلوق میدان عرفات میں جمع ہے اس منظر کو دیکھ کر میری کیفیت عجیب سی ہو گئی۔

﴿والدہ ماجدہ سے اجازت اور روانگی بغداد﴾

مذکورہ بالا واقعات کے بعد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ مجھے اللہ کی راہ میں وقف کردیں تا کہ مزید تحصیل علم اور زیارت صالحین سے مستفیض ہونے کیلئے بغداد چلا جاؤں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر اس وقت 78 برس تھی۔ یہ سن کر رو پڑیں اور پھر فرمایا کہ میرے پاس تمہارے والد ماجد کے ورثہ سے 80 دینار پڑے ہیں۔ 40 دینار تمہارے بھائی کیلئے اور بقیہ 40 دینار میرے پیراہن میں سی دیئے اور بغداد جانے کی اجازت عطا فرمادی۔

﴿والدہ ماجدہ کی وصیت اور ایک پیشن گوئی﴾

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اجازت مرحمت فرمانے کے بعد والدہ ماجدہ نے نصیحت فرمائی کہ بیٹا "کبھی جھوٹ نہیں بولنا اور ہر حال میں سچی بات کہنی ہے"

سرکارِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سفر کا تقریبی نقشہ
(گیلانِ معلی تا بغداد شریف 1000 کلومیٹر تقریباً)
بحیرۂ خزر
تہران
مشہد
ہمدان
عراق
ایران
بغداد
تہران-رشت 325 کلومیٹر
رشت-صومعہ سرا 25 کلومیٹر
صومعہ سرا-ہمدان 429 کلومیٹر
ہمدان-بغداد 568 کلومیٹر

مجھے الوداع کہنے کیلئے گھر سے باہر تشریف لائیں اور فرمایا کہ اے بیٹے! تجھے اللہ کیلئے اپنے آپ سے جدا کر رہی ہوں۔ اور پھر ساتھ ہی ایک پیشن گوئی فرمادی کہ اب روز قیامت ہی تم سے ملاقات ہوگی۔ سبحان اللہ!

﴿گیلان سے روانگی اور ہمدان میں ڈاکوؤں کا حملہ﴾

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ والدہ ماجدہ کو الوداع کہنے کے بعد ایک مختصر سے قافلے کے ساتھ جو بغداد روانہ ہو رہا تھا، اس کے ساتھ چل پڑے۔ قافلہ جب ہمدان سے تھوڑا آگے نکلا تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ساٹھ سوار قریبی جنگل سے نکل کر ہمارے سامنے آگئے انہوں نے قافلہ لوٹنا شروع کر دیا۔ ان میں سے ایک سوار میرے پاس بھی آیا اور مجھ سے پوچھا کہ اے لڑکے تیرے پاس بھی کچھ ہے۔ تو میں نے جواب دیا کہ ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ اس ڈاکو کو یقین نہ آیا۔ اور میری اس بات کو مذاق سمجھتے ہوئے آگے چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور ڈاکو آیا اس نے بھی یہی سوال کیا۔ اسے بھی میں نے یہی بتایا۔ لیکن وہ بھی میری بات کو مذاق سمجھا۔ لیکن اس نے اس کا تذکرہ اپنے سردار سے کیا کہ ایک لڑکا اس طرح کہہ رہا ہے۔ تو پھر سردار نے مجھے بلا کر پوچھا تو اسے بھی میں وہی جواب دیا۔ اس نے جب میرا پیراہن چاک کیا تو اس میں سے 40 دینار برآمد ہوئے۔ اس پر ڈاکوؤں کا سردار حیران ہوا۔ اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہم راہزن ہیں۔ ہم مسافروں کا سامان لوٹتے ہیں تم نے اس بھید کو ہم پر کیوں ظاہر کر دیا۔ تم اس راز کو چھپا بھی سکتے تھے۔ اس پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کہ میں نے گھر سے وقت رخصت اپنی والدہ ماجدہ سے سچ بولنے کا وعدہ کیا تھا اس لئے 40 دیناروں کی خاطر میں وعدہ کی خلاف ورزی نہ کر سکتا تھا"۔

﴿سب سے پہلے افراد جو آپ رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر تائب ہوئے﴾

کلماتِ مذکورہ کا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ ڈاکوؤں کے سردار پر رقت طاری ہوگئی اور اس نے زار زار رونا شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ اے بچے! تجھے اپنی والدہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کا اتنا پاس ہے اور افسوس کہ ہم اتنے عرصے سے اپنے خالق و مالک سے کئے ہوئے عہد کو توڑ رہے ہیں۔

صاحب "**بهجة الاسرار**" لکھتے ہیں کہ ڈاکوؤں کے سردار اور اس کے تمام ساتھیوں نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر توبہ کی، بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور لوٹا ہوا تمام مال قافلہ والوں کے حوالے کر دیا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس تائب گروہ کو اولیائے صالحین شامل میں کر دیا۔ یہ سب سے پہلی جماعت تھی جو آپ رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر تائب ہوئی۔

﴿والدہ ماجدہ کا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے پیار﴾

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ ماجدہ کو مجھ سے بہت زیادہ پیار تھا۔ بغداد آجانے کے بعد میری والدہ مجھے اکثر خطوط لکھا کرتیں۔ جن میں وہ اپنی شوق محبت کا تذکرہ بھی کرتیں۔ میں بھی آپ کو جوابی خطوط لکھا کرتا۔ بلکہ میں نے ایک خط میں لکھا کہ اگر آپ فرمائیں تو علم کی تعلیم چھوڑ کر واپس آپ کے پاس آجاؤں۔ تو انہوں نے جواب لکھا کہ واپس نہ آؤ بلکہ علم کے حصول میں لگے رہو۔

﴿حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کے بال مبارک﴾

"**غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبدالقادر**" میں ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے محبت کے اظہار میں اپنے کچھ بال مبارک کاٹ کر خط کے اندر رکھ کر مجھے ارسال کیے۔

﴿حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اصولوں کی بنیاد﴾

"**غبطة الناظر**" میں ہے کہ ایک مرتبہ شیخ محمد بن قائد الاوانی نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ آپ نے اپنے اصولوں کی بنیاد کس چیز پر رکھی۔ جس پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "**صدق و سچائی پر**" یہ اسی سچائی اور راست گوئی کا نتیجہ تھا کہ جس نے چوروں اور ڈاکوؤں کی تقدیر کو بدل کر اولیاء اللہ کی صف میں شامل کر دیا۔

﴿تاریخ ورود بغداد﴾

"**الحافظ الذہبی**" بیان کرتے ہیں کہ آپ 488 ہجری میں بغداد شریف لائے اس وقت آپ کی عمر 18 سال تھی۔ اور عباسی خلیفہ "**المستظہر باللہ**" کا دور حکومت تھا۔

"**تاریخ بغداد**" میں محب الدین بن النجار بیان کرتے ہیں "**الشیخ عبدالقادر بن ابی صالح احد آئمة المسلمین العاملین بعلمہم قد دخل بغداد سنة 488ھ**" شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امام 488 ہجری میں بغداد داخل ہوئے۔

﴿تحصیل علم﴾

بغداد شریف پہنچنے کے بعد تحصیل علم میں جس قدر مشقتیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے برداشت کیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ علم کے حصول کیلئے سخت سے سخت محنت کرتے جس کی وجہ سے تمام اساتذہ و مشائخ آپ کی طرف خصوصی توجہ فرماتے۔

وقد بذل جهداً عظيماً فى دراسته مما لفت نظر مشائخه اليه

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک تو بچپن میں ہی حفظ کرلیا تھا یہاں آکر آپ نے علم وادب، زبان، نحو، فقہ، سماع الحدیث میں کمال حاصل کیا۔ آپ علم و درس میں اس قدر مشغول رہتے کہ آپ فرمایا کرتے۔

الیس من الخسران ان لیا لیا

تمر بلا نفع و تحسب من عمری

''کہ کیا یہ خسارہ نہیں ہے کہ راتوں سے فائدہ اٹھائے بغیر وہ گزر جائیں جب کہ وہ میری عمر کے حساب میں شامل ہیں۔''

اس سارے علم وفضل کے پیچھے اجل اساتذہ اور فاضل علماء و مشائخ کا ہاتھ تھا۔ باوجود ان مصائب و تکالیف کے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام علوم میں خصوصیت کے ساتھ وہ شہرت اور ناموری حاصل کی کہ علمائے بغداد کیا، علمائے زمانہ پر سبقت لے گئے۔

﴿حصول علم کے دوران مصائب و تکالیف اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا صبر و استقلال﴾

قلائد الجواہر میں حضرت شیخ عبداللہ نجار بیان کرتے ہیں کہ سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زمانہ حصول علم میں جن مصائب و آلام کا شکار ہوا اور جس قدر مشقتیں میں برداشت

کرتا تھا اگر وہ کسی پہاڑ پر ڈال دی جاتیں تو وہ بھی پارہ پارہ ہو جاتا۔ اور جب یہ تمام مصائب و آلام میری قوت برداشت سے باہر ہو جاتے تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور اس آیت کریمہ کی تلاوت کیا کرتا۔

فان مع العسر یسراً ان مع العسر یسرا

یہ آیت کریمہ پڑھنے سے میری کیفیت بدل جاتی، مجھے سکون حاصل ہو جاتا اور یہ تمام مشکلات میرے عزم کی راہ میں حائل نہ ہو سکیں۔ اس دوران کے صرف چند واقعات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

﴿20 روز تک فاقہ کشی اور صبر و ایثار﴾

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے پاس والدہ ماجدہ کی طرف سے جو چالیس دینار تھے وہ تو چند ہی روز میں طلباء اور مساکین کی ضروریات پر خرچ ہو گئے اب نوبت فاقوں تک آ پہنچی یہاں تک کہ 20 دن تک کھانے پینے کیلئے کوئی مباح چیز میسر نہ آئی آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن کسریٰ کے محلات کے کھنڈروں کی طرف نکل گیا، وہاں دیکھا کہ ستر اولیائے عظام اسی تلاش میں مجھ سے پہلے وہاں موجود ہیں۔ میں نے مناسب سمجھا کہ واپس بغداد لوٹ جاؤں۔ راستہ میں مجھے اپنے وطن (گیلان معلیٰ) کا ایک شخص ملا جو میری ہی تلاش میں تھا۔ اس نے مجھے سونے کا ایک ٹکڑا دے کر کہا کہ یہ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کیلئے بھیجا ہے۔ میں نے اس میں سے تھوڑا سا اپنے لئے رکھ لیا اور باقی لے کر اس ویرانے میں پہنچ گیا اور ان میں تقسیم کر دیا جو میری ہی طرح فاقوں سے تھے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کہاں سے لائے ہو تو میں نے کہا کہ یہ میری والدہ ماجدہ نے میری لئے بھیجا ہے۔ لیکن میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ اپنے اس حصہ سے آپ لوگوں کو محروم رکھوں۔ پھر میں بغداد واپس آیا اور اس ٹکڑے کے بدلے کھانا خریدا اور دیگر فقراء کو بھی آواز دی چنانچہ پھر ہم سب نے مل کر وہ کھانا کھایا۔ صبر و ایثار کی اس سے بڑھ کر کیا مثال ہو گی۔

﴿شدید بھوک اور گیلان سے رقم کی وصولی﴾

"**قبطة الناظر**" میں ہے کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیام بغداد کے دوران مجھ پر ایسا وقت بھی گزرتا کہ کئی کئی روز تک کھانے کو کچھ نہ ملتا ایک مرتبہ اسی بھوک کی شدت میں دریائے دجلہ کے کنارے آیا تاکہ کوئی پتے وغیرہ ہی کھا کر بھوک کا ازالہ کروں لیکن مجھ سے پہلے ہی لوگ اس تلاش میں وہاں موجود تھے۔ میں نے ان میں مزاحمت کو مناسب خیال نہ کیا اور واپس آتا ہوا شہر کی ایک مسجد میں داخل ہوا۔ بھوک سے اس قدر نڈھال تھا کہ موت کو بالکل قریب محسوس کرنے لگا۔ اسی اثناء میں ایک عجمی نوجوان کھانا لے کر مسجد میں آیا اور جب اس نے کھانا شروع کر دیا تو اسے کھاتا دیکھ کر میرا منہ کھل جاتا اس پر میں نے اپنے نفس کو ملامت کیا اور کہا کہ توکل اور صبر بھی کوئی چیز ہے۔ اسی اثناء میں وہ نوجوان میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے کھانے کی دعوت دی لیکن میں نے انکار کر دیا لیکن جب اس نے اصرار کیا تو میں مجبوراً کھانے میں شریک ہو گیا کھانے کے دوران اس نے میرے حالات پوچھنے شروع کر دیئے میں نے کہا کہ میں علم فقہ پڑھتا ہوں اور جیلان کا رہنے والا ہوں اس پر اس نے کہا کہ میں بھی جیلان سے ہی آیا ہیں۔ کیا آپ عبدالقادر کو جانتے ہیں۔ میں اس کی تلاش میں یہاں آیا ہوں۔ جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہی ہوں۔ اس پر وہ شخص گھبرا گیا اور اسکے چہرے کا رنگ بدلنے لگا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم جس وقت میں بغداد پہنچا میرا اپنا ذاتی خرچ بھی ساتھ تھا مگر جب کئی روز کی تلاش کے بعد بھی آپ کا پتہ نہ چلا، یہاں تک کہ میرا ذاتی خرچ بھی ختم ہو گیا، اس کے بعد تین روز فاقہ کی حالت میں رہا اور آپ کی امانت کے سوا میرے پاس کھانے کیلئے اور کچھ نہ تھا۔ آج میری ایسی حالت ہو گئی تھی کہ جس حالت میں شریعت نے حرام کھانے کی بھی اجازت دی ہے۔ تو مجبوراً آج میں آپ کی امانت سے کچھ نکال کر یہ کھانا لے آیا ہوں۔ آپ اچھی طرح کھانا کھائیں یہ آپ ہی کا کھانا ہے اور اب میں آپ کا مہمان ہوں۔ جب میں نے اس سے اس رقم کی تفصیل پوچھی تو اس نے کہا کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے میرے ہاتھ 8 دینار بھیجے۔ میں آپ سے اس امانت میں خیانت

کی معذرت چاہتا ہوں۔ آپ نے اسے کچھ اور دینار دے کر رخصت کیا اور کہا کہ یہ آپ کا سفر خرچ میرے ذمہ ہے تا کہ آپ آرام سے واپس پہنچ جائیں۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی ثابت قدمی

شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم سے سنا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں جامع المنصور میں نماز پڑھ رہا تھا اچانک صف میں سے میں نے کسی چیز کی آہٹ سنی اتنے میں ایک بہت بڑا اژدھا منہ کھولے میرے سجدہ کی جگہ آ گیا جب میں نے سجدہ کیا تو اسے ہاتھ سے پیچھے دھکیل دیا۔ جب میں تشہد میں بیٹھا تو وہ میری رانوں پر سے گزر کر میری گردن کے ساتھ لپٹ گیا۔ جب میں نے سلام پھیرا تو اس کو موجود نہ پایا۔ دوسرے دن جامع مسجد کے باہر ویرانے میں، میں نے ایک شخص کو لمبی لمبی آنکھیں پھاڑتے ہوئے دیکھا کہ وہ جن ہے اس نے کہا کل جو آپ نے سانپ دیکھا تھا وہ میں ہی ہوں۔ میں نے ایسے اولیاء کی بڑی تعداد کو آزمایا ہے۔ لیکن آپ جیسا کسی کو ثابت قدم نہیں پایا۔ کچھ تو ایسے تھے جو ظاہر و باطن سے کانپ اٹھے اور کچھ ایسے تھے جو ظاہری طور پر ڈرے لیکن ان کا باطن مطمئن تھا۔ جب کہ کچھ باطن سے پریشان ہوئے لیکن آپ کو میں نے ظاہر و باطن سے مطمئن پایا پھر اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی درخواست کی جو میں نے قبول کر لی۔

شرف حج

حضور غوث پاک ﷺ دیار مقدس کے اپنے سفر کے متعلق فرماتے ہیں کہ

"حججت اول ماحججت من بغداد سنة تسع و

خمسمایه وانا شاب علی قدم التجرید"

کہ میں نے پہلا حج بغداد شریف سے 509 ہجری میں کیا میں

اس وقت جوان تھا اور مجرد تھا۔

فلما کنت عندا لمناره المعروفة بام القرون

لقیت الشیخ عدی ابن مسافر وھو شاب

یومئذ قال الی این؟ فقلت الی مکة قال ھل

لک فی الصحبة قلت انی علی قدم التجرید

قال و انا کذالک , فسرنا جمیعاً

اور جب میں منارہ جو کہ ام القرون کے نام سے مشہور تھا کے پاس پہنچا تو مجھے شیخ عدی بن مسافر ملے وہ بھی اس وقت جوان تھے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو میں نے کہا کہ مکہ مکرمہ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہے تو جواب میں ان کو بتایا کہ میں اکیلا ہوں جس پر انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اکیلا ہوں۔ پھر ہم دونوں اکٹھے چل پڑے۔

ویرانوں اور جنگل بیابانوں میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مجاہدات

"**بہجۃ الاسرار**" کی روایت کے مطابق حضرت شیخ ابو العباس احمد بن یحییٰ بغدادی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں پچیس سال تک عراق کے جنگلوں، بیابانوں اور ویرانوں میں اکیلا پھرتا رہا، نہ میں کسی کو پہچانتا تھا اور نہ ہی کوئی مجھے پہچانتا تھا۔ لیکن میرے پاس جنات اور رجال الغیب کی جماعتیں بغرض تعلیم آیا کرتی تھیں۔

بغداد کے قریب ویرانے میں ایک قدیم برج میں گیارہ سال تک میں یاد الٰہی میں مشغول رہا۔ اتنے طویل قیام کی وجہ سے اس کا نام "**برج عجمی**" پڑ گیا۔ اسی اثناء میں دنیا میرے پاس کئی شکلیں تبدیل کر کے آئی لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی طرف متوجہ ہونے سے محفوظ کر لیا۔

تکمیل منازل سلوک و طریقت

بغداد میں آپ رضی اللہ عنہ کی سکونت کا عرصہ صرف درسی علوم تک محدود نہ تھا بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے علوم شریعت کے حصول کے ساتھ علم طریقت اور عرفان حقیقت کی بھی منازل طے کیں۔ ان منازل کی ابتداء عظیم عارف باللہ حضرت حماد بن مسلم الدباس رضی اللہ عنہ کی صحبت سے کی اور تکمیل حضرت ابی سعید المخزومی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر ہوئی۔ اس کے علاوہ بھی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے وقت کے عظیم شیوخ و عرفاء و صالحین کی صحبت اختیار کی اور ان سے روحانی فیض و برکات حاصل کئے۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بیعت

مرآت الاولیاء میں ہے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے عہد کیا کہ میں نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا جب تک کوئی مجھے آ کر نہ کھلائے گا

چون چهل روز بگذشت شخصی آمد و قدری طعام آورد و پیش من نهاده بگذاشت

کہ جب چالیس دن اسی طرح گزر گئے تو ایک شخص کچھ کھانا لے کر آیا اور میرے سامنے اس کھانے کو رکھ دیا۔

نزدیك بود كه نفس من از گرسنگی بالای آن طعام افتد

قریب تھا کہ میرا نفس شدت بھوک کی وجہ سے اس کھانے پر ہاتھ بڑھا دیتا لیکن میں نے کہا

والله از آن عهد كه با خدا تعالیٰ بسته ام بر نگردم

خدا کی قسم جو عہد خداوند تعالیٰ سے کیا ہے اس کو نہ توڑوں گا

ناگاه از باطن خود آوازی شنیدم که کسی بآواز بلند می گفت "الجوع" "الجوع"

اچانک مجھے اپنے باطن سے آواز آئی کہ کوئی با آواز بلند یہ کہہ رہا ہے کہ بھوک، بھوک

شیخ ابو سعید مبارک المخرمی رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا انہوں نے ﴿فراست باطنی سے﴾ میرے باطن کی آواز کو سن لیا اور فرمایا

عبدالقادر این چیست، گفتم این اضطراب نفس است، اما روح من برقرار است

اے عبدالقادر یہ کیا ہے میں نے جواب دیا حضرت یہ نفس کا اضطراب ہے لیکن میری روح برقرار اور مطمئن ہے۔

گفت بخانہ ما بیا۔ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے گھر آؤ۔ گفتم بیرون نخواهم رفتن میں نے کہا کہ میں باہر نہیں جاؤں گا۔ ناگاہ حضرت خضر ؑ درآمد وگفت کہ اچانک حضرت خضر ؑ تشریف لے آئے اور فرمایا پیش ابو سعید برو، رفتم، دیدم که ابو سعید بر در خانہ خود ایستادہ برای انتظار من، گفت ای عبدالقادر آنچه من ترا گفتم بس نبود که خضر ؑ رانیز بایستی گفت

حضرت ابو سعید کی طرف روانہ ہو جاؤ میں، وہاں چلا گیا میں نے دیکھا کہ حضرت ابو سعید اپنے گھر کے دروازہ پر میرے انتظار میں کھڑے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عبدالقادر میں نے جو تجھے کہا تھا وہ کافی نہ تھا کہ حضرت خضر ؑ کو دوبارہ کہنا پڑا۔

پھر حضرت ابو سعید المخزومی رضی اللہ عنہ نے اپنے دست مبارک سے مجھے کھانا کھلایا اور جو لقمہ بھی میرے منہ میں جاتا وہ میرے باطن میں نور بھر دیتا پھر میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

خرقۂ مبارک

عوارف المعارف میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ خرقہ پوشی شیخ اور مرید کے مابین ایک رشتہ ارتباط ہے۔ مرید اپنے آپ کو شیخ کے حوالے کر دیتا ہے اور پھر خود جمیع معاملات میں اس کی اتباع کرتا ہے۔ خرقہ مرید کیلئے وہی کام کرتا ہے جو حضرت یوسف ؑ کی قمیض نے حضرت یعقوب ؑ کے ساتھ کیا تھا کہ ان کی کھوئی ہوئی بصارت واپس آگئی تھی۔

﴿قمیض یوسف ؑ کیا تھی؟﴾

جب سیدنا ابراہیم ؑ آگ میں ڈالے گئے تو آپ ؑ کے جسم مبارک سے

تمام کپڑے بھی اتار لئے گئے تھے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کیلئے جنت سے حریر کا ایک حلہ (کرتہ، لباس) لے کر آئے اور آپ علیہ السلام کو پہنایا۔ مدتوں یہی حلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس رہا۔ پھر حضرت اسحٰق علیہ السلام کو یہ حلہ ورثہ میں ملا، بعد میں یہ حلہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے ترکہ میں پہنچا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس قمیض کو ایک تعویذ میں رکھ کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دیا تھا۔ آپ علیہ السلام ہمیشہ اس کو پہنتے اور کبھی اس کو جدا نہ کرتے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈال دیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس کنوئیں میں آئے اور آپ علیہ السلام کے تعویذ سے وہ قمیض ابراہیمی نکال کر حضرت یوسف علیہ السلام کو پہنا دی۔

بعد میں یہی قمیض حضرت جبرائیل علیہ السلام کے کہنے پر حضرت یوسف علیہ السلام نے کنعان میں اپنے والد کے پاس بھیجا کہ اس کو اپنی آنکھوں پر لگائیں فَارْتَدَّ بَصِیْرًا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس آگئی۔ (اس لئے کہ اس میں جنت کی خوشبو ہے یہ جس مصیبت زدہ یا بیمار پر لگائی جائے تو وہ تندرست ہو جاتا ہے۔)

اسی طرح شیخ کا خرقہ بھی مرید صادق کیلئے جنت کی خوشبو سے بسا ہوا ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور ذکر کے سلسلہ میں اس کے حصے میں آتا ہے۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید المخزومی نے مجھے کھانا کھلانے کے بعد خرقہ خلافت پہنایا اور فرمایا کہ یہ وہ خرقہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تھا اور ان سے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے دست بدست مجھ تک پہنچا، اب میں یہ امانت تمہارے سپرد کر رہا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے اور تمہیں اپنے پیران طریقت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے مرشد حضرت ابوسعید المخزومی کا انداز بیان اس قدر اثر انگیز تھا کہ مجھ پر رقت طاری ہوگئی۔ پھر ایک اور موقع پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنی اس کیفیت کو

اس طرح بیان فرمایا کہ

''ریاضتوں اور مجاہدوں کے دوران مجھ پر عجیب وغریب اسرار ورموز منکشف ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب خرقۂ ولایت وخلافت پہنا تو اس قدر تجلیات الٰہی اور برکات کا ظہور ہونے لگا کہ جس کا بیان کرنا ممکن نہیں''

شجرۂ طریقت

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا تفصیلی شجرۂ طریقت کتاب کے صفحہ نمبر 116 اور صفحہ نمبر 117 پر درج ہے۔

حضرت ابو سعید المبارک المخزمی رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ

حضرت ابوسعید المبارک المخزمی رحمۃ اللہ علیہ کا بغداد کے **''باب الازج''** میں ایک نہایت اعلیٰ معیار کا مدرسہ تھا۔ شاہ بغداد جملہ علوم میں دسترس، شہرت اور ناموری حاصل کر چکے تھے۔ چنانچہ اس امر کو دیکھتے ہوئے بانی مدرسہ حضرت ابوسعید المبارک المخزمی نے اس مدرسے کو اپنے مرید باصفا کے سپرد کر دیا۔ اور اس کا سارا انتظام و انصرام بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی آ گیا۔ حضرت ابوسعید المخزمی سے بیعت اور خرقۂ ولایت کے حصول کے بعد اس مدرسے سے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک نئے مبارک اور سنہری دور کا آغاز ہوتا ہے۔ آپ نے اس مدرسہ میں جلوہ افروز ہونے کے بعد درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔

مدرسہ میں درس و تدریس

شیخ ابوسعید المخزمی کے مدرسہ واقع **''باب الازج''** میں آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کی تعلیم، وعظ وارشاد کیلئے تشریف فرما ہوتے لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر

ہوتے۔ علم حاصل کرتے اور اپنی سابقہ زندگی اور کردار سے تائب ہوتے۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مدرسہ کی جگہ تنگ پڑ گئی۔ پھر مدرسہ کو وسعت دی گئی اور مزید تعمیر کروائی گئی۔

ابن انجار کہتے ہیں کہ اس تعمیر کی وجہ سے ارد گرد کے مکانات کو بھی اس میں شامل کیا گیا اور لوگوں نے اس کی تعمیر و ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلے میں **"باب حلبه"** میں بیٹھا کرتا تھا۔ پھر لوگوں پر جگہ تنگ ہو گئی تو انہوں نے باہر کھلے میدان میں میری نشست لگا دی۔ لوگ رات کو شمعیں لگا کر میرا درس سنا کرتے تھے۔

فضیلت وعظ

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ وعظ فرما رہے تھے کہ بحالت کیف آپ کی دستار مبارک کا ایک تہ کھل گیا۔ یہ دیکھ کر تمام حاضرین مجلس نے بہ پاس ادب اپنے سروں سے عمامے اتار کر آپ کے منبر کے نیچے پھینک دیئے۔ وعظ ختم ہونے پر آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے سب لوگوں نے اپنی اپنی دستاریں اٹھا لیں۔ تو ایک زنانہ سربند باقی رہ گیا لوگوں کو حیران دیکھ کر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اصفہان میں ہماری ایک عارفہ بہن رہتی ہے۔ جنہوں نے جوش عقیدت میں اپنا سربند بھی اتار کر پھینک دیا تھا۔ آپ نے وہ سربند اپنے دوش مبارک پر رکھا جہاں سے وہ فوراً غائب ہو گیا۔

قال سے حال

"قلائد الجواهر" میں ہے کہ حضرت شیخ حافظ ابو العباس بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور علامہ جمال الدین ابن جوزی حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت ایک آیت کی تفسیر بیان فرما رہے تھے۔

میں نے ابن جوزی سے سوال کیا کہ کیا تمہیں اس توجیہہ کا علم ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، اس آیت کی توجیہہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے مزید دس توجیہات بیان فرمائیں۔ اور ہر توجیہہ پر ابن جوزی فرماتے کہ مجھے اس کا علم ہے۔ اس کے بعد جب آپ رضی اللہ عنہ مزید توجیہات بیان فرماتے رہے تو ابن جوزی نے فرمایا کہ مجھے ان توجیہات کا علم نہیں۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے چالیس توجیہات بیان فرمائیں۔ ان تمام توجیہات کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ہم "**قال**" سے "**حال**" کی طرف واپس آتے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے کلمہ شریف ہی پڑھا تو حاضرین میں شدید کیفیت پیدا ہو گئی۔ حتیٰ کہ علامہ ابن جوزی نے بھی اپنے کپڑے پھاڑ دیئے۔

ایام خطاب

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہفتہ میں تین بار عوام الناس سے خطاب فرمایا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں عوام الناس کے علاوہ عراق کے مشائخ، مفتی، علماء، جنات، رجال الغیب اور فرشتے بھی گروہ در گروہ شریک ہوتے۔ حضرت شیخ عبدالوہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم ہفتہ میں تین دن اس طرح درس دیا کرتے تھے کہ جمعہ کی صبح اور منگل کی شام اپنے مدرسہ میں اور اتوار کی صبح "**رباط**" میں درس دیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے وعظ و خطاب کی مدت چالیس سال ہے۔ جبکہ مدرسہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے درس و فتویٰ نویسی کی خدمت 33 برس ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس پر کیف میں وردو کیف کی وجہ سے کئی کئی جنازے اٹھتے۔

﴿حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مجالس وعظ و خطاب﴾

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ علوم ظاہری و باطنی اور مجاہدات و ریاضت کے بعد مسند ارشاد پر تشریف فرما ہوئے۔ 16 شوال 521 ہجری حضور نبی پاک ﷺ کے حکم مبارک پر وعظ و ارشاد و تلقین و اصلاح کا سلسلہ شروع کیا۔ اس ابتدائی وعظ و ارشاد کے متعلق مختلف کتابوں میں مختلف روایات منقول ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے خواب میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو وعظ و نصیحت کرنے کی تلقین فرمائی تاکہ لوگوں کو فسق و فجور اور گمراہی سے بچایا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے منہ مبارک میں سات مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا۔ چنانچہ آپ نے بیدار ہو کر وعظ کا سلسلہ شروع کر دیا۔

قلائد الجواہر میں یہ واقعہ اس طرح ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''رایت رسول اللہ ﷺ قبل الظہر فقال لی یابنی لم لا تتکلم فقلت یا اباہ انا رجل اعجمی کیف اتکلم علی فصحاء بغداد فقال لی افتح فاک ففتحتہ فتفل فیہ سبعاً وقال تکلم علی الناس وادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ فصلیت الظہر و جلست و حضر فی خلق کثیر فارتج علی فرأیت علیاً فقال افتح فاک ففتحتہ فتفل فیہ ستاً فقلت لم لا تکملہا سبعاً قال ادباً مع رسول اللہ ﷺ''

کہ مجھے نماز ظہر سے قبل نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے میرے بیٹے! تم کلام کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا کہ میں فصحائے بغداد کے سامنے کس طرح کلام کر سکتا ہوں۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا منہ کھولو میں نے اپنا منہ

کھولا تو آپ ﷺ نے سات مرتبہ میرے منہ میں لعاب دہن لگایا اور مجھے حکمت و مواعظت کے ذریعے لوگوں کو خدا کے راستے میں دعوت دینے کا حکم فرمایا۔ اس وقت میرے اوپر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ نماز ظہر کے بعد میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ اپنا منہ کھولو، میں نے جب اپنا منہ کھولا تو آپ رضی اللہ عنہ نے چھ مرتبہ میرے منہ میں لعاب دہن لگایا۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ نے سات مرتبہ لعاب دہن کیوں نہیں لگایا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے اس طرح کیا ہے۔

﴿حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا اول خطاب اور اس کے الفاظ﴾

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ جب میرے منہ میں لعاب دہن لگا کر تشریف لے گئے تو یہ الفاظ خود بخود میری زبان سے صادر ہوئے۔

"غواص الفکر یغوص فی بحر القلب علی درر المعارف فیستخرجها الی ساحل الصدر فینادی فیها سمسار ترجمان اللسان فتشتری بنفائس اثمان حسن الطاعة فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیها اسمه

فکر کا غوطہ زن دل کے سمندر میں معارف کے موتی نکالنے کیلئے غوطہ لگا کر ان کو ساحل کے سینے پر نکال لاتا ہے۔ پھر زبان کا ترجمان اس کی بولی لگاتا ہے اور اطاعت کے اچھے داموں وہ بک جاتے ہیں۔ ان گھروں میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ اللہ کے نام کو بلند کریں اور لیا جائے اس میں ان کا نام۔

یہ تو کلام مذکورہ کے لفظی معنی ہیں۔ ورنہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کہ جن کی زبان مبارک میں نبی پاک ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فیض شامل ہو۔ ان ارشادات و فرمودات کا بیان انسانی قدرت سے باہر ہے۔

ابتدائے تدریس و فتاویٰ نویسی

بهجة الاسرار میں ہے کہ حضرت شیخ عبدالوہاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

"ان مدة تصدره للتدریس الفتویٰ ثلاث و ثلاثون سنة اولها ۵۲۸ هجري و آخرها ۵٦۱ هجری"

آپ رضی اللہ عنہ کے درس و تدریس اور فتاویٰ جاری کرنے کی مدت 33 سال پر محیط ہے۔ جس کی ابتداء 528 ہجری اور انتہا 561 ہجری میں ہوئی۔

وعظ و ارشاد کی مجلس کا حال

الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ یصف لنا حال مجلسه فی اول عهده بالتدریس قائلا:

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اپنی ابتدائے مجلس کا حال خود بیان فرماتے ہیں کہ

کان یجلس عندي رجلان اوثلاثة یسمعون کلامی ثم تسامع الناس بی وازدحم الخلق علی ، فکنت اجلس فی المصلی بباب الحلبه ثم ضاق علی الناس الموضع، فحمل الکرسی الی خارج البلد، وجعل فی المصلیٰ وکان الناس یجیئون علی الخیل والبغال والحمیر و یقفون علی دائرة المجلس کالسور

کہ شروع میں میرے پاس دو یا تین اشخاص ہوتے جو میرے کلام کو سنتے پھر خلق خدا کا ازدحام ہونا شروع ہو گیا میں باب الحلبہ میں بیٹھتا تھا اور جب یہ جگہ تنگ ہو گئی تو میری

کرسی کو اٹھا کر شہر کے باہر رکھ دیا گیا۔ لوگ گھوڑوں، خچروں اور دوسری سواریوں پر سوار ہو کر آتے اور مجلس کے گرد فصیل کی طرح دائرہ میں کھڑے ہو جاتے۔ جن میں علماء، مشائخ، فقہاء، اور شیوخ شامل ہوتے، اور یہ اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ

''ان مجلسه مجلس ایمان و تقوی و موعظة حسنة''

کہ آپ کی مجلس مجلسِ ایمان، تقوٰی اور مواعظ حسنہ پر مشتمل ہوتی۔

اکثر صالحین نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس مجلس کے بارے میں اس طرح ارشاد فرمایا۔

''مجلس یسوده الطمانینه والایمان و تحفه الملائکه، وان الاولیاء لیزدحمون فی مجلسه، وان رحمة تصب علی حاضریه صبا''

یہ ایسی مجلس ہوتی کہ جس میں طمانیت اور ایمان کی حلاوت کے علاوہ فرشتوں نے اس محفل کو ڈھانپا ہوا ہوتا۔ اولیائے کرام کا جم غفیر ہوتا اور حاضرین پر رحمتوں کا نزول ہوتا۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اپنی اسی مجلس کے بارے میں اپنے ایک شعر میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں

وجامعی مجلسی والدرس سنتی
ومنبری فکرتی والعلم مطلوبی

آپ رضی اللہ عنہ کی مجالس وعظ میں کاتب حضرات بھی شامل ہوتے اور ہر مجلس میں کم از کم چار سو اشخاص چار سو قلم اور دوائیں لے کر آپ کے مواعظ حسنہ کو قلم بند فرماتے۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے تدریسی پیشے کو اسلام کی خدمت کیلئے ایک وسیلہ بنایا نہ کہ کسی دنیاوی اغراض کیلئے۔ ایک مقام پر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

تعلم العلم واخلص حتی تخلص من شبكة النفاق وقيده ، اطلب العلم لله عزو جل لا لخلقه ولا لدنياه

اخلاص کے ساتھ علم حاصل کرتا کہ تو نفاق کے بندھنوں سے چھٹکارا حاصل کرلے۔ علم کو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے حاصل کر۔ نہ کہ دنیاوی اغراض و مقاصد کیلئے۔

مجلس وعظ

آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہونے والے لوگوں کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہو گیا کہ یہاں تک بعض اوقات یہ تعداد 70000 سے بھی تجاوز کر جاتی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا واعظ مبارک حکمت و دانش کے سمندر کی مانند ہوتا اور اس میں آپ رضی اللہ عنہ کی روحانیت کو بڑا دخل ہوتا۔ جس کی تاثیر سے لوگوں پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی۔ بعض لوگ جوش اور عشق الٰہی میں کپڑے پھاڑ لیتے اور بعض بے ہوش ہو جاتے اور بعض واصل بحق ہو جاتے۔

روایت ہے کہ آپ کے ایک ہمعصر شیخ صدق رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خانقاہ میں آئے دوسرے مشائخ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور سیدھے منبر پر رونق افروز ہو گئے۔ اور ابھی آپ رضی اللہ عنہ نے نہ کچھ فرمایا اور نہ کسی قاری نے تلاوت کی لیکن لوگوں میں عجیب مستی اور شورش کا عالم طاری ہو گیا۔ شیخ صدق نے اپنے دل میں کہا کہ تعجب۔ ہے کہ حضرت شیخ نے نہ کچھ فرمایا نہ قاری نے کچھ پڑھا پھر یہ وجد و حال کیسے پیدا ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے شیخ صدق کی جانب دیکھ کر فرمایا کہ شیخ صاحب میرا ایک مرید اس وقت بیت المقدس سے ایک قدم میں یہاں پہنچا ہے۔ اور میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے جس کا یہ اثر ہے۔

حضرت شیخ عمر کا بیان ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی مجلس وعظ ایسی نہ ہوتی تھی کہ جس میں یہود و نصاریٰ اسلام قبول نہ کرتے۔

﴿خطبۂ وعظ﴾

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے والد محترم اپنی مجلس وعظ میں الحمد للہ رب العالمین کہہ کر خاموش ہو جاتے۔ دوبارہ یہی کلمہ کہہ کر سکوت فرماتے پھر اسی طرح تیسری بار یہ کلمہ ارشاد فرما کر توقف فرماتے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ وعظ شروع فرماتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ مبارک

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلجوقی عہد میں خلافت عباسیہ کا دور دیکھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جن خلفاء کا زمانہ دیکھا وہ درج ذیل ہیں۔

- ☆ عباسی خلیفہ المستظہر بامر اللہ (487-512) ہجری
- ☆ عباسی خلیفہ المسترشد (512-530) ہجری
- ☆ عباسی خلیفہ الراشد (530-532) ہجری
- ☆ عباسی خلیفہ المقتفی لامر اللہ (532-555) ہجری
- ☆ عباسی خلیفہ المستنجد باللہ (555-566) ہجری

رجال الغیب

آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں ارواح انبیائے کرام، اولیائے کرام اور اکثر ملائکہ و جنات حاضر ہوتے۔ شیخ ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کو آپ کی مجلس عالیہ میں جلوہ فرما دیکھا ہے۔ اکثر حضرت خضر علیہ السلام بھی تشریف فرما ہوتے۔

حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ جب تم بغداد جاؤ تو سب سے پہلے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت کرو۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ جو صاحب حال بغداد آئے اور ان کی زیارت نہ کرے تو اس کا حاصل سلب کر لیا جائے گا۔

ایک مرتبہ اس طرح فرمایا کہ کون ہے جو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کو پہنچ سکے۔ کیونکہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے دائیں شریعت کا سمندر ہے اور بائیں حقیقت و معرفت کا سمندر ہے۔ جس سے چاہتے ہیں وہ دامن بھر دیتے ہیں۔

ذاک رجل بحر الشریعہ عن یمینہ وبحر الحقیقہ

عن یسارہ ومن ایھما شاء اغترف

پھر فرمایا **الشیخ عبدالقادر لاثانی لہ فی وقتنا**

کہ ہمارے دور میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی مثل دوسرا کوئی نہیں

کیفیت سامعین

آپ رضی اللہ عنہ جب منبر پر جلوہ افروز ہو کر کلام فرماتے اور جس وقت یہ کلمہ ارشاد فرماتے **مضی القال وعطفنا بالحال**

چھوڑا ہم نے قال کو اور پھرے ہم حال کی طرف

پھر تو یہ حال ہوتا کہ سامعین وجد میں آ کر بے خود ہو جاتے بے حال ہو جاتے کوئی زار زار روتا کوئی نعرہ مارتا تو کوئی مرغ بسمل کی طرح زمین پر لوٹتا کوئی بے ہوش ہو جاتا یہاں تک کہ اکثر دو چار جنازے دست بدست اٹھائے جاتے۔

وسعتِ علم

حضرت شیخ بزاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حاضر تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دودھ نوش فرما رہے تھے۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے علم لدنی کے ستر دروازے میرے لئے کھول دیئے ہیں اور ہر دروازہ زمین و آسمان کی وسعت سے بھی زیادہ بڑا ہے۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس عراق کے مختلف شہروں کے علاوہ دوسرے ممالک بعیدہ سے بھی کثیر تعداد میں فتاویٰ آیا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی فتویٰ آتا آپ رحمۃ اللہ علیہ فوراً اسے پڑھتے اور اس کا جواب لکھ دیتے۔ حضرت امام احمد ابن حنبل اور حضرت امام شافعی کی فقہ پر جواب دیتے اور جب آپ کے جوابات دوسرے علماء کے سامنے پیش کئے جاتے تو وہ ان فتاویٰ کو دیکھ کر حیران رہ جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے تمام ہم عصروں پر فوقیت حاصل تھی۔ بلکہ بے شمار مسائل میں علماء آپ کی طرف ہی رجوع کرتے۔ منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تقریباً تیرہ علوم میں مہارت تامہ حاصل تھی۔

﴿لفظ فقیر کی تشریح﴾

ایک مرتبہ کسی نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا کہ فقر اور فقیر کے کیا معنی ہیں جس کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل ارشاد فرمایا۔

فـا الـفـقـيـر فنلؤه في ذاتـه وفـر اغـه مـن نـعـتـه و صـفـاتـه

لفظ فقیر کی ف سے اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا اور اپنی ذات وصفات سے فارغ ہو جاتا ہے

والـقـاف قـوه قـلـبـه بحبيبه و قـيـامـه لـلـه في مـرضـاتـه

لفظ قاف سے اپنے دل کو اپنے حبیب کی یاد سے قوت دینا اور حق تعالیٰ کی رضامندی پر قیام ہے

والـيـا يـرجـو ربـه ويخـافـه ويـقـوم بـالـتـقـوىٰ بحق تقاته

لفظ ی سے رب سے ہی امید اور اس کا خوف اور تقویٰ پر اس طرح قائم رہنا جس طرح حق ہے۔

والـرا رقة قـلـبـه و صـفـاؤه ورجـوعـه لـلـه عن شهواته

"ر" سے رقت قلب اور اس کی صفائی ہے ترک خواہشات اور رجوع الی اللہ ہونا۔

فقیر کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

الـفـقـيـر الـصـابـر خـيـر مـن الغنى الشاكر والفقير الشاكر افضل منهما و الفقير الصابر الشاكر افضل من الكل

صبر کرنے والا فقیر شکر کرنے والے غنی سے بہتر ہے اور شکر کرنے والا فقیر ان دونوں سے افضل ہے۔ اور صابر اور شاکر فقیر ان سب سے افضل ہے۔

تصوف کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ کی رائے

تصوف میں دو بنیادی باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ ادب اور اخلاق ان دونوں سے ہی تصوف کے اعلیٰ مراتب حاصل ہو سکتے ہیں اور یہی حضرت شیخ کی تصوف کے بارے میں رائے ہے۔

﴿صوفی کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ کا ارشاد﴾

ويـلـك تـدعـي انـک صـوفـي وأنت كدر. الـصـوفـي من صفاباطنه و ظاهره بمتابعة كلام الله عز و جل و سنة رسوله ﷺ

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار تو صوفی ہونے کا دعویٰ کرے حالانکہ تو صاف نہیں ہے۔ صوفی تو وہ ہے جس نے اپنے ظاہر و باطن کی صفائی کلام اللہ اور سنت رسول ﷺ کے مطابق کر لی ہے۔

ومن الأسس الأخرى التي يقوم اليها التصوف هي العلم و العمل

تصوف کی بنیاد میں علم اور عمل بھی اہم مقام رکھتے ہیں۔ ان کے بارے میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

كم تتعلم ولا تعمل، اطوديوان العلم، ثم اشتغل بنشر ديوان العمل مع الاخلاص والا فلا فلاح لك

آپ کتنا علم حاصل کرتے ہیں لیکن اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے علم کے دیوان کو بند کرو اور عمل کے دیوان کو خلوص سے پھیلانے میں مصروف ہو جاؤ کیونکہ اس کے بغیر آپ کیلئے فلاح کا کوئی راستہ نہیں۔

ارشاد مبارک "قدمي هذه على رقبة كل ولي الله"

اولیائے اولین و آخرین سر جائے خود
زیر پائش می نہند از حکم رب العالمین

روایت ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنی خانقاہ میں مجلس منعقد کی جس میں تقریباً 100 مشائخ موجود تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز تھے اور خطبہ ارشاد فرما رہے تھے دوران خطبہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

قدمي هذه على رقبة كل ولي الله

شیخ علی ہیتی رضی اللہ عنہ اٹھ کر منبر کے قریب آئے اور حضور غوث پاک کا پائے مبارک اٹھا کر اپنی گردن پر رکھ کر آپ کے دامن کے نیچے سے ہو کر نکل گئے۔ حاضرین میں تمام اولیاء نے اپنی گردنیں جھکا لیں۔

حضرت شیخ ابو سعید قیلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ رضی اللہ عنہ یہ کلام فرما رہے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی اور نبی پاک ﷺ بنفس نفیس ملائکہ کی ایک جماعت کے جلو میں تمام ارواح اور تمام اولیائے کرام کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور بعد از معانقہ آپ ﷺ نے حضور غوث پاک کو خلعت پہنائی اور فرمایا کہ یہ خلعت قطبیت ہے جو ابدال کو عطا کی جاتی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی ایام میں بعض مشائخ نے یہ پیشن گوئی فرمادی تھی کہ اس عجمی جوان کے قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوں گے۔ **صرفت الاولیہ** میں ہے

وقتی که آنحضرت فرموده اند(قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله) شیخ علی بن هاتی به منبر بر آمد قدم مبارک آنحضرت را گرفت بر گردن خود نهاد وبزیر دامن آنحضرت ﷺ در آمدو سائر اولیاء گردن نهاده در پیش داشتن، شیخ ابو سعید قیلوی گفته اند که چون حضرت شیخ عبدالقادر فرمودندقدمی هذه علی رقبة کل ولی الله حضرت حق سبحانه و تعالیٰ بر دل آنحضرت تجلیٰ کرد و رسول الله ﷺ بر دست طائفه ای از ملائکه مقربین بمحضر اولیاء متقدمین ومتأخرین که در آنجا حاضر بودند احیاء بأجسا دخود واموات با ارواح .

میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ مجلس میں موجود اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں جھکا لیں اور تمام اولیائے اولین وآخرین نے اس فرمان عالی کو سن کر اپنی گردنیں خم کر لیں اور جس نے انکار کیا وہ ولایت سے معزول کر دیا گیا۔

حضرت شیخ لولو ار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے تو اس وقت 313 اللہ کے ولیوں نے تمام ممالک میں اپنے سروں کو جھکا لیا۔ حرمین شریفین میں 17 اولیاء، عراق میں 60، عجم میں 40، شام میں 30، مصر میں 20، مغرب میں 27، یمن میں 23، حبشہ میں 11، سد یاجوج و ماجوج میں 7، سراندیپ میں 7، کوہ قاف میں 47، جزائر بحر محیط میں 24۔

رجال الغیب کا آپکو مبارک باد دینا

شیخ لولو الارمنی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا تو رجال الغیب کی چالیس صفیں ہوا میں اڑتی ہوئی نظر آئیں ہر ایک صف میں 70 مردان خدا تھے یہ جماعت بحکم حضرت خضر علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو مبارک باد پیش کی۔ حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ جب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا اس وقت قطب العارفین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جوان تھے۔ اور ملک خراسان کے پہاڑوں میں عبادت و ریاضت میں مشغول تھے۔ مجرد اس ارشاد کے سنتے ہی اپنی گردن مبارک کو یہاں تک جھکا دیا کہ پیشانی زمین سے لگ گئی اور فرمایا

قدمک علی رأسی و عینی

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حال معلوم کر کے فرمایا کہ خواجہ غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے نے گردن جھکانے میں تمام اولیائے عصر سے سبقت کی ہے لہذا قریب ہے کہ وہ صاحب ولایت ہندوستان ہوگا۔ اور اسی طرح ہوا۔

بهجة الاسرار میں شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ہر ایک ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد امجد نبی اکرم ﷺ کے قدم مبارک پر ہوں اور آپ ﷺ نے کوئی قدم نہیں اٹھایا کہ میں نے وہاں قدم نہ رکھا ہو سوائے قدم نبوت کے۔ کیوں کہ وہاں غیر نبی کے سوا کسی کو راہ نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

وکل ولی لہ قدم وانی
علی قدم النبی ﷺ بدر الکمال
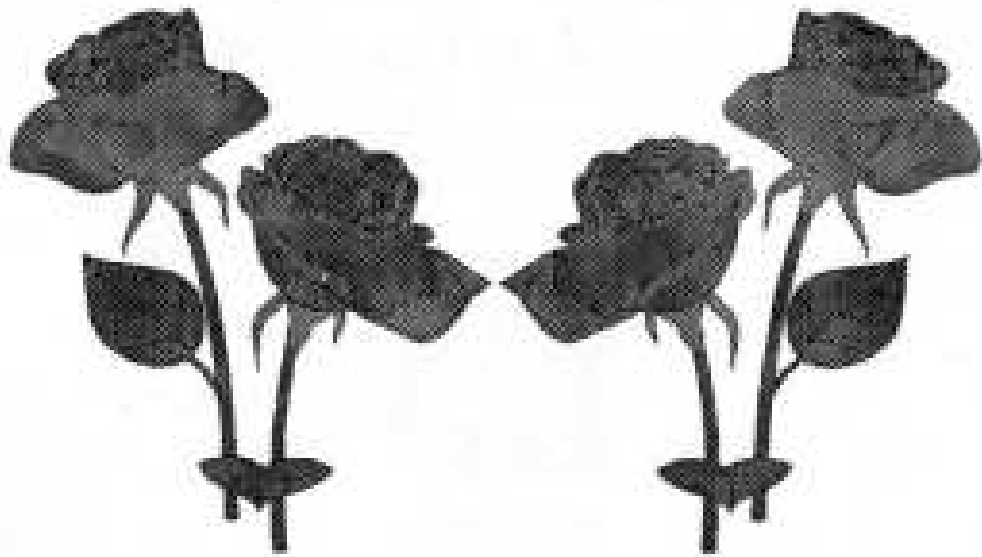
حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے القابات مبارکہ

﴿لقب محی الدین﴾

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی سفر میں بغداد پہنچا میرا گزر ایک ایسے بیمار مریض پر ہوا جو نہایت کمزور جسم اور متغیر رنگ تھا۔ اس مریض نے مجھے دیکھ کر کہا السلام علیکم یا عبدالقادر میں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا کہ میرے پاس آیئے میں اس مریض کے پاس گیا۔ اس نے کہا کہ مجھے بٹھایئے۔ میں نے اس کو سہارا دے کر بٹھا دیا۔ کیا دیکھا کہ بیٹھتے ہی اسکا جسم تازہ اور تندرست معلوم ہونے لگا۔ اور اس کا رنگ نکھرنے لگا مجھے یہ دیکھ کر خوف محسوس ہوا۔ اس نے کہا اے عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ آپ مجھے پہچانتے نہیں، میں نے کہا نہیں۔ کہا میں آپ کے جد امجد کا دین ہوں۔ نحیف، کمزور اور لاغر ہو گیا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کی برکت سے مجھے زندہ فرما دیا۔ آپ کا نام "محی الدین" ہے۔ میں اس سے رخصت ہو کر جامع مسجد پہنچا ایک شخص نے میرے جوتے اپنے پاس رکھے اور کہا "اے شیخ محی الدین" جب میں نماز سے فارغ ہوا تو لوگ میرے چاروں طرف جوق در جوق اکٹھا ہونے لگے۔ میرے پاؤں کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اے محی الدین!
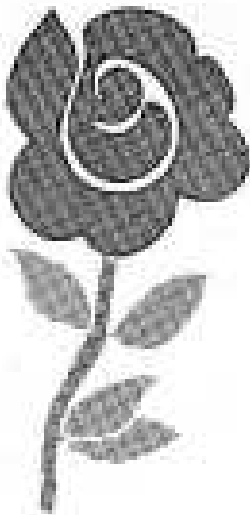
﴿لقب الباز الأشهب﴾

حضرت شیخ عقیل المنجی رحمۃ اللہ علیہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو **باز اشہب** کے لقب سے یاد فرمایا ایک مرتبہ حضرت شیخ عقیل المنجی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کسی نے بیان کیا کہ بغداد میں ایک عجمی نوجوان ہے جس کا نام عبدالقادر ہے یہ سنتے ہی حضرت شیخ عقیل نے فرمایا کہ ''زمینوں سے زیادہ اس کی آسمانوں پر شہرت کے چرچے ہیں یہ وہ عظیم مرتبت جوان ہے جس کو ملائکہ **باز اشہب** کے نام سے یاد کرتے ہیں''

مرأت الاولیاء میں ہے کہ **لقب آنحضرت در آسمان بازِ اشہب است چنانچہ آنحضرت فرمودہ اند**

انا بلبل الأفراح املأ دوحها طرباً وفی العلیاء باز الاشهب

میں خوشیوں کا بلبل ہوں جس نے اپنے چمن کو خوشیوں سے بھر دیا ہے

اور میں بلندی میں باز اشہب ہوں۔

﴿لقب غوث الثقلین﴾

مرأت الاولیاء میں ہے کہ **غوث الثقلین بجهت آن گویند که تصرف آنحضرت بر جن وانس بوده است**

کہ غوث الثقلین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف جن اور انسانوں دونوں پر تھا۔

ایک موقع پر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنوں اور انسانوں کا شیخ ہوں۔

که مر انس را مشائخ است و مر جن را مشائخ است

لقب غوث اعظم

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو یہ لقب بارگاہ خداوندی سے عطا ہوا تھا۔ مردان غیب آپ کو اسی لقب سے یاد فرماتے۔ پھر یہ لقب اس قدر عام اور مشہور ہو گیا کہ لوگوں کو آپ کا حقیقی نام یاد نہ رہا بلکہ آپ غوث اعظم کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اس لقب کا پس منظر کچھ اس طرح سے ہے۔

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ آپ جب بھی نماز کیلئے تشریف لے جاتے تو راستے میں بلاتمیز ہر ایک کو سلام فرماتے۔ مسجد کے قریب ایک دکان تھی جس کا مالک آپ کا بہت ہی عقیدت مند تھا۔ وہ بھی ہمیشہ آپ کے پیچھے مسجد میں داخل ہوتا۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نماز کیلئے مسجد تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے معمول کے مطابق اسکو بھی سلام پیش کیا۔ جس کے جواب میں اس نے

وعلیکم السلام یا غوث اعظم

کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کہا ہے؟ جس پر اس نے جواب دیا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ آپ کو **غوث اعظم** کے لقب سے یاد کروں۔

باب سوم

آپؐ کے اخلاق مبارک، حلیہ مبارک،
آپ کا لباس مبارک، بہترین عمل، گلدستۂ کرامات
(دودھ کا نہ پینا، اختیار ولی،) چیل یا مرغی، عشاء کے وضو سے فجر کی نماز
سردیوں میں پسینہ، حرف کُن، چیل کا مرنا، شراب کو سرکہ بنا دینا،
جن کا لڑکی کو واپس لانا، 112 سال قبل ڈوبی بارات کا نکالنا، انتقال وغیرہ،
شیخ سہروردی اور علم کلام، افعال پر نظر، مکھی کا نہ بیٹھنا، سیلاب کا روکنا
کرامت عصا، حامد الحرانی، دست مبارک کی کرامت، بارش کا نہ ہونا
ابن عربی کی پیدائش، مقتول لڑکے کو زندہ کرنا، امام اعظم سے مکالمہ
فیوضات مدرسہ، ہمدان اور آپؐ کے برکات، عیسائی کا قبول اسلام
سگ درگاہ جیلانی کی فضیلت، ازواج مطہرات، اولاد مبارک
سیدہ حیات المیر (زندہ پیر)، وصال شریف، تاریخ وصال
قطعہ تاریخ وصال، نماز جنازہ اور تدفین
عرس سرکار غوث اعظمؒ (گیارہویں شریف)، استغاثہ
مزار مبارک پر چادر پوشی کی ابتداء، درگاہ غوثیہ میں دوسری قبور
حضور غوث پاک کی دوسری اہم معاصر شخصیات

حضور غوث الثقلین کے اخلاق مبارکہ

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اخلاق نبوی ﷺ کا کامل نمونہ تھے۔ حضرت شیخ معمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جیسا اخلاق کا مالک، وسیع الصدر، کریم النفس، رحیم القلب اور عہد کی حفاظت کرنے والا میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اتنے رقیق القلب کہ فوراً آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے۔ آپ رضی اللہ عنہ بزرگی، بلند مرتبہ اور وسعت علمی کے باوجود چھوٹوں کے ساتھ بیٹھتے، بڑوں کی عزت واحترام کرتے اور ہمیشہ سلام میں پہل فرماتے۔ اگر کسی کا جرم دیکھتے تو پردہ پوشی فرماتے اور معاف کر دیتے۔ کبھی کسی سائل کا سوال رد نہ کرتے۔ حتیٰ کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس دو کپڑے بھی ہوتے تو اس میں سے ایک ضرورت مند کو عطا کر دیتے۔ کوئی بیمار ہوتا تو عیادت کیلئے تشریف لے جاتے۔ کوئی دعوت کرتا تو قبول فرماتے، ہمیشہ لوگوں کی دلجوئی فرماتے اور ہر وقت حضور پاک ﷺ کی امت کی بخشش کی دعا فرماتے۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک

آپ رضی اللہ عنہ انتہائی حسین وجمیل اور خوبصورت چہرہ مبارک کے مالک تھے۔ شیخ موفق الدین بن قدامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا رنگ مبارک گندمی، آنکھیں سرمگیں روشن اور منور تھیں۔ سر مبارک بڑا، بلند قد وقامت، سینہ کشادہ، دندان مبارک چمکدار، کثرت مجاہدہ وریاضت کی وجہ سے جسم مبارک نحیف تھا۔ داڑھی مبارک چوڑی، گھنی، بال ملائم اور چمکدار تھے۔ کندھے پر حضور نبی اکرم ﷺ کے قدم مبارک کے نشانات تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا لباس مبارک

آپ رضی اللہ عنہ کی پوشاک مقبول وضع و بیش قیمت ہوتی تھی۔ مہنگا ترین کپڑا استعمال فرماتے۔ آپ رضی اللہ عنہ ہر روز نیا لباس تبدیل فرماتے۔ اور پہلا لباس فقرا اور مساکین کو خیرات کر دیتے۔ جس وقت کوئی فقیر و مسکین آپ رضی اللہ عنہ کا استعمال شدہ کپڑا زیب بدن کرتا اسی وقت اس کو صفائی قلب نصیب ہوتی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نعلین مبارک مطلا و مرصع ہوتی۔ کوئی جوتوں کا جوڑا آپ رضی اللہ عنہ نے آٹھ دن سے زیادہ نہیں پہنا، جمعۃ المبارک کو نیا جوتا پہنتے اور اگلا جوتا کسی سائل و محتاج کو دے دیتے جو دولت ظاہری و باطنی سے مالا مال ہو جاتا۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نزدیک بہترین عمل

حضرت علامہ ابن نجار رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے تمام اعمال کی چھان بین اور جستجو کی تو مجھے معلوم ہوا کہ سب سے بہتر عمل کھانا کھلانا اور حسن اخلاق سے پیش آنا ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں پوری دنیا کی بھی دولت دے دی جائے تو میں اس کو بھوکوں کو کھانا کھلانے میں خرچ کر دوں کیونکہ میرے ہاتھ میں سوراخ ہے جس میں کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی۔ اور اگر میرے ہاتھ میں پوری دنیا بھی دے دی جائے تو اس کو رات ختم ہونے سے پہلے ہی خرچ کر ڈالوں۔

گلدستۂ کرامات شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ

﴿تعریف کرامت﴾

"ولی سے صادر ہونے والا وہ خلاف عادت جس کے ساتھ نبوت کا دعویٰ نہ ہو" اسے کرامت کہتے ہیں۔

معجزہ اور کرامت میں فرق یہ ہے کہ معجزہ اللہ کے انبیاء ورسل سے ظاہر ہوتا ہے اور کرامت اولیاء اللہ سے۔

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ صاحب کرامات کثیرہ شخصیت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے کرامات کی ابتداء آپ کے بچپن ہی سے ظہور پذیر ہونے لگی تھی۔ پھر یہ سلسلہ جاری رہا حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ کی کرامات اور فیوض وبرکات کا سلسلہ آپ کے وصال کے بعد بھی بدستور جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا کیونکہ خود حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

افلت شموس الاولین وشمسنا

ابداً علی فلک العلی لاتغرب

کہ اگلوں کے سورج غروب ہو گئے لیکن ہمارا سورج ہمیشہ بلندی کے آسمان پر چمکتا رہے گا اور غروب نہ ہوگا۔

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے

افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

تاج العارفین حضرت ابو الوفاء رضی اللہ عنہ نے حضور غوث پاک کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

کل دیک یصیح و یسکت الا دیکک فانہ یصیح

الی یوم القیامۃ

کہ ہر مرغ بول بول کر خاموش ہو گیا لیکن یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

آپ کا مرغ قیامت تک آواز دیتا رہے گا۔

مرغ سب بولتے ہیں بول کہ چپ رہتے ہیں

ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

الشیخ محمد البلیدی رضی اللہ عنہ ، **کتاب "الماء الزلال"** (قلمی نسخہ / دار الکتب ، القاہرہ) میں فرماتے ہیں کہ **"اثبات کرامات الاولیاء بعد الموت حقا"** کہ اولیاء اللہ سے بعد از وصال بھی کرامات کا صادر ہونا حق ہے۔

حجۃ الاسلام امام محمد الغزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بزرگ کی زندگی میں اس سے مدد طلب کی جاتی ہے تو بعد از وصال بھی اس سے مدد طلب کی جا سکتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چار مشائخ کو اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح تصرف کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح وہ اپنی زندگی میں تصرف کرتے تھے یا اس سے بھی زیادہ، ان میں سے ایک حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ اور ایک سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا مزار ایک زندہ مزار ہے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کا فیض و تصرف جس طرح حیات ظاہری میں تھا۔ اسی طرح آج بھی جاری وساری ہے۔

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ **"نفحات الانس"** میں تاریخ امام عبداللہ الیافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ **کرامات شیخ عبدالقادر** رضی اللہ عنہ **بیرون از حد و نہایت است ، کراماتی کہ از ایشان بظہور رسیدہ از دیگر مشائخ ظاہر نشد"** کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات کی کوئی حد یا انتہا نہیں۔ اور پھر جو کرامات آپ رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوئیں وہ دوسرے مشائخ سے ظہور پذیر نہ ہوئیں۔

علامہ یونس الشیخ ابراہیم السامرائی اپنی کتاب **"الشیخ عبدالقادر الکیلانی** رضی اللہ عنہ **(حیاتہ، آثارہ)"** صفحہ 29 پر فرماتے ہیں

> **"للکیلانی کرامات عدیدہ ومن تلک الکرامات ما ذکرہ الأمام الشعرانی فی الطبقات والشیخ محمد بن یحیٰ التادفی فی قلائد الجواہر والشیخ یوسف بن اسماعیل النبھانی فی کتابہ جامع کرامات الاولیاء"**

کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بے شمار کرامات ہیں جن کو امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات میں الشیخ یحیٰ التادفی رحمۃ اللہ علیہ نے قلائد الجواہر میں اور الشیخ یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع کرامات اولیاء میں بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات دو قسم کی ہیں۔ حسیہ اور معنویہ۔ آپ رضی اللہ عنہ کی معنوی کرامات کو تو صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے خاص بندے ہی جان سکتے ہیں لیکن حسی کرامات وہ ہیں جن کو ہر عام وخاص محسوس کرسکتا ہے۔ حسی کرامات میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ **"انه كان يحضر مجلسه نحو سبعين الفاً و يسمع صوته البعيد كالقريب"** کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس مبارک میں ستر ستر ہزار افراد شریک ہوا کرتے تھے اور دور بیٹھنے والا بھی قریب بیٹھنے والے کی طرح آواز سنتا تھا۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی حسی کرامات اس قدر ان گنت اور بے شمار ہیں کہ ان کے بیان کرنے میں کتب کے اوراق ختم ہو جائیں لیکن وہ احاطہ تحریر میں نہ آسکیں گی۔ صرف برکت و فیض حاصل کرنے کیلئے مشہور کتب سے چند کرامات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ کی سب سے عظیم کرامت مردوں کو زندہ کرنا تھی۔

﴿رمضان المبارک میں دودھ کا نہ پینا﴾

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب **"غبطة الناظر فی ترجمة الشيخ عبدالقادر"** میں فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ایام رضاعت میں رمضان المبارک میں دودھ نہ نوش فرماتے۔ صاحب قلائد الجواہر فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ عبدالقادر رضاعت کے دوران رمضان المبارک میں دودھ نہ پیتے چنانچہ ایک مرتبہ رمضان کے چاند میں شک پڑ گیا تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آج تو رمضان معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ عبدالقادر نے دودھ نہیں پیا۔ اور بعد میں شہادتوں سے اس بات کی تصدیق ہوگئی۔

اختیار ولی

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے اس کے پاس رکھی گئی امانت طلب کی۔ فرمایا یہ امانت مجھے دیدو۔ امانت رکھنے والا کہیں پردیس میں گیا ہوا تھا۔ اس امین نے امانت آپ کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگا اگر میں آپ سے اس طرح کے مسئلہ کے بارے میں فتویٰ طلب کروں تو آپ مجھے یہ فتویٰ نہیں دیں گے کہ یہ امانت اس کے مالک کے علاوہ کسی اور کو دوں۔ بہرحال آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لے آئے۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تو امانت رکھنے والے کا ایک رقعہ بنام امین آیا۔ جس میں تحریر تھا۔ "امانت شیخ موصوف کے سپرد کر دو یہ اب فقراء کیلئے ہو گئی ہے" چنانچہ اس امین نے امانت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دی۔

غصہ سے دیکھنے پر چڑیا مر گئی

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دن وضو فرما رہے تھے کہ چڑیا نے آپ پر بیٹ کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ اس وقت اڑ رہی تھی۔ دیکھتے ہی فوراً مردہ حالت میں زمین پر گر پڑی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹ والا کپڑا دھویا پھر اسے فروخت کر دیا اور اس کے جو دام ملے وہ فقیروں اور مسکینوں میں صدقہ کر دیئے اور فرمانے لگے یہ اس کے بدلہ میں ہے۔

چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کی

جناب ابو الفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چالیس سال کا عرصہ رہا۔ آپ نے اس طویل مدت میں فجر کی

نمازِ عشاء کے وضو کے ساتھ ادا فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی وضو ٹوٹتا تو اسی وقت تازہ وضو کر لیتے تھے پھر دو رکعت ادا فرماتے۔ آپ نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد اپنی خلوت گاہ تشریف لے جاتے۔ کسی کو طاقت نہ تھی کہ آپ کے ساتھ آپ کی خلوت گاہ میں داخل ہوتا۔ پھر آپ وہاں سے صبح کے وقت باہر تشریف لاتے۔ ایک مرتبہ خلیفۂ وقت آیا اور چاہا کہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرے لیکن صبح تک اسے وقت نہ مل سکا۔

سخت سردی میں پسینہ آنا

جناب ابن اخضر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا کرتے تھے۔ سخت سردی کا موسم تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے صرف ایک قمیض پہن رکھی تھی اور آپ کے سر انور پر طاقیہ (ایک قسم کی ٹوپی) تھی آپ رضی اللہ عنہ کے جسم سے پسینہ نکل رہا تھا اور آپ کے ارد گرد موجود معتقدین آپ کو پنکھے کی ہوا دے رہے تھے جیسا کہ سخت گرمیوں میں ہوتا ہے۔

حرف ''کن'' عطا کیا گیا

''**المنن**'' میں لکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کی رشد و ہدایت کیلئے تب بیٹھا ہوں جب میں نے پچیس سال کا عرصہ جنگلات اور صحراؤں میں بسر کیا۔ میں اس دوران زمینی نباتات کھایا کرتا تھا اور نہروں کا پانی پیا کرتا تھا۔ میں ایک سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک پانی پئے بغیر صبر و شکر سے گزارا کرتا تھا۔ مزید فرمایا کہ مجھے حرف ''**کن**'' عطا کیا گیا۔ میں جنگلات میں چلا پھرتا تھا۔ مجھے بچھے بچھائے دستر خوان ملتے۔ پھر ان پر سے جو میری خواہش ہوتی کھا لیا کرتا تھا۔ میں پہاڑوں سے حلوہ نکال کر کھاتا اور ریت سے میں میٹھا پانی پیتا تھا۔ پھر میں نے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ادب کے پیش نظر چھوڑ دیا۔

چیل مر بھی گئی اور پھر زندہ بھی ہو گئی

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ پر سے چیل گزری اور زور سے چلائی جس کی وجہ سے حاضرین مجلس میں تشویش پھیل گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ہوا! اس چیل کا سر جدا کر دے پس وہ چیل اسی وقت ایک طرف گر پڑی اور اس کا سر دوسری طرف جا پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنا وعظ مکمل فرما کر کرسی سے نیچے تشریف لائے اور اس چیل کو اپنے ہاتھ میں پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس پر پھیرتے ہوا کہا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ زندہ ہو گئی اور اڑ گئی۔

شراب کو سرکہ بنا دیا

آپ رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ بادشاہ کیلئے کچھ لوگ تین اونٹ شراب سے لدے لے جا رہے تھے۔ اس کے ساتھ ایک اعلیٰ افسر بھی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ٹھہر جاؤ انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹوں سے فرمایا تم کھڑے ہو جاؤ اور رک جاؤ۔ وہ رک گئے ان تمام کو قولنج نے آ لیا۔ جس سے وہ سخت پریشان ہو گئے۔ بالآخر ان سب نے توبہ کی تو درد دور ہو گیا اور "شراب" سرکہ میں تبدیل ہو گئی۔ جب انہوں نے شراب کے برتن کھول کر دیکھے تو واقعی وہ سرکہ بن چکی تھی۔

جن نے اٹھائی ہوئی لڑکی واپس کر دی

بغداد کا ایک شخص آپ رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا حضور! جنات نے میری بچی اٹھائی ہے اس کا کوئی بندوبست فرمائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا فلاں جگہ چلے جاؤ اور وہاں دائرہ کھینچ لینا اور لکیر کھینچتے وقت یہ الفاظ پڑھنا "**بسم اللہ علی نیة عبدالقادر**" اس شخص نے ایسے ہی کیا جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ پھر اس شخص کے قریب سے جنات کی ٹولیاں گزرنا شروع ہو گئیں۔ حتیٰ کہ ان کا بادشاہ آیا۔ وہ آ کر دائرہ

کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس شخص سے پوچھنے لگا۔ تیری کیا ضرورت ہے؟ اس نے کہا کہ میری بچی کسی جن نے اٹھالی ہے۔ اس نے اس جن کو حاضر کیا۔ جس نے اس کی بچی اٹھائی تھی۔ بچی اسے واپس کر دی اور جن کا سر قلم کر دیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ شیخ موصوف کے حکم کی بجا آوری تم جیسی میں نے نہ دیکھی (اس کی کیا وجہ ہے؟) اس نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو۔ شیخ موصوف اپنے گھر میں بیٹھے ہمارے شرارتی اور سرکش جنات کا معائنہ فرماتے ہیں حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ زمین کے انتہائی دور کنارے پر رہتے ہیں۔ آپ کی ہیبت سے جنات بھاگ اٹھتے ہیں۔

﴿12 سال قبل ڈوبی بارات کا باہر نکالنا﴾

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کے ساتھ اس کرامت کا ذکر انتہائی مشہور اور عام ہے۔ بڑھیا کی ڈوبی ہوئی کشتی کا مع بارات کے نکالنے والی اس کرامت کا تذکرہ بے شمار کتب میں ملتا ہے۔ جن میں خلاصۃ القادریہ، کتاب غوث اعظم، درۃ الدرانی، گلدستہ کرامت، شریف التواریخ سرفہرست ہیں۔ مولانا غلام محی الدین قصوری نے کرامت مذکورہ کو ایک نظم میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح مولانا ابوصالح نے ایک رسالہ بنام **"بڑھیا کا بیڑا"** تحریر کیا ہے۔ شریف التواریخ (جلد اول) سے اس کرامت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

ایک دن حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ دریائے دجلہ کے کنارے تشریف لائے دیکھا کہ عورتیں دریا پر آئیں اور پانی لے کر چلی گئیں مگر ایک بڑھیا نے اپنا گھڑا بھر کر دریا کے کنارے رکھ کر زار زار رونا شروع کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس بڑھیا سے معلوم کیا کہ کیا وجہ ہے بڑھیا نے بتایا کہ 12 سال قبل اس کا بیٹا اپنی دلہن اور باراتیوں کے ساتھ کشتی میں واپس آ رہا تھا کہ کشتی دریا میں ڈوب گئی اور وہ تمام غرق ہو گئے۔ اس وقت سے میرا یہ معمول ہے کہ ہر روز دریا پر آتی ہوں اور اس واقعہ کو یاد کر کے روتی رہتی ہوں۔ بڑھیا کی یہ آہ و زاری دیکھ کر

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بڑھیا سے کہا کہ تو تسلی رکھ انشاء اللہ کشتی ظاہر ہوا چاہتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ دعا میں مصروف ہو گئے اور بارگاہ رب العزت میں درخواست پیش کی دفعتاً دریائے دجلہ میں ایک جوش اٹھا اور بارہ سال قبل ڈوبنے والی کشتی بمعہ افراد کے اوپر آ گئی۔ یہ دیکھ کر وہ بڑھیا خوشی کے مارے بے ہوش ہو گئی اور جب ہوش میں آئی تو اپنے بیٹے، بہو اور باراتیوں کو لے کر اپنے گھر چلی گئی اس کرامت کو دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے اور لوگوں کو مردہ ہونے کے بعد زندہ ہونے کا بھی کامل یقین ہو گیا۔

وہ کہہ کر قم باذن اللہ جلا دیتے ہیں مردوں کو
بہت مشہور ہے احیاء موتی غوث اعظم کا

بغداد شریف سے تقریباً 25 کلومیٹر دور ایک مقام "**سفینۂ غوث اعظم**" کے نام سے مشہور ہے اس مقام پر وہ کشتی ایک جنگلہ میں محفوظ کی گئی ہے لوگ کثرت سے اس کی زیارت کیلئے آتے ہیں۔

مخالفین کرامات اولیاء اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ بارہ سال کے مردو زندہ ہو گئے۔ ایک غور طلب مقام ہے کہ

بارہ سال کا عرصہ زیادہ ہوتا ہے یا سو سال کا؟

ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد دین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم خواجہ شمس الدین سیالوی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا بارہ سال قبل غرق شدہ کشتی کا صحیح سالم نکال لینا یہ ممکنات میں سے ہے یا نہیں جس پر خواجہ سیالوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بارہ سال کا عرصہ زیادہ ہوتا ہے یا سو سال کا؟ کیا تم نے قرآن پاک میں حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ نہیں پڑھا کہ ایک سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو زندہ کیا جس پر صاحب زادہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے مگر کشتی والا معاملہ سرکار غوث

اعظم رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے۔ جس پر خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ منزل بقا باللہ میں تھے اور جو اس مقام پر رسائی حاصل کرلے وہ اوصاف الٰہی سے متصف ہو جاتا ہے۔ صورت بشری کا درمیان میں صرف پردہ ہوتا ہے ورنہ جو فعل ان سے سرزد ہوتا ہے۔ دراصل اس فعل کا حقیقی فاعل خداوند تعالیٰ خود ہی ہوتا ہے۔ اس موضوع کو **"سالار قافلہ عشق"** حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

کہ ان کا کہنا دراصل خدا کا ہی کہنا ہوتا ہے۔

اگرچہ وہ بندے کے حلق سے جاری ہوتا ہے۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا انتقال

"غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبدالقادر" میں ہے کہ امام شطنوفی نے شیخ مفرج بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مجلس پاک میں حاضر تھا آپ رضی اللہ عنہ کچھ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمالی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی مبارک سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے (سبحان اللہ کہاں گیلان معلی جہاں آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کی وفات ہوئی اور کہاں بغداد شریف کہ آپ کو فوراً علم ہو گیا) حضرت شیخ مفرج بن شہاب فرماتے ہیں کہ ہم نے وہ تاریخ نوٹ کر لی۔ اور کچھ عرصہ بعد ہمیں

اطلاع ملی کہ عین اسی وقت اسی دن آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تھا۔ آپ کو صومعہ سرا (صوبہ گیلان) میں دفنایا گیا یہ مقام تہران (ایران) سے 325 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے تو ضرور اس مقدس اور پر کیف مقام پر حاضری کا شرف حاصل کریں۔ (گیلان متعلق کی تصاویر کتاب کے صفحہ نمبر 123 پر ملاحظہ فرمائیں)

﴿شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ اور علم کلام﴾

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ خود روایت کرتے ہیں کہ میں علم کلام میں بے حد مشغول رہتا تھا۔ حتی کہ بہت سی کتابیں بھی حفظ کر لیں میرے چچا مجھے اس سے منع کرتے لیکن میں باز نہ آتا تھا۔ ایک روز میرے چچا مجھے غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا کہ یہ علم کلام میں مشغول رہتا ہے۔ میں اسے منع کرتا ہوں لیکن یہ باز نہیں آتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر پھیرا اور میرے سینے سے علم الکلام ایسا نکالا کہ مجھے اس کا ایک لفظ بھی یاد نہ رہا اور اسی وقت میرا سینہ علم لدنی سے بھر گیا۔ انہی شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا۔

انت آخر المشهورين في العراق

عراق میں مشہور ہونے والا سب سے آخر تو ہی ہوگا۔

﴿مجلس وعظ میں لوگوں کے افعال پر آپ رضی اللہ عنہ کی نظر﴾

غبطة الناظر میں ہے کہ ابو البقاء عکبری فرماتے ہیں کہ میں یحییٰ بن نجاح الادیب سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے خیال آیا کہ میں یہ تعداد کس طرح معلوم کروں کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ مجلس میں کتنے اشعار پڑھتے ہیں اور کتنے افراد آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس

میں تائب ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں دھاگہ لے کر گیا اور لوگوں کے آخر میں جا کر بیٹھ گیا آپ رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی شعر پڑھتے تو میں کپڑے کے نیچے اس دھاگے میں ایک گرہ لگا دیتا اچانک آپ رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

''میں گرہ کھولتا ہوں اور تم گرہ باندھتے ہو''

﴿حضور غوث پاک کے جسم اطہر پر مکھی کا نہ بیٹھنا﴾

ابو البقاء بن ابی البرکات بیان فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے مجھے کہا کہ میں نے لوگوں سے سن رکھا ہے کہ حضرت شیخ پر کبھی مکھی نہیں بیٹھتی چنانچہ جمعہ کے دن میں آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور ایک کونہ میں بیٹھ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ ہمارے ہاں دنیا کی چکناہٹ نہیں ہے۔ مکھی یہاں آ کر کیا کرے گی۔

﴿حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور سیلاب کا روکنا﴾

قلائد الجواہر میں ہے کہ ایک مرتبہ دریائے دجلہ میں اتنی شدید طغیانی آ گئی کہ تمام لوگوں کو اپنے غرق ہونے کا یقین ہو گیا تمام لوگ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی آپ رضی اللہ عنہ اپنا عصا مبارک لے کر دریا پر پہنچ گئے اور عصا کو اصل حد پر نصب کر کے فرمایا'' اسی جگہ ٹھہر جا'' چنانچہ فوراً ہی پانی اترنا شروع ہو گیا۔

﴿آپ رضی اللہ عنہ کی عصا مبارک کی ایک اور کرامت﴾

قلائد الجواہر میں ہے کہ عبداللہ ذیال فرماتے ہیں کہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں مقیم تھا ایک دن آپ رضی اللہ عنہ اپنا عصا مبارک لئے گھر سے باہر تشریف لائے میرے دل میں اچانک خیال آیا کہ کاش میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے عصا کی کوئی

کرامت دیکھ سکتا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھتے ہی عصا کو زمین پر نصب کر دیا جس سے ایک نور نکل کر آسمان کی طرف چڑھنے لگا اور تمام فضا کو بھی منور کر دیا اور جب کچھ دیر بعد آپ رضی اللہ عنہ نے وہ عصا ہاتھ میں لے لیا تو وہ پھر اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ اور مجھ سے فرمایا کیا تم یہی چاہتے تھے۔

شیخ حامد الحرانی اور مسند شاہی

شیخ ابو المجد حامد الحرانی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت شیخ کے مدرسے میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کے قریب مصلے پر بیٹھ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے میری جانب دیکھ کر فرمایا کہ "اے ابو المجد تو مسند شاہی پر بیٹھے گا" چنانچہ جب میں حران واپس آیا تو سلطان نور الدین زنگی شہید نے مجھے ملازمت کیلئے مجبور کیا اور مجھ پر اپنی نوازشات فرماتے ہوئے مجھے اپنی ہی مسند پر بٹھانے لگے۔ اس وقت مجھے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا وہ قول یاد آ گیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا تھا وہ اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔

آپ رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کی کرامت

حضرت شیخ خضر الحسینی موصلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں 13 سال حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا۔ اور بے شمار کرامات کا مشاہدہ کیا۔ لیکن ان کرامات میں سے ایک عظیم کرامت آپ رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کی تھی۔ کہ جب اطباء کسی مریض سے مایوس ہو جاتے تو پھر اسے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا جاتا۔ اور جب آپ اس کے جسم پر اپنا دست مبارک پھیر کر دعا فرماتے تو وہ مریض فوراً شفایاب ہو جاتا اور مرض جڑ سے ختم ہو جاتا۔

ایک مرتبہ خلیفہ مستنجد باللہ کا ایک قریبی عزیز مرض استسقاء میں مبتلا ہوا آپ کے پاس لایا گیا جس کا پیٹ پانی پیتے پیتے ڈھول بن گیا تھا۔ جب اس کے پیٹ پر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا دست مبارک پھیرا تو وہ اس طرح دب گیا گویا اس میں کچھ مرض ہی نہیں تھا۔

﴿مجلس وعظ میں بارش کا نہ ہونا لیکن مجلس سے باہر بارش کا برسنا﴾

حضرت شیخ عدی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ وعظ فرما رہے تھے اور بارش برسنا شروع ہو گئی۔ بعض اہل مجلس اٹھ کر جانے لگے تو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا کہ خداوندا میں تو لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو ان کو جمع نہیں ہونے دیتا۔ اچانک بارش خداوند تعالیٰ کے حکم سے مجلس کے اوپر برسنا بند ہو گئی اور مجلس سے باہر برستی رہی۔

﴿حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ایک بیٹا علی بن محمد کو عطا کر دیا﴾

یہ واقعہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اس صاحبزادہ سے متعلق ہے جو ابھی دنیا میں تشریف نہ لائے تھے لیکن عالم ارواح میں آپ رضی اللہ عنہ کی صلب میں موجود تھے۔ شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کے والد محترم علی بن محمد رضی اللہ عنہ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ اپنے پیچھے اولاد چھوڑ کر جائیں۔ آپ بغداد شریف میں شیخ بزرگ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ آپ میرے لئے اولاد کی دعا فرمائیں۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ مراقب ہوئے اور کچھ دیر بعد جب مراقبہ سے فارغ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے علی محمد میں نے عالم غیب میں دیکھ لیا ہے کہ تیری قسمت میں کوئی اولاد نہیں ہے جس پر ابن عربی کے والد محترم نے عرض کی حضور اتنا تو مجھے بھی معلوم ہے کہ میری قسمت میں اولاد نہیں ہے۔ میں تو اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ مستجاب الدعوات ہیں آپ میرے لئے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے جس پر حضور غوث

پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے ایک فرزند دیتا ہوں۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پشت مبارک حضرت علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی پشت کے ساتھ مس کی۔ جس کو حضرت علی ابن محمد رحمۃ اللہ علیہ اس طرح بیان فرماتے ہیں

''کہ جب میں نے اپنی پشت حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک پشت سے لگائی تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی گرم چیز میری گردن کے نیچے سے پشت کی طرف دوڑ رہی ہے۔''

چنانچہ کچھ عرصے کے بعد میرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا اور جیسا حضور غوث پاک نے حکم فرمایا تھا میں نے اس کا نام محی الدین رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام ابو بکر محمد بن علی بن محمد بن الحاتمی الطائی الاندلسی تھا۔ اس لحاظ سے شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے معنوی صاحبزادے ہیں۔

ایک روایت کے مطابق آپ کی ولادت کے بعد آپ کے والد محترم آپ کو لے کر حضور غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے جب ابن عربی کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو فرمایا

''یہ میرا بیٹا ہے یہ ولی زمانہ ہوگا۔ اور وہ اسرار جو آج تک کسی نے بیان نہیں کئے۔ یہ بیان کرے گا۔''

پھر آگے چل کر دنیا نے دیکھ لیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشن گوئی لفظ بہ لفظ درست ثابت ہوئی۔

﴿حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو حنبلی فقہ کا زندہ کرنا﴾

ایک رات حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو خواب میں سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ دیکھا کہ امام احمد ابن حنبل اپنی ریش مبارک کو پکڑے ہوئے سرکار مدینہ کی خدمت میں عرض کر رہے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے محی الدین کو فرمائیں کہ وہ اس بوڑھے کی حمایت کرے۔ آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا اے سید عبد القادر اس بوڑھے کی درخواست کو پوری کرو۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے حکم نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے امام حنبل کی درخواست کو اس طرح پورا فرمایا کہ صبح ہوتے ہی نماز حنبلی مصلے پر ادا کی اور یہ وہ مصلے تھا کہ جس پر امام کے علاوہ کوئی بھی دوسرا شخص نہ ہوتا تھا۔ اب جس وقت حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے حنبلی مصلے پر نماز ادا کی تو خلق کا اژدھام ہو گیا اور اگر اس مصلے پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نماز ادا نہ فرماتے تو یہ فقہ ختم ہو جاتا۔

"**بہجۃ الاسرار**" میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت امام حنبل رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اولیاء کی ایک جماعت بھی تھی۔ حضرت امام حنبل رضی اللہ عنہ قبر سے باہر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ سے معانقہ کیا اور قمیض عنایت فرمائی۔

﴿حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے مکالمہ﴾

ایک روز حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روحانی طور پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حنبلی مذہب اختیار کرنے اور حنفی مذہب کو اختیار نہ کرنے کی وجہ دریافت کی۔ اس

پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس کی دو وجوہات ہیں ایک تو حنبلی مذہب جس کے ماننے والوں کی کمی سے انتہائی کمزور اور ضعیف ہو چکا تھا۔ اور دوسری وجہ امام حنبل بھی مسکین ہیں اور میں مسکین ہوں اور میرے جد اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسکینی طلب فرمائی تھی۔

﴿حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مدرسہ سے صرف گزرنے کے فیوض و برکات﴾

مرأت الاولیاء میں ہے کہ

آنحضرت فرموده اند که هر مسلمانی که
بر مدرسه من گذشته یا روی من دیده است عذاب
گور و قیامت ازو تخفیف کرده شود

''حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مسلمان میرے مدرسے سے گزرا یا اس نے میری زیارت کی تو اس شخص کیلئے عذاب قبر اور عذاب قیامت میں تخفیف کر دی جائے گی''

﴿شہر ہمدان اور حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات﴾

مرأت الاولیاء میں ہے کہ

مردی از همدان بر آنحضرت در آمد و گفت "پدر من
وفات یافته است، اورا درخواب دیدم، گفت مرا در
گور عذاب میکنند، بخدمت شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ عنہ برو، التماس دعا کن"

ایک شخص ہمدان سے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرا والد فوت ہو گیا ہے میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میں عذاب قبر میں مبتلا ہوں تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرو۔

شیخ گفت ، بر مدرسه من گذشته ، گفت آری ، شیخ ساکت شد

آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تیرا والد کبھی میرے مدرسے سے گزرا ہے اس نے جواب دیا جی ہاں! جس پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی

روزی دیگر آن مرد بیامد و گفت پدر خود را در خواب دیدم ، بغایت خوش و خرم و خلعت سبز در بر پوشیده می گفت که عذاب از من برداشتند و این خلعت به برکت شیخ عبدالقادر بمن دادند.

دوسرے دن وہ شخص دوبارہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں رات اپنے والد کو نہایت خوش و خرم دیکھا ہے۔ اور انہوں نے سبز پوشاک پہن رکھی ہے اور مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹے! مجھ سے عذاب قبر دور کر دیا گیا ہے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی برکت سے مجھے یہ خلعت عطا کر دی گئی ہے۔

﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک عیسائی کا قبول اسلام﴾

مرأت الاولیاء (صفحہ 223) میں ہے کہ اہل یمن کے ایک عیسائی شخص نے قبول اسلام کا ارادہ کیا اور کہا کہ اس شخص کے ہاتھ پر میں یہ سعادت حاصل کروں گا جو اس وقت سب سے بہترین اور برکت والی شخصیت ہے۔

در خواب دیدم که عیسیٰ علیہ السلام می فرمودند که در بغداد برو، بردست شیخ عبدالقادر اسلام آر که بهترین اهل زمین است

کہ مجھے خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو بغداد جا اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر اسلام قبول کر کیونکہ روئے زمین پر سب سے بہترین شخصیت وہی ہیں۔

﴿سگ درگاہ جیلانی رضی اللہ عنہ کی شیروں پر فضیلت﴾

ایک بزرگ حضرت شیخ احمد رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ وہ شیر پر سوار ہو کر اولیاء اللہ کے پاس جایا کرتے تھے اور پھر میزبان کو آپ کے شیر کیلئے ایک عدد گائے بھی دینا پڑتی تھی۔ ایک روز وہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت کو تشریف لائے اور پیغام بھیجا کہ خادم کے ہاتھ ان کے شیر کیلئے ایک گائے بھی بھیج دی جائے۔ خادم گائے لے کر روانہ ہوا۔ حضور غوث پاک کے در پر ایک کمزور سا کتا پڑا رہتا تھا۔ وہ بھی ساتھ ساتھ چل پڑا۔ جب گائے کو شیر کے قریب کر دیا تو شیخ احمد نے شیر کو اشارہ کیا کہ یہ تیری غذا ہے۔ جیسے ہی شیر گائے پر جھپٹنے لگا تو اس کمزور سے کتے نے بڑی تیزی سے شیر پر حملہ کر کے اس کا پیٹ چاک کر دیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ شیخ احمد فوراً حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معذرت چاہی۔

سگ درگاہ جیلانِ شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

کہ اگر تو قرب الٰہی چاہتا ہے تو شاہ جیلانی کے در کا کتا ہو جا کیونکہ شاہ جیلان کے در کا کتا بھی شیروں پر فضیلت اور برتری رکھتا ہے۔

ازواج مطہرات

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی چار ازواج مطہرات تھیں جو عارفات کاملہ اور اہل کرامات تھیں۔ ایک مقام پر حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں مدت سے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن اندیشہ تھا کہ ازدواجی زندگی میرے مشاغل میں حائل ہوگی۔ لہٰذا میں صبر کرتا رہا یہاں تک کہ اس کا مقررہ وقت آ گیا تو حق تعالیٰ نے مجھے چار بیویاں عطا فرمائیں ان میں سے ہر ایک میری مرضی اور منشاء کے مطابق نکلی۔ پس یہ ثمرہ میرے اس صبر کا ہے جو میں شادی کے سلسلہ میں کرتا رہا۔

شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب **"عوارف المعارف"** (باب ۲۱) میں فرماتے ہیں کہ کسی صالح شخص نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نکاح کس غرض سے کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ میں نے اس وقت تک نکاح نہیں کیا جب تک مجھ کو جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہیں فرمایا اور حکم نہیں دیا کہ **"نکاح کرو"**۔

اولاد مبارکہ

تمام مؤرخین کتب نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی کل اولاد کی تعداد 49 لکھی ہے۔ شریف التواریخ جلد اول پر ان تمام کے اسمائے گرامی موجود ہیں۔ اکثر کتب تاریخ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صرف 10 صاحبزدگان کا تذکرہ ملتا ہے۔ بہجۃ الاسرار میں حضرت شیخ شہاب

الدین سہروردی سے منقول ہے۔ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دس فرزند تھے ممکن ہے کہ ان دس کے علاوہ باقی بچپن میں ہی فوت ہو گئے ہوں۔ اور مشہور نہ ہوئے ہوں۔

﴿ولادت بچہ﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا تو آپ اسے ہاتھوں میں اٹھا لیتے اور فرماتے کہ یہ میت ہے چنانچہ اسے دل سے نکال دیتے اور پھر جب اس پر موت واقع ہوتی تو اس کی موت آپ کے دل پر اثر انداز نہ ہوتی جب بھی آپ کا کوئی بچہ فوت ہوتا اور آپ مجلس میں ہوتے آپ اسکی غسل کا حکم دیتے لیکن مجلس وعظ میں اپنی تقریر ختم نہ فرماتے بسا اوقات غسل دینے والا میت کو غسل دے چکا ہوتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے ہوتے۔ جنازہ کو حاضر کیا جاتا۔ آپ کرسی سے نیچے تشریف لاتے نماز جنازہ پڑھاتے۔ لوگ جنازہ لے کر چلے جاتے آپ پھر وعظ میں مصروف ہو جاتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دس صاحبزادگان کا برکت کیلئے مختصراً تذکرہ کرتے ہیں۔

﴿حضرت شیخ عبدالوهاب رحمۃ اللہ علیہ﴾

یہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے علوم ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے۔ مدرسہ میں وعظ بھی فرمایا کرتے اور خلق خدا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض اور صحبت سے مستفیض ہوتی رہی۔ شعبان 522ھ تاریخ ولادت اور تاریخ وصال شوال 593ھ ہے۔ بغداد شریف کے قبرستان "**حلبه**" میں مدفون ہوئے۔

﴿حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ﴾

کنیت ابوعبدالرحمٰن، تمام علوم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے۔ "**کتاب جواهر الاسرار در علوم صوفیه که مشتمل بحقائق و معارف**

است تصنیف ایشان است" انتہائی مشہور کتاب "جواهر الاسرار" جو کہ تصوف کے حقائق و معارف پر مشتمل ہے۔ آپ کی ہی تصنیف و تالیف ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان المبارک 573ھ میں مصر میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

﴿حضرت شیخ شمس الدین عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تمام علوم ظاہری و باطنی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے۔ "ایشان بجانب سنجار عزیمت بود" آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف سے جبال (السنجار) تشریف لے گئے اور پھر وہیں سکونت اختیار فرمائی۔ ربیع الاول 602ھ کو وصال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے۔

﴿حضرت شیخ ابو بکر عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ﴾

علوم ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے۔ "وخلق بسیار از فیض صحبت ایشان بدرجه کمال رسیدند" اور پھر کثیر خلقت آپ رحمۃ اللہ علیہ فیض صحبت سے درجہ کمال کو پہنچی آپ تاج الدین کے لقب سے ملقب ہوئے۔ بغداد شریف کے ایک محلہ "حلبه" میں قیام کی نسبت سے آپ کو حلبی بھی کہا جاتا ہے۔ زہد و ورع میں اپنی مثال آپ تھے۔ مرأت الاولیاء میں ہے کہ "از حیای پروردگار سی سال سر بالا نکردند" کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اتنی شرم و حیا تھی کہ 30 سال تک آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف نہیں کیا۔ آپ انتہائی زاہد و عابد شخصیت تھیں۔ آپ نے کوئی دنیاوی منصب قبول نہیں کیا ہمیشہ آخرت کی طرف متوجہ رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 6 شوال 603ھ میں ہوا اور بغداد شریف میں ہی "باب الحرب" کے قریب مدفون ہوئے۔

حضرت شیخ سراج الدین عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ

کنیت ابو عبدالرحمن و ابوالفرج۔ جملہ علوم از خدمت والد شریف خود نمودند و مفتی عراق گشتند تمام علوم والد محترم سے حاصل کئے اور عراق کے مفتی مقرر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اچھا کے خوش نویس بھی تھے۔ **مرأت الاولیاء** کے مطابق "رسالة جلاء الخاطر" کہ ملفوظ والد بزرگوار ایشان است بخط ایشان است" کہ "رسالة جلاء الخاطر" جو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ہیں حضرت شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے لکھا گیا۔ ذی الحجہ ۵۷۵ میں وصال فرمایا اور بغداد شریف میں ہی مدفون ہوئے۔

حضرت شیخ ابو اسحاق ابراهیم رحمۃ اللہ علیہ

والد محترم سے علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی اور بجانب "**واسط**" تشریف لے گئے۔ اور وہیں ۵۹۲ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت شیخ ابو الفضل محمد رحمۃ اللہ علیہ

علوم ظاہری و باطنی در خدمت والد خود کسب نمودند و کامل گشتند" علوم ظاہری و باطنی اپنے والد محترم سے حاصل کئے اور پھر ان میں کمال حاصل کیا۔ ۲۵ ذی قعدہ ۶۰۰ھ میں وفات پائی اور بغداد شریف میں مقبرہ "**الحلبہ**" میں مدفون ہوئے۔

حضرت شیخ ابو عبدالرحمن عبدالله رحمۃ اللہ علیہ

انتساب علوم صوری و معنوی از خدمت والد کردند و محدث و فقیہ گشتند معنوی اور صوری علوم اپنے والد محترم سے حاصل کئے اور محدث اور فقیہ ہوئے۔ صفر ۵۸۰ھ میں وصال فرمایا اور بغداد شریف میں ہی مدفون ہوئے۔

حضرت شیخ ابو زکریا یحیٰ رحمۃ اللہ علیہ

مرآت الاولیاء میں ہیں کہ اکتساب علوم فقه و حدیث از والد خود نمودند و فاضل علم و عمل گشتند" فقہ، حدیث اور دوسرے علوم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے اور فاضل علم وعمل مشہور ہوئے۔۶۰۰ھ میں وصال فرما گئے۔ اور اپنے بڑے بھائی شیخ عبدالوہاب کے قریب ہی مدفون ہوئے۔

حضرت شیخ ابو نصر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

اپنے والد محترم سے ہی علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ ملک شام تشریف لے گئے اور دمشق میں سکونت اختیار فرمائی اور وہیں جمادی الثانی ۶۱۸ھ میں وفات پائی۔

حضرت سید جمال اللہ حیات المیر (زندہ پیر)

یہ عظیم شخصیت حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ مرآت الاولیاء میں ہے کہ **شیخ جمال اللہ که ایشان در صورت بحضرت غوث الاعظم مشابه بودند** شیخ جمال اللہ شکل و صورت میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اپنے اس پوتے پر بے حد شفقت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا کون شخص ہے جو میرا اسلام حضرت مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہنچائے۔ شیخ جمال اللہ نے عرض کیا میں پہنچاؤں گا۔ چنانچہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی دعا سے حیات جاوید حاصل ہوئی۔ حضور غوث پاک کے وصال کے بعد ہی آپ عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو گئے اور رجال الغیب کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ کتاب **خزینۃ الاصفیاء**

اور **تحفه القادریه** کے مطابق **ھنوز زندہ است و در نواح بسطام سیر می نماید** کہ سرکار ابھی تک زندہ ہیں نواح بسطام اور دوسرے علاقوں میں سکونت ہوتی ہے۔ اکثر مشائخ آپ سے مستفیض ہوئے۔ جن میں **حضرت امام بری** بھی سر فہرست ہیں۔

وصال شریف

ایک صاحب دل شخصیت نے فرمایا کہ **کل شمعة مضیئة لا بد ان تنطفی، ولم ینطفی شعاع الشیخ الماثل فی کتبه و علمه الوفیر** کہ ہر روشن شمع نے بالآخر بجھ جانا ہے لیکن حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وسیع و کثیر علم اور کتب کی شعاعیں کبھی نہیں بجھیں گی۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنی عمر مبارک کے تقریباً 18 سال اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں گیلان معلٰی میں گزارے۔ پھر ورود بغداد کے بعد تقریباً 8 سال علوم ظاہری و باطنیہ کے حصول میں صرف کئے۔ 25 سال عراق کے جنگلوں اور بیابانوں میں ریاضت و مجاہدات میں گزارے اور چالیس سال خلق خدا کو ارشاد و وعظ اور احیائے دین محمدی میں گزار کر 91 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

تاریخ وصال

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے تاریخ وصال کے بارے میں اکثر مؤرخین کتب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے 11 ربیع الثانی 561ھ کو وصال فرمایا۔ اور بعض حضرات نے 8 ربیع الثانی اور 18 ربیع الثانی بھی تحریر فرمایا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ملک میں حضرت کا یوم وصال 11 ربیع الثانی مشہور ہے اور ہندوستان کے وہ عظیم مشائخ جو آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں ان کے نزدیک بھی یہی تاریخ مستند سمجھی جاتی ہے۔

قطعۂ تاریخ (سالِ وصال)

سرکارِ غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

سالِ وصال 561ھ

"شانِ سبیلِ حق" ۵۶۱ھ

بہ شرق و غرب، بزمِ رنگ و بو میں
فروغِ شمعِ دینِ حق کی خاطر
مسلسل اور مؤثر کی جدوجہد
خطابت، صاف گوئی کا نمونہ
خوش اسلوبی سے مخلوقِ خدا تک
تدبّر سے وہ پھیلایا بہ ہر سو
نہ تحسین و ستائش کی تمنا
مہِ گیلان کی عالم گیر تنویر
عجم میں دھوم ہے، چرچا عرب میں
نہ تھا ایسا کوئی صیادِ دوراں
گدائے میکدہ ہوں اس کا میں بھی
سحابِ جود و بخشش ذات پاکش
کہا اس شاہِ بازِ اوجِ حق کا

"راہ بر منزلِ طیبہ" ۵۶۱ھ

ہے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا بڑا نام
نہایت معتبر ہے آپ رضی اللہ عنہ کا نام
زباں سے بھی، قلم سے بھی لیا کام
نہ تھا تحریر میں بھی کوئی ابہام
خدا کے دین کے پہنچائے احکام
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ہے پیغام
نہ خوف و خدشۂ الزام و دشنام
شہِ بغداد کا ہے فیضِ فقر عام
وہ ممدوحِ ملل، مقبولِ اقوام
جو اس شاہین کو لاتا تہِ دام
وہ ساقی بھرتا رہتا ہے مرا جام
وجودش قلزمِ الطاف و اکرام
سنِ ترحیل "بزمِ فقرِ اسلام"

۵۶۱ھ

نتیجۂ فکر

عبدالقیوم طارق سلطانپوری

"فقیرِ جود و نوالِ غوث" 2002

نماز جنازہ اور تدفین

آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالوہاب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں پر خلقت ہجوم کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد مبارک، علماء و مشائخ، مریدین اور آپ رضی اللہ عنہ کے کثیر تلامذہ شامل ہوئے۔ لوگوں کے ازدحام کی وجہ سے تمام سڑکیں، بازار اور مکانات بھر گئے تھے۔ رات کو ہی آپ کے مدرسہ واقع باب الازج (باب الشیخ) میں دفن فرمایا گیا۔ دوسرے دن جب صبح مدرسے کا دروازہ کھلا تو خلق خدا آپ رضی اللہ عنہ کی زیارت کیلئے فوراً دوڑ پڑے۔

عرس سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ

(تقریب گیارھویں شریف)

دین اسلام میں بزرگان دین کے یوم وصال کو ایک خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ گیارھویں شریف سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے منسوب ایک تقریب کا نام ہے۔ اس تقریب یا عرس کا انعقاد سینکڑوں برس سے مسلمانان عالم، مشائخ عظام اور اولیائے کرام اہتمام سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور انشاء اللہ یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا۔ کیونکہ بقول حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ آپ کا سورج ایسا ہے جو کبھی غروب نہیں ہوگا۔

ابن تیمیہ جیسی امور دین میں سخت شخصیت بھی بارگاہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں اپنی عقیدت کا اظہار اس طرح کرتی، کہ ربیع الاول شریف کی آخری تاریخوں میں دمشق سے درگاہ غوثیہ کے لنگر کیلئے نذرانے ارسال کرتی۔

حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب **"قرۃ الناظرہ و خلاصۃ المفاخرۃ"** میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ چاند کی گیارہ تاریخ کو ہی

پاک ﷺ کی یاد میں تقریب منعقد فرمایا کرتے پھر دوسرے لوگوں نے بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اتباع میں گیارھویں کی تقریب شروع کر دی اور پھر یہ تقریب آپ رضی اللہ عنہ کے دور اقدس سے لے کر آج تک منائی جارہی ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مشہور و معروف تاریخ وصال بھی 11 ربیع الثانی ہے۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک 11 تاریخ کو منایا جانے لگا۔ تو اس طرح گیارھویں کی وہ محفل آپ کے عرس مبارک سے منسلک ہو کر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارھویں شریف کے نام سے مشہور ہو گئی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ملک میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک کا دن گیارہ ربیع الثانی ہی مشہور ہے اور یہی تاریخ ہمارے ملک میں موجود اولاد غوث الثقلین رضی اللہ عنہ میں متعارف ہے۔ اب بھی بغداد شریف میں ہر سال گیارہ ربیع الثانی کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا عرس نہایت دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ محافل ذکر و فکر منعقد ہوتی ہیں۔ نعت خوانی اور پھر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی شان میں دف کے ساتھ منقبتیں پیش کی جاتی ہیں اور وسیع پیمانے پر ہر صادر و وارد کیلئے لنگر غوثیہ تقسیم ہوتا ہے۔

درگاہ غوثیہ میں ہونے والی اس عظیم اور پر وقار تقریب کے حوالے سے یاد آیا اس ناچیز کو بھی سال 1997 میں اس عرس مبارک کی عظیم تقریب میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ تقریبات 10 ربیع الثانی کو شروع ہوتی ہیں اور 11 ربیع الثانی تک جاری رہتی ہیں۔ ان تقریبات کا آنکھوں دیکھا حال مختصراً قارئین کی نذر کرتا ہوں۔

رسم چادر پوشی و آغاز تقریبات

عرس غوث اعظم

10 ربیع الثانی 1418ھ (12 اگست 1997ء)

نمازِ عصر کے بعد ہم درگاہ غوثیہ میں سلام کیلئے حاضر ہوئے کچھ ہی دیر بعد سجادہ نشین صاحب تشریف لے آئے اور پھر اندر کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے۔ سجادہ نشین صاحب نے سلام پیش کیا۔ اس کے بعد مزار مبارک کے دروازے کو جو بند رہتا ہے کھولا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر رکھی ہوئی تمام اشیاء کو باہر نکالا گیا ہم گناہ گاروں لیکن خوش نصیبوں کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کو بوسہ دیں۔ سجادہ نشین اندر تشریف لے گئے اور انتہائی خوبصورت چادر سے رسم چادر پوشی ادا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی عرس مبارک کی تقریبات کا آغاز ہو گیا۔ دروازہ بند ہوا اور سجادہ نشین صاحب باہر تشریف لائے اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مواجہ شریف کی طرف کھڑے ہو کر ایک پر کیف اور طویل دعا فرمائی۔ اس کے بعد سجادہ نشین صاحب تمام موجود حاضرین سے ملے اور واپس تشریف لے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد اذان مغرب بلند ہوئی اور مسجد غوثیہ میں نماز کے بعد ایک طویل محفل ذکر منعقد ہوئی جسکے اختتام پر صلوٰۃ و سلام پڑھا گیا اور پھر اجتماعی دعا ہوئی۔

یوم عرس حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ

(11 ربیع الثانی1418ھ) 13 اگست 1997

آج صبح سے ہی درگاہ غوثیہ میں رش بڑھتا جا رہا ہے۔ بغداد شریف کے علاوہ دوسرے صوبوں اور شہروں سے بھی عقیدت مند تشریف لا رہے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ نماز مغرب کے بعد تلاوت کلام پاک سے آج کی

محفل کا آغاز ہوا۔ پھر امام وخطیب مسجد غوث پاک جناب الشیخ ابوبکر السامرائی نے اپنا خطبہ پڑھا جس میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی، آپ رضی اللہ عنہ کی کشف وکرامات اور آپ رضی اللہ عنہ کی فیوض وبرکات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد محفل نعت شروع ہوئی اور پھر دف کے ساتھ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی شان میں منقبتیں پیش کی گئیں۔ حاضرین میں ملکی وغیر ملکی وفود اور نمائندے شریک ہوئے۔ متولی صاحب بھی شریک ہوئے اور سابق مفتی عراق جو ایک بزرگ اور روحانی شخصیت ہیں جناب عبدالکریم بیارہ صاحب بھی شریک ہوئے۔ تقریب کے دوران ہی تمام حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور یوں یہ روحانی محفل رات گئے جاری رہنے کے بعد دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

استغاثہ

بحضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

از اعلیٰ حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
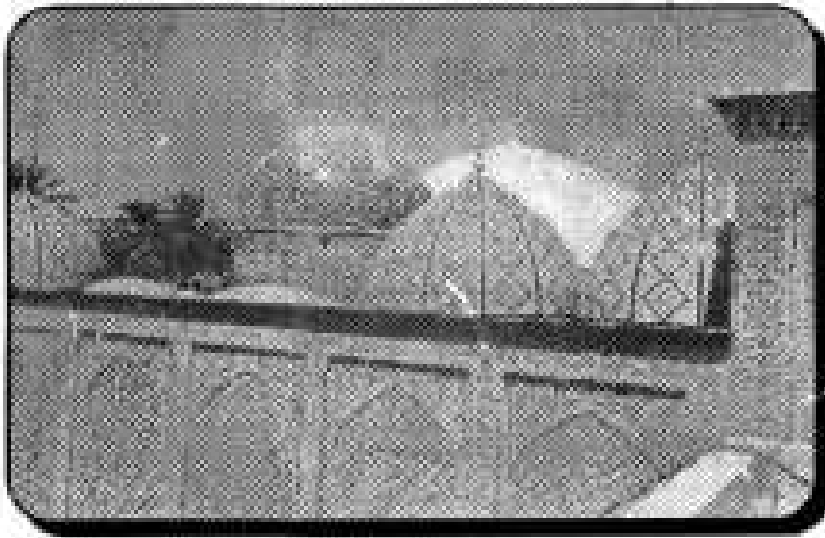
رو رو لکھیے چٹھیے درداں بھریے، پہنچیں بغداد دے واسیاں دا

دیویں جا سنیہوا دکھاں بھریا انہاں اکھیاں درس پیاسیاں دا

آئیں سوالاں بھریاں سینے سڑے وچوں نکلن ایہہ صدا اداسیاں دا

تیرے منڈھ قدیم دے بردیاں نوں لوک دسدے خوف چپڑاسیاں دا

دستگیر رضی اللہ عنہ کر مہر توں مہر علی کون باجھ تیرے اللہ راسیاں دا

مزار غوث رضی اللہ عنہ پر غلاف

چادر پوشی کی ابتداء

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر غلاف یا چادر پیش کرنے کی ابتداء عباسی خلیفہ (المستنجد باللہ) کے ہاتھوں ہوئی بعد ۔ کے ادوار میں جن جن شخصیات کو یہ شرف حاصل رہا مختصر تذکرہ کچھ اس طرح ہے۔

- ☆ 566ھ میں عباسی خلیفہ المستضی باللہ نے ایک ریشمی غلاف پیش کیا۔
- ☆ 573ھ میں عمار بن سلامہ الحسینی نے ایک ریشمی غلاف چڑھایا۔
- ☆ 603ھ میں قاضی قضاۃ بغداد الشیخ عماد الدین القاسم عبداللہ بن الواحقانی نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے پوتے الشیخ نصر بن عبدالرزاق بن السید الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں سبز ریشمی غلاف نذر پیش کیا۔
- ☆ 695ھ میں شیخ جمال الدین عبدالجبار البصری قاضی قضاۃ بغداد نے ایک ریشمی غلاف پیش کیا۔
- ☆ 941ھ میں سلطان سلیمان القانونی نے ایک ریشمی غلاف چڑھایا۔
- ☆ 1048ھ میں سلطان مراد اول نے مزار مبارک پر ریشمی غلاف چڑھایا۔
- ☆ 1233ھ السیدۃ عائشہ بنت السید علی الخطیب ایک نہایت قیمتی غلاف پیش کیا۔
- ☆ 1252ھ میں عثمانی سلطان محمود خان نے نبی پاک ﷺ کے روضہ مبارک کے غلاف کا ایک قطعہ مبارک حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کیلئے ارسال کیا۔
- ☆ 1302ھ میں برصغیر کے علماء اور تاجر حضرات نے سبز ریشمی غلاف جس پر قرآنی آیات لکھی ہوئی تھی۔ مزار مبارک پر پیش کیا۔

☆ 1320ھ میں ہندوستان سے ایک ریشمی غلاف ارسال کیا گیا جو متولی اور سجادہ نشین السید عبدالرحمن آفندی الکیلانی نے پیش کیا۔

☆ 1347ھ میں ہندوستان سے ایک ریشمی غلاف ارسال کیا گیا جس کو ایک عظیم اور پر وقار تقریب میں سجادہ نشین سید محمود حسام الدین گیلانی کی موجودگی میں پیش کیا گیا۔

☆ اسی طرح عزت مآب الشیخ عبدالقدیر البدایونی مفتی حیدرآباد دکن ہر سال مزار غوث کیلئے اپنی طرف سے چادر مبارک پیش کرتے۔

☆ نظام حیدرآباد دکن بھی باقاعدگی سے ہر سال ایک غلاف حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مزار کیلئے ارسال کرتے۔

☆ 8 اپریل 1955 کو حکومت پاکستان کی طرف سے علماء کے ایک وفد نے جس کی قیادت مولانا حامد البدایونی فرمارہے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد ایک خصوصی تقریب میں مزار مبارک پر غلاف مبارک کا نذرانہ پیش کیا۔

بحمد اللہ! یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ سرکاری وذاتی سطح پر لوگ ہمیشہ چادروں کے نذرانے پیش کرتے رہتے ہیں۔

☆ اکتوبر 2001ء میں اس ناچیز کو اپنے چند احباب کے ہمراہ یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر چادروں کا نذرانہ پیش کریں۔

درگاہ غوثیہ میں دوسری قبور مبارکہ

احاطہ درگاہ غوثیہ میں حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور بھی کئی قبور موجود ہیں۔ چند ایک کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔

☆ قبر مبارک السید عبدالجبار رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

☆ قبر مبارک السید علی نقیب الاشراف (متوفی 1289ھ)

☆ قبر مبارک السید سلمان آفندی نقیب الاشراف (متوفی 1315ھ)

السید مصطفیٰ الگیلانی (م 1304ھ)

السید داؤد ضیاء الدین الگیلانی (م 1354ھ)

☆ قبر مبارک السید عبدالرحمٰن آفندی النقی القادری نقیب الاشراف (م 1345ھ)

☆ السید محمود حسام الدین الگیلانی نقیب الاشراف (م 1355ھ)

السید عبداللہ آفندی نقیب الاشراف (م 1349ھ)

السید احمد آفندی (م 1357ھ)

السید احمد عاصم الگیلانی نقیب الاشراف (م 1372ھ)

السید محمد حامد الگیلانی (م 1339ھ)

السید موسیٰ شرف الدین الگیلانی

السید احمد جمال الدین الگیلانی (م 1371ھ)

السید عمر ولی الدین الگیلانی / السید علی حیدر الگیلانی / السید عبدالحمید الگیلانی / السید ابراہیم الگیلانی / علامہ السید احمد السید یاسین / السید عبدالسلام / السید صفا الدین الگیلانی

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ہم عصر شخصیات

☆ ملک شام کی ایک عظیم شخصیت الشیخ حماد الدباس، آپ رضی اللہ عنہ بغداد میں قیام پذیر تھے۔ 525ھ آپ کا تاریخ وصال ہے۔

☆ المبارک بن علی بن الحسین ابو سعید القاضی المخرمی آپ رضی اللہ عنہ نے ہی باب الازج میں مدرسہ کی بنیاد رکھی تھی۔ 18 محرم 513ھ آپ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وصال ہے۔ اور قبرستان "باب حرب" میں مدفون ہوئے۔

☆ الشیخ علی الہیتی رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخ وصال 564ھ ہے۔

☆ الشیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخ وصال 555ھ ہے۔

☆ ابوالنجیب عبدالقاہر السہروردی، تاریخ وصال 563ھ

☆ ابوالحسن الجوسقی

☆ الشیخ عبدالرحمٰن الطفسونجی

☆ الشیخ بقا بن بطو

☆ الشیخ ابوسعید القیلوی تاریخ وصال 557ھ

☆ الشیخ مطر الباذرانی

☆ الشیخ قضیب البان تاریخ 570ھ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک موصل کے ایک محلّہ میں ہے۔ اور زیارت کی جاسکتی ہے۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے غسل مبارک میں شریک ہوں۔

☆ الشیخ یوسف الہمدانی 535ھ

☆ الشیخ ماجد الکردی 565ھ

☆ الشیخ تاج العارفین ابوالوفا 569ھ

☆ بشیر بن محفوظ الازجی 595ھ

☆ سلطان نورالدین زنگی

☆ سلطان صلاح الدین ایوبی

باب چہارم

سرکار غوث اعظم کا شجرۂ نسب (از والد محترم)

سرکار غوث اعظم کا شجرۂ نسب (از والدہ محترمہ)

سرکار غوث اعظم کا شجرۂ طریقت (۱)

سرکار غوث اعظم کا شجرۂ طریقت (۲)

گلدستۂ اسمائے غوثیہ

11 اسمائے غوثیہ، 99 اسمائے غوثیہ (مفرد)

99 اسمائے غوثیہ (مرکب)، 121 اسمائے غوثیہ (مرکب)

صومعہ سرا (گیلان معلی - ایران) کی رنگین تصاویر

درگاہ غوثیہ کی رنگین تصاویر

تبرکات غوثیہ کی رنگین تصاویر

نذرانۂ عقیدت

بحضور سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ

از حضرت خواجہ بہاؤ الدین شاہ نقشبندؒ

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما
آفرین بردست و بر بازوئے ما
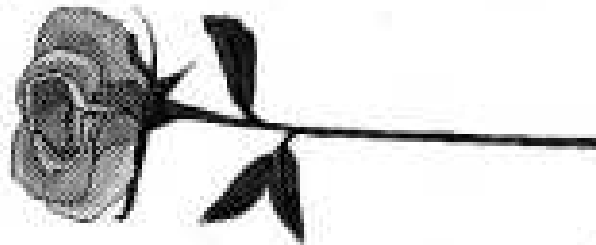
ہم مفلس آپ کے کوچے میں آئے ہیں خدارا اپنے چہرہ مبارک کے جمال سے ہمیں کچھ عطا ہو۔

ہماری جھولی کی طرف اپنا دستِ مبارک بڑھائیں ہم آپ کے دستِ کرم اور بازو وہمت پہ قربان جائیں۔

سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کا شجرہ نسب
سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کا شجرہ طریقت (۱)
سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کا شجرہ طریقت (۲)
گلدستۂ اسمائے غوثیہ

سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب (از والد محترم)
امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ
سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ
سیدنا حسن مثنی رضی اللہ عنہ
سیدنا عبداللہ المحض رضی اللہ عنہ
سیدنا موسے الجون رضی اللہ عنہ
سیدنا عبداللہ الثانی رضی اللہ عنہ
سیدنا موسے الثانی رضی اللہ عنہ
سیدنا داؤد رضی اللہ عنہ
سیدنا محمد رضی اللہ عنہ
سیدنا یحییٰ الزاہد رضی اللہ عنہ
سیدنا عبداللہ الثالث رضی اللہ عنہ
سیدنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ
سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
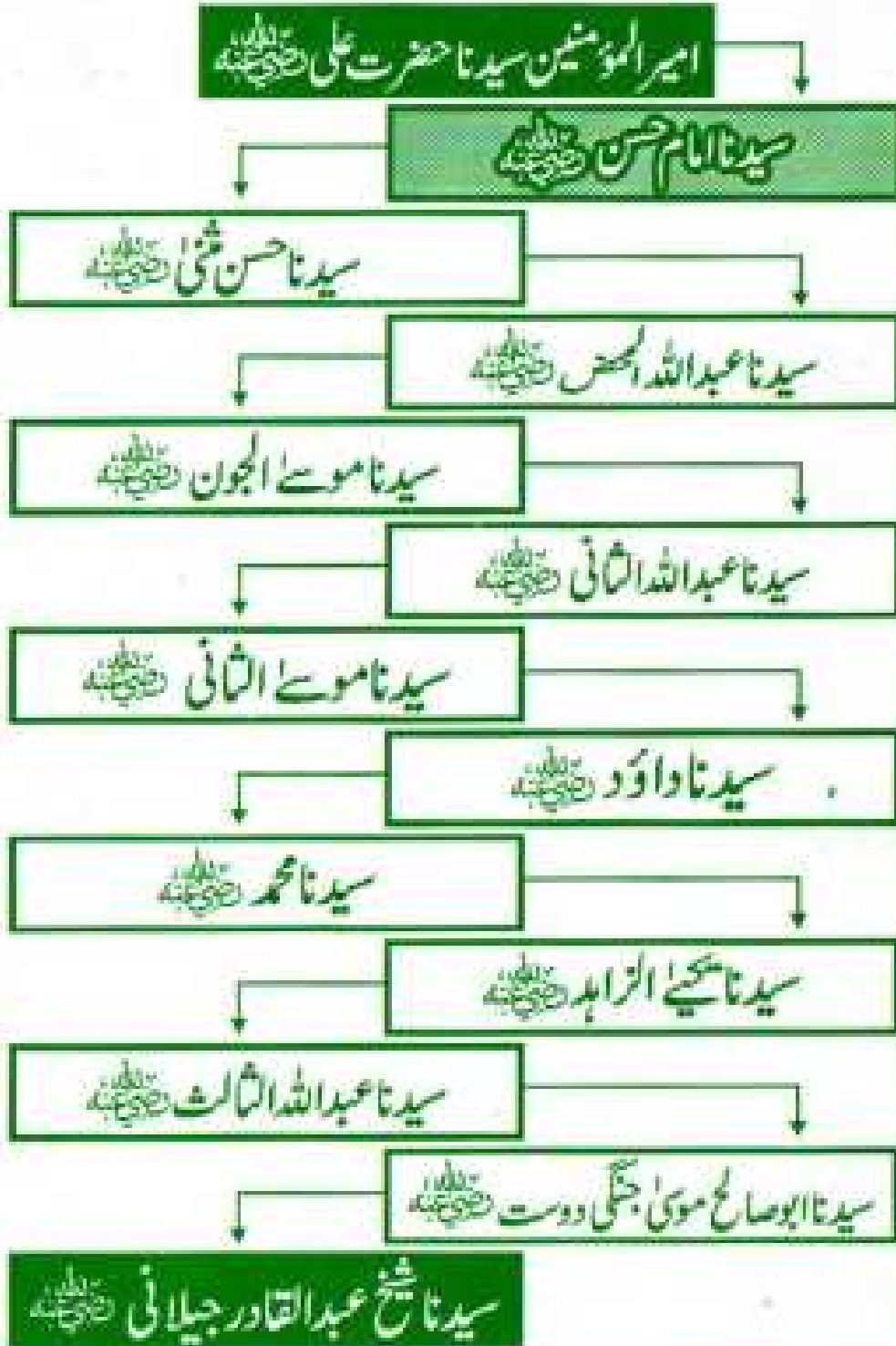
سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب (از والدہ محترمہ)
امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ
سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
سیدنا امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ
سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ
سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
سیدنا امام علی الرضا رضی اللہ عنہ
الامام السید ابی علاؤ الدین محمد الجواد رضی اللہ عنہ
الامام کمال الدین عیسیٰ رضی اللہ عنہ
الامام ابی العطاء عبداللہ رضی اللہ عنہ
الامام السید محمود رضی اللہ عنہ
الامام ابی جمال الدین السید محمد رضی اللہ عنہ
السید عبداللہ الصومعی الزاہد رضی اللہ عنہ
سیدۃ فاطمہ ام الخیر رضی اللہ عنہا
سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا شجرۂ طریقت

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا شجرۂ طریقت حضرت شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اور حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ سے ہوتے ہوئے حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ تک جاملتا ہے۔ حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کو دو طرف سے فیض حاصل ہوا۔ ایک طرف سے حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ سے ہوتے ہوئے آپؒ کا سلسلۂ طریقت نبی پاک ﷺ تک پہنچتا ہے اور دوسری طرف سے حضرت داؤد الطائی رضی اللہ عنہ سے ہوتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور پھر نبی پاک ﷺ تک پہنچتا ہے۔ دونوں سلسلے درج ہیں۔

سلسلہ طریقت نمبر (۱)

سید الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت خواجہ حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ داؤد الطائی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ معروف الکرخی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالفضل ابوالواحد التمیمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالحسن علی ہکاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابوسعید مبارک الکری رحمۃ اللہ علیہ

شہنشاہ بغداد شیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ طریقت نمبر (۲)
سید الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
سیدنا امام حسن
سیدنا امام حسین
سیدنا امام زین العابدین
سیدنا امام محمد الباقر
سیدنا امام جعفر الصادق
سیدنا امام موسیٰ الکاظم
سیدنا امام علی موسیٰ الرضا
حضرت شیخ معروف الکرخی
حضرت سری سقطی
حضرت جنید بغدادی
حضرت ابوبکر شبلی
حضرت ابوالفضل ابوالواحد التمیمی
حضرت ابوالفرح طرطوسی
حضرت ابوالحسن علی ہکاری
حضرت ابوسعید مبارک المخرمی
شہنشاہ بغداد شیخ عبدالقادر الجیلانی

گلدستۂ اسمائے غوثیہ
99
اسمائے غوثیہ
(مرکب)
99
اسمائے غوثیہ
(مفرد)
121
اسمائے غوثیہ
(مرکب)
11
اسمائے غوثیہ

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اسمائے مبارکہ

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے بے شمار اسماء مختلف کتب میں کثرت سے مذکور ہیں ان کتب میں "الفیوضات الربانیہ"، "تفریح الخاطر"، "شریف التواریخ"، "مناقب غوثیہ"، "مظہر جمالِ مصطفائی"، "مظہر انوار مصطفائی" سر فہرست ہیں۔ برکت اور فیض کے حصول کیلئے مختلف کتب سے اسماء مبارک درج کئے جاتے ہیں۔

شریف التواریخ میں ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو گیارہ (۱۱) اسماء حق تعالیٰ سے نازل ہوئے ہیں۔ جو شخص ان کو کسی حاجت میں پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماوے گا۔ ان اسماء کو خلوت میں پورے خشوع وخضوع کے ساتھ باوضو ہو کر ایک ہزار بار یا سو بار یا گیارہ بار یہ گیارہ اسماء پڑھے۔

(۱) الٰھی بحرمة میران محی الدین

(۲) الٰھی بحرمة غوث محی الدین

(۳) الٰھی بحرمة قطب محی الدین

(٤) الٰھی بحرمة ولی محی الدین

(۵) الٰھی بحرمة شیخ محی الدین

(٦) الٰھی بحرمة مخدوم محی الدین

(۷) الٰھی بحرمة مولانا محی الدین

(۸) الٰھی بحرمة خواجه محی الدین

(۹) الٰھی بحرمة سلطان محی الدین

(۱۰) الٰھی بحرمة فقیر محی الدین

(۱۱) الٰھی بحرمة غریب محی الدین

اقض حاجتی یا قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین

99 اسمائے غوثیہ (مفرد)

عبدالقادر	سید	مؤید	کریم	عظیم
شریف	ظریف	امام	ہمام	سالک
ناسک	موقن	مؤمن	منعم	مکرم
طیب	طیب	مطیب	جواد	منقاد
قائم	صائم	عابد	زاہد	ساجد
واجد	جیلی	حنبلی	تقی	نقی
کامل	باذل	ذکی	صفی	جمیل
جلیل	ماض	مناص	سعید	رشید
سخی	ولی	شافی	مرتاض	نقیب
خاضع	خاشع	صاحب	ثاقب	وارث

حارث
وارع
بارع
فائق
لائق
راسخ
شامخ
ولی
خفی
ظاہر
طاہر
مطیع
منیع
لبیب
حبیب
شاہد
راشد
زائد
قائد
بصیر
منیر
سراج
تاج
فیاض
فاتح
مقرب
مہذب
خلیل
دلیل
صادق
حاذق
سلطان
برہان
عالم
حسنی
حسینی
حاکم
معین
مبین
مصباح
مفتاح
شاکر
ذاکر
ملاذ
معاذ
صالح
ناصح
فالح
واضح

99 اسمائے غوثیہ (مرکب)

ذیل میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے 99 نام درج کئے جا رہے ہیں جو شخص بھی روزانہ ایک مرتبہ ان کی تلاوت کرے گا انشاء اللہ فیضان قادریہ اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت سے ضرور مشرف ہوگا۔

قادر القدرة بقدرة الله	قاضي الحوائج بقضاء الله
قوام الروح بامر الله	قيوم العظام الرميم بحكم الله
قدوس الارواح بصنعة الله	قدير الافلام بيد الله
قابض البسط باسرار الله	قاهر بالجلال بتور الله
قهار على الباغين بعدل الله	قائم بالرجل على رقاب كل اولياء الله
قائل لا تتنطوا من رحمة الله	قاتل الاعداء بسيوف الله
ناصب القطب عند عرش الله	هادي الطرق الى الله
محي القلوب با نوار الله	مقدم النفوس بنفس الله
كشاف الظلام من سراج الله	نور خاتم الانبياء من الاولين
خاتم الاولياء على الاخرين	غياث الملهوفين
مغيث المندوبين	منجي المغرقين
امان الطالبين	قرة عيون النبيين

عزيز عندالمقربين	وسيلة الطالبين
محبوب رب العلمين	معشوق جميع العاشقين
مقضى المرام للمريدين	كفيل المعتقدين
وكيل عند الشدائد المذنبين	مسكن قلوب الذاكرين
مزين لوجه المشتاقين	فرط المحجبين
من لرويته المحجلين	محب المحب لحبيب الله
معز الخليل لخليل الله	من له الكل
هادی السبل	مقصود العباد
سيد الاوتاد	شيخ الرجال
انيس الابدال	واهب الارشاد
حاكم الافراد	مقدم النجباء
سيد النقباء	امام الشهداء
اسعد السعداء	انقى الاتقياء
اصفى الاصفياء	ولى الكونين

والی الثقلین	شیخ الکل لجمیع عباد اللہ
من لہ مطاف بیت اللہ	نور اللہ فی الافادۃ
نار اللہ الموقدۃ	مطلوب المطلوب
محبوب المحبوب	نائب رسول اللہ فی الخلق
خلیفۃ اللہ بالحق	باز الاشھب
واھب الطرب	حافظ الھالکین
امام السالکین	ماء العاطشین
مشیع الجائعین	خیر الناصرین
دلیل الجائرین	مکمل الکاملین
سرّا المخلوقین	معطی الرّجاء
منور الملاء	غوث الاعظم
ناموس الاکرام	عالم الھمم
سرّ المصطفیٰ	ولد المرتضیٰ
صاحب الوفاء	ثمرۃ اھل العباء

عضد الغربا،	ظهر الفقرا،
معين المساكين	امان الهالكين
مفرح الهمّ	دافع السَمّ
ابو الفتح والنصر	شيخ الازمنة واهل العصر
نور السَاطع	برهان القاطع
قطب الاقطاب	من له بيت الاحباب
سيد اولاد الحسن	شمس الافلاك والزمن
لبّ لبّ الحسين	من ارسل روحه يوم بدرٍ و حنين
غياث المستغيثين	دليل المتحيّرين

مقبول رب الجنان ولد حبيب الرحمن
محبوب السبحان غوث الثقلان محی الملة
والدين سيد عبدالقادر الجيلانی رضی الله تعالیٰ عنه و ارضاه عنا

121- اسمائے غوثیہ (مرکب)

یا سلطان العارفین	یا عالی الهمم
یا تاج المحققین	یا ناموس الامم
یا ساقی الحمیا	یا حجة العاشقین
یا جمیل المحیا	یا سلالة ال طه و یس
یا برکت الانام	یا سلطان الواصلین
یا مصباح الظلام	یا وارث النبی المختار
یا شمس بلا افل	یا خزانة الاسرار
یا در بلا مثل	یا مبدی جمال الله
یا بدر بلا کلف	یا نائب رسول الله
یا بحر بلا طرف	یا سر المجتبی
یا باز الاشهب	یا نور المرتضی
یا فارج الکرب	یا قرة العیون
یا غوث الاعظم	یا ذو الوجه المیمون
یا واسع اللطف والکرم	یا صالح الاحوال
یا کنز الحقائق	یا صادق الاقوال
یا معدن الدقائق	یا راحم الناس
یا واسط السلک والسلوک	یا مذهب الباس
یا صاحب الملک والملوک	یا مفتح الکنوز
یا شمس الشموس	یا معدن الرموز
یا زهرة النفوس	یا کعبة الواصلین
یا هاوی النسیم	یا وسیلة الطالبین
یا محی الرمیم	یا قوة الضعفاء

يا ملجأ الغرباء
يا طراز الاولياء
يا امام المتقين
يا عضد الفقراء
يا صفوة العابدين
يا ذا الاحوال العظيمة
يا قوى الاركان
يا ذا الاوصاف الرحيمة
يا حبيب الرحمن
يا امام الائمة
يا مجلى الكلام القديم
يا كاشف الغمة
يا شفاء اسقام السقيم
يا فاتح المشكلات
يااتقى الاتقياء
يا مقبول رب الجنات
يا نار الله الموقدة
يا جليس الرحمان
يا حياة الافئدة
يا مشهورا من الجيلان
يا شيخ الكل
يا قطب الاقطاب
يا دليل السبل
يا فرد الاحباب
يا نقيب المحبوبين
يا سيدى
يا مقصود السالكين
يا سندى
يا فاتح المغلقات
يا مولانى
يا كافى المهمات
يا قوتى
يا سيد السادات
يا غوثى
يا منبع السعادات
يا غياثى
يا بحر الشريعة
يا عونى
ياسلطان الطريقة
يا راحتى
يا برهان الحقيقة
يا قاضى حاجاتى
يا ترجمان المعرفة
يا فارج كربتى
يا كاشف الاسرار
يا ضيائى

یا رجائی	یا مبصر العرش بعلمه
یا شفائی	یا صاحب الهمة والشجاعة
یا نور السرائر	یا قطب المشرق و المغرب
یا صاحب القدرة	یا قطب البر و البحر
یا واهب العظمة	یا قطب الملائکة والانس والجن
یا کعبة الابرار	یا بالغ الغرب والشرق بخطوة
یا مالک الزمان	یا صاحب الجود والکرم
یا امان المکان	یا سر الاسرار
یا من یقیم بامر الله	یا قطب السموات والارضین
یا وارث کتاب الله	یا شاهدا الاکوان بنظرة
یا وارث رسول الله	یا شیخ کل قطب و غوث

یا صاحب الاخلاق الحسنة والهمم

یا من ظهر سرة فی الدنیاوالاخرة

یا من یبلغ لمریده عند الاستغاثة ولو کان فی المشرق

یا قطب العرش والکرسی واللوح والقلم

یا حضرت الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سره و نور ضریحه

فرسک مسروج وسیفک مسلول و رمحک منصوب وقوسک
موتور وسهمک صائب ور کابک عال

یا صاحب التصرف فی الدنیا و فی قبره الشریف باذن الله

یا صاحب القدم العالی علی رقبة کل ولی الله

یا غوث الاعظم المثنی فی کل احوالی وانصرنی فی کل امالی
وتقبلنی فی طریقک بحرمة جدک محمد صلی الله علیه وآله
وسلم و بشفاعته وروحه و سره

صومعه سرا
گیلان معلی (ایران)

جمهوری اسلامی ایران
بقعه متبرکه سیده نساء
صومعه سرا
اداره اوقاف شهرستان صومعه سرا

یا هو
۱۳۶۷
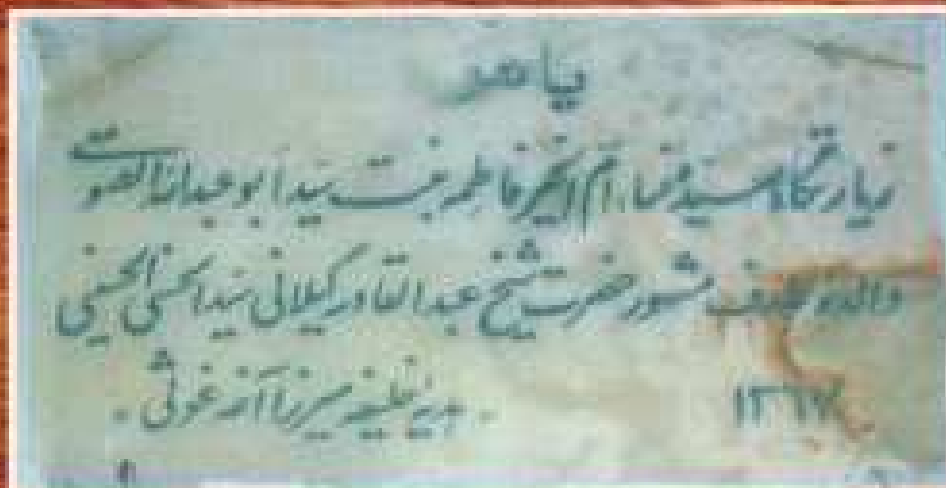
عمارت جس میں سرکار غوث اعظمؓ کی والدہ ماجدہ کا مزار پرانوار ہے۔

مزارِ مبارک والدہ محترمہ سرکارِ غوثِ اعظمؓ سیدۃ فاطمہ ام الخیرؓ

مزارِ پرانوار سیدۃ فاطمہ ام الخیرؒ

بارگاہِ سیدۃ فاطمہ ام الخیرؒ میں چادر کا نذرانہ

صومعه سرا
گیلان معلی (ایران)

مزار مبارک اور محفل نعت خوانی

سرکار غوث اعظم نظر کرم خدا را
میرا خالی کاسہ بھر دے اے سخی تیرا دوارہ

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
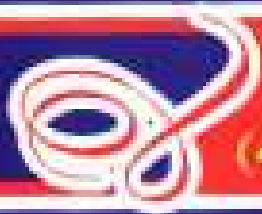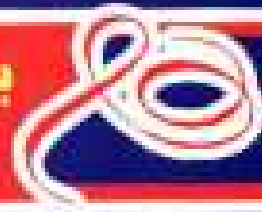
درگاہ غوثیہ کا مرکزی دروازہ

درگاہ شریف کا اندرونی دروازہ و مزار مبارک سامنے نظر آرہا ہے

تیری ذات ہے بے شک لاثانی یا غوث الاعظم جیلانیؒ
کرو دور میری یہ حیرانی، یا غوث الاعظم جیلانیؒ

مزارِ پُرانوار شہبازِ لامکانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

مزارپُرانوار پر چادروں کا نذرانہ

مسجد غوثیہ میں عرس غوث اعظم کی تقریبات (تصویر 97)

مصنف کتاب ہذا کو بھی ان تقریبات میں شرکت کا موقع ملا۔
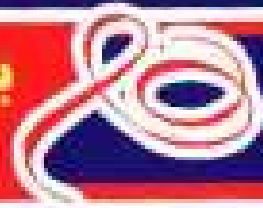
مصنف کتاب ہذا سجادہ نشین السید احمد ظفر الگیلانی کو اپنی تصانیف پیش کر رہے ہیں۔

سجادہ نشین السید عبدالرحمٰن گیلانی سے ملاقات کا منظر (تصویر 97)

مصنف کتاب ہذا درگاہ غوثیہ کے خطیب کو تصانیف پیش کر رہے ہیں۔

افتخار احمد حافظ "قادریہ لائبریری" کیلئے تصانیف پیش کرنے کے بعد لائبریرین نوری محمد صبری المفتی کے ہمراہ

لنگرِ غوثیہ کے مناظر
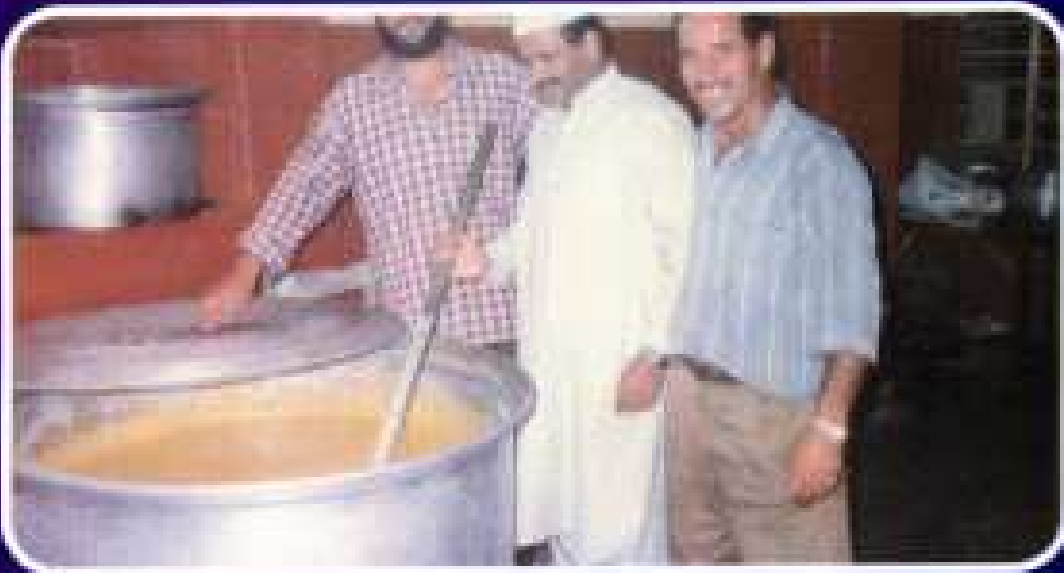
دیوانِ حضوری
(سوہاوہ)

سرکارِ غوثِ اعظمؒ کے چند تبرکات

سدرہ شریف

سرکار غوث اعظمؓ کا جبہ مبارک

سرکار غوث اعظمؓ کے گلے مبارک کا رومال

سرکار غوث اعظمؓ کی دستار مبارک

سیدنا عبدالرزاق الگیلانیؒ کا کلاہ مبارک

سید محمد انور گیلانی افتخار احمد قادری کو غوث پاکؒ کے جبہ مبارک کی زیارت کروا رہے ہیں۔

مرتب کتاب ہذا نے حضور شہنشاہِ بغداد کے رومال مبارک کو اٹھانے کا شرف حاصل کیا۔

باب پنجم

تصانیف وادبی آثار سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

اقتباس از رسالہ غوث الاعظمؒ

اقتباس از الفتح الربانی والفیض الرحمانی

اقتباس از مکتوبات غوثیہ

اقتباس از ملفوظات غوثیہ

تصانیف و ادبی آثار سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے چالیس سال تدریس و وعظ فرمایا۔ آپ کی حیات مبارکہ تجربات اور معارف سے پر نظر آتی ہے جس کو آپ نے اپنی تالیفات میں سمو دیا ہے ذیل میں آپ کی چند تصانیف کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں یہ تمام معلومات مختلف عربی مقالہ جات اور مستند عربی کتب سے حاصل کی ہیں۔

﴿۱﴾ کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق

یہ کتاب "**غنیۃ الطالبین**" کے نام سے مشہور ہوئی۔ مگر خود مولف نے کتاب کے دیباچہ میں اس کا نام "**الغنیۃ لطالبی طریق الحق**" تحریر فرمایا ہے۔ یہ کتاب حنبلی فقہ پر ایک مفصل کتاب ہے۔ اس کے مختلف ابواب ہیں۔ بعض اہل علم حضرات اس کی چند عبارات کو حضرت شیخ کی عبارت تسلیم نہیں کرتے۔ خیال ہے کہ بعض معاندین نے انہیں اپنی طرف سے شامل کیا ہے۔ اس میں زیادہ تر شرعی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔

﴿۲﴾ فتوح الغیب

یہ کتاب 78 مقالات پر مشتمل ہے۔ استنبول سے 1281 ہجری میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب علم تصوف اور معرفت میں انتہائی پایہ کی کتاب ہے۔ ہر ایک مقالہ معرفت و حقیقت کے جواہرات کی کان ہے۔ اس کا فارسی ترجمہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ ان تمام مقالات کو آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے شیخ شرف الدین عیسیٰ نے جمع کیا ہے۔

﴿۳﴾ الفتح الربانی والفیض الرحمانی

یہ کتاب حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کے 62 مجالس پر مشتمل ہے یہ آپ رضی اللہ عنہ کے ارشادات و مواعظ کا ملخص ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ ان مجالس کو شیخ عفیف الدین بن المبارک نے جمع کیا ہے۔ اردو کے علاوہ اس کتاب کے کئی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔

﴿4﴾ جلاء الخاطر فی الباطن و الظاهر

کتاب مذکورہ کا قلمی نسخہ بغداد شریف "دار صدام للمخطوطات" میں موجود ہے۔اس میں بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی علمی مجالس کو لکھا گیا ہے۔

﴿5﴾ حزب الابتهال

یہ کتاب دعاؤں پر مشتمل نادر شاہکار ہے۔اس کا قلمی نسخہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مدرسہ قادریہ کی لائبریری میں موجود ہے۔

﴿6﴾ سر الاسرار و مظاهر الانوار فیما یحتاج الیه الابرار

تصوف کے موضوع پر ایک بے مثل کتاب ہے۔اس کا ایک قلمی نسخہ "قادریہ لائبریری" بغداد شریف اور ایک نسخہ "مکتبہ دار صدام" میں بھی موجود ہے۔

﴿7﴾ الفیوضات الربانیه فی المآثر والاوراد القادریه

اس کتاب کا قلمی نسخہ "قادریہ لائبریری" بغداد میں موجود ہے۔

﴿8﴾ ملفوظ الشیخ الربانی

﴿9﴾ فتح البشائر

﴿10﴾ الکبریت الاحمر فی الصلاۃ علی النبی صلی الله علیه وآله وسلم

﴿11﴾ فیوضات العارف الربانی

﴿12﴾ الخیرات فی فضائل النبی صلی الله علیه وآله وسلم

﴿13﴾ معراج لطیف المعانی

﴿14﴾ یواقیت الحکم

﴿15﴾ الرسالہ الغوثیة

﴿16﴾ المواهب الرحمانیه

﴿۱۷﴾ تفسیر القرآن الکریم

اس کا قلمی نسخہ طرابلس (شام) میں الشیخ رشید کرامۃ کی لائبریری میں موجود ہے۔

﴿۱۸﴾ قصائد غوثیہ

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے بے شمار قصائد مبارکہ ہیں۔ زیر نظر کتاب کے ایک حصہ میں 11 عدد قصائد شامل کئے گئے ہیں۔

﴿۱۹﴾ المکتوبات

یہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے خطوط کا مجموعہ ہے۔

﴿۲۰﴾ کیمیا ، السعادۃ

درود پاک کے مختلف صیغوں پر مشتمل یہ قلمی نسخہ برطانیہ کی کیمبرج یونیورسٹی میں موجود ہے اور اس کی فوٹو کاپی ''قادریہ لائبریری'' بغداد شریف میں حوالہ نمبر 666 کے تحت موجود ہے۔

﴿۲۱﴾ دیوان غوث اعظم رضی اللہ عنہ

یہ دیوان عشق و رموز کا نادر شاہکار ہے۔ جو فارسی زبان میں ''دیوان محی الدین'' کے نام سے مشہور ہوا۔ لکھنؤ اور لاہور سے کئی دفعہ چھپ چکا ہے۔

﴿۲۲﴾ چہل کاف

چہل کاف (۴۰ کاف) سے مراد وہ تین اشعار ہیں جو سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مناجات کے طور پر اپنے قلب اطہر سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمائے۔ عاملین حضرات میں چہل کاف کا وظیفہ بہت معروف ہے۔ اور اسے ہر مشکل کے حل کیلئے بڑا اکسیر سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً

كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ لَكَكٍ

تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكُرِّ فِيْ كَبَدٍ

تَحْكِيْ مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكِ لَكِكٍ

كَفَامَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ

يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكِ

☆ تیرے پروردگار نے تیری بہت کفایت کی بہت سی مصیبتوں سے،
ان مصیبتوں سے ایسے حفاظت کی، جیسے کہ کمین گاہ میں لشکر سے کوئی بچ جائے

☆ یہ مصیبت مشابہ ہے ایسی جماعت سے، جو ہتھیار سے لیس ہو یا تیز و بردار ہو
جیسے کہ مضبوط جوان گوشت سے بھرا ہوا اونٹ

☆ پروردگار کفایت کرے اس چیز کی جو میرے ساتھ ہے میرے علم کے مطابق، تمام رنج
اور مصیبتوں سے
اے ستارے تو ثبات اور بقائے روشنی میں آسمانی ستارے کی طرح ہے۔

﴿۲۳﴾ اسبوع شریف

یہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اوراد میں سے ہے۔ اور سات دنوں کے الگ الگ اوراد کا مجموعہ ہے۔ ان اوراد کے بے شمار فیوض و برکات ہیں۔ ان کے پڑھنے سے انشاء اللہ دینی، دنیاوی اور اخروی فیوضات حاصل ہوں گے۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مذکورہ تصانیف ، میں سے چند تصانیف

سے برکت کیلئے اقتباسات پیش ہیں۔

رسالہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

حضور غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی گراں قدر تصانیف میں ایک رسالہ جو "**رسالة غوث الاعظم**" کے نام سے معروف و مشہور رہا۔ اس کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ گو کہ یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے لیکن اپنے اندر ایک جہان سمیٹے ہوئے ہے۔ رسالہ مذکورہ چھوٹے چھوٹے مقالات پر مشتمل ہے جن کی تعداد 65 ہے۔ یہ دراصل وہ الہامات ہیں جو وقتاً فوقتاً آپ رضی اللہ عنہ کے قلب مبارک پر وارد ہوتے۔ اس رسالے کا انداز بیان بھی مخاطبت کا ہے۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جو خطاب ہوتا ہے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اس کو قال لی (یعنی مجھ سے فرمایا) کہہ کر بیان فرماتے ہیں۔ اکثر خطاب باری تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ لیکن اس رسالہ میں کہیں کہیں ایسا بھی ہے کہ آپ سوال کرتے ہیں اور رب تعالیٰ کی طرف سے جواب عنایت ہوتا ہے۔

رسالہ مذکورہ سے ہر زمانہ میں اکابر اور اہل سلوک مستفید ہوتے رہے۔ بہت سے بزرگوں نے اپنی تصانیف میں اس سے اقتباس کیا۔ اس رسالے پر عربی اور فارسی میں بے شمار شرحیں لکھی جا چکی ہیں۔ جن کے اردو تراجم بھی موجود ہیں۔

☆☆☆☆☆

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اَلْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰهِ ، وَالْمُسْتَانِسُ بِاللّٰهِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا غوث اعظم تم غیر اللہ سے متوحش (دور) رہو اور اللہ سے مانوس ہو۔

☆☆☆☆☆

یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ قُلْ لِاَصْحَابِکَ مَنْ اَرَادَ مِنْکُمْ صُحْبَتِیْ فَعَلَیْهِ بِاخْتِیَارِ الْفَقْرِ

فَاِذَا تَمَّ فَقْرُهُمْ فَلَا هُمْ اِلَّا اَنَا

اے غوث اعظم اپنے دوستوں سے کہہ دو کہ جو کوئی مجھ سے ملنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ فقر اختیار کرے اور جب ان کا فقر پورا ہو جائے تو پھر نہیں رہتے وہ بجز میرے۔

☆☆☆☆☆

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ مَا ظَهَرْتُ فِیْ شَیْءٍ کَظُهُوْرِیْ فِی الْاِنْسَانِ

خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ اے غوث الاعظم میں نے کسی چیز میں اس طرح ظہور نہیں کیا جیسا کہ خود کو انسان میں ظاہر کیا۔ تمام چیزیں میری ذات کا آئینہ ہیں۔ انسان اس کا بھید ہے۔

☆☆☆☆☆

یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ

اے غوث اعظم انسان میرا پوشیدہ اور چھپا ہوا بھید ہے اور اسی طرح میں انسان کا بھید ہوں۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ میں کسی جگہ نہیں ہوں اور ہر جگہ موجود ہوں۔ یعنی میرے لئے جگہ نہیں، انسان میرا آئینہ ہے اور میں انسان کا آئینہ ہوں۔ ﴿عَرَفَ مَنْ نَظَرَ﴾ جس نے دیکھا پہچانا۔

☆☆☆☆☆

قَالَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ رَاَیْتُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی فَسَاَلْتُ یَا رَبِّ مَا مَعْنَی الْعِشْقِ فَقَالَ عِشْقٌ بِیْ وَ قِ قَلْبَکَ عَنْ سِوَایَ

فرمایا غوث اعظم نے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے میرے رب عشق کے کیا معنی ہیں جواب عطا فرمایا کہ میرے ساتھ ہو رہو اور اپنے دل کو میرے غیر سے بچا۔

(اس مضمون کو حضرت مولانا روم ﷫ نے مثنوی معنوی کے دفتر دوم کے دیباچہ میں اس طرح واضح کیا ہے) "پرسید یکی که عاشقی چیست گفتم که چوما شوی بدانی"

گر عشق نبودی بخدا کس نه رسیدی

پس ذوقِ محبت بجهان کس نه چشیدی

گر عشق نہ ہو جائے نہ کوئی بھی خدا تک
اور ذائقہ حب جب نہ کبھی کوئی چکھا ہو
جو بھی عاشق ہو وہ پائے وصل کو
عشق کے اندر عجیب کچھ بھید ہے

ایک اور سوختہ جان نے اس طرح عشق کی تشریح کی

عشق آتش است، پیر و جوان خبر کنند
من بے خبر شدم دیگراں خبر کنند

(کہ عشق آگ ہے ہر چھوٹے بڑے کو اس کی اطلاع کرو کیونکہ میں تو اس کی وجہ سے بے خبر ہو چکا ہوں لیکن دوسروں کو اس کی اطلاع کرو۔)

بلبل شیراز حضرت حافظ شمس الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکل ھا

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق پہلے پہل آسان معلوم ہوتا ہے لیکن بعد میں اس کی مشکلات کا پتہ چلتا ہے۔ خدا سے عشق ومحبت کرنے والا پھر خلق سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ثُمَّ سَأَلْتُ يَا رَبِّ هَلْ لَكَ اَكْلٌ " وَ شُرْبٌ "، قَالَ لِيْ يَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اَكْلُ الْفَقِيْرِ وَشُرْبُهُ اَكْلِيْ وَ شُرْبِيْ

پھر میں نے سوال کیا کہ اے رب کیا آپ کیلئے کھانا پینا بھی ہے تو مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم کہ فقیر کا کھانا اور اس کا پینا میرا کھانا اور میرا پینا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "الفقر فخری" فقیری میرے لئے فخر ہے۔ اے دوست سوائے خدا کے سب لوگ فقیر ہیں۔ جیسا کہ خود خداوند تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے

''اے لوگو تم سب اللہ کی طرف محتاج ہو۔ اللہ ہی غنی ہے۔ وہی تعریف والا ہے۔''

☆☆☆☆☆

قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمُ لَوْ عَلِمَ الْاِنْسَانِ مَا کَانَ لَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ مَا تَمَنّٰی الْحَیَاةَ فِی الدُّنْیَا وَیَقُوْلُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ کُلِّ لَمْحَةٍ وَلَحْظَةٍ یَا رَبِّ اَمِتْنِیْ

مجھ سے فرمایا کہ اے غوث الاعظم کہ اگر انسان جان لے کہ اس کیلئے موت کے بعد کیا ہے تو اس دنیا کی زندگی کی آرزو نہ کرے اور ہر گھڑی ہر وقت یہی کہے کہ اے خدا مجھے موت عطا کر۔ یعنی موت ایک پل ہے جو فنا کے بعد دوست کو دوست تک پہنچاتا ہے۔ تو وہ بقا میں فنا ہو جانا کیوں نہ چاہے گا کیونکہ جو اپنی زندگی کی آرزو کرتا ہے وہ ہرگز خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔

مرتے ہیں تیرے عشق میں عشاق کچھ ایسے
جس جا ملک الموت کا ممکن نہ گزر ہو

یعنی جو کوئی موت کے بعد والے معاملے کو جان لے تو وہ زندگی کی آرزو کیوں کرے۔

☆☆☆☆☆

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمُ لَیْسَ الْفَقِیْرُ عِنْدِیْ لَیْسَ لَهٗ شَیْءٌ'' بَلِ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَهٗ اَمْرٌ'' فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اِذَا قَالَ لِشَیْءٍ کُنْ فَیَکُوْنُ

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم! میرے نزدیک فقیر وہ نہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو بلکہ فقیر وہ ہے جس کیلئے ہر چیز میں حکم ہو۔ کہ جب وہ کسی چیز کو کہے کہ ''ہو جا'' تو وہ ''ہو جائے''

الفتح الربانی والفیض الرحمانی

﴿پہلی مجلس﴾

بروز اتوار 3 شوال 545 ہجری کو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی پر کیف مجلس میں جو ارشادات فرمائے ان میں سے مختصراً چند کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

کہ صبر کرنے والوں کو بغیر کسی حساب وکتاب کے اجر عطا کیا جائے گا

جو لوگ خداوند تعالیٰ کیلئے تکالیف برداشت کرتے ہیں تو خدا پر ان کی تکالیف پوشیدہ نہیں ہیں۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اپنا پہلے اپنے حالات درست کرو پھر دوسروں کی طرف توجہ دو۔ بلکہ دوسروں کو وعظ ونصیحت سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرو۔ کیونکہ تم میں ابھی بہت سے عیب باقی ہیں کہ جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ افسوس ہے کہ تم زبان سے پرہیزگاری کا دم بھرتے ہو جبکہ دل گناہگار ہے۔ زبانی شکریہ ادا کرتے ہو جبکہ دل ناشکر گزار ہے۔

پھر فرمایا بیٹا! تقدیر کے پرنالے کے نیچے صبر کا تکیہ لگا کر راضی برضا کا ہار گلے میں پہن کر کشائش کے انتظار میں عبادت گزار ہو کر میٹھی نیند سے سو رہو۔ جب تم ایسا کرو گے تو تقدیر کا مالک اپنے فضل واحسان سے تم پر ایسی نعمتیں نازل کرے گا کہ جن کی تم اچھی طرح طلب اور تمنا بھی نہیں کر سکتے۔

پھر فرمایا کہ بندے کی اصلی حالت اس کی آزمائش کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مصیبت یا پریشانی آئے اور تم ثابت قدم رہے۔ تم تو محب ہو اور ڈگمگا گئے تو پھر سارا کیا کرایا ختم۔

پھر فرمایا ایک مرتبہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ مصائب فقر کو

باندھنے کیلئے ایک چادر تیار رکھو۔ ایک اور شخص نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتا ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم بلا کے واسطے چادر سلوا رکھو۔ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں بلا اور فقر کی برداشت لازمی ہے۔ اسی واسطے ایک عارف کامل نے بیان فرمایا ہے کہ محبت میں سب قسم کی مصیبتیں ہیں اگر تم دعویٰ محبت نہ کرو تو بچے رہو ورنہ تو ہر شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دم بھرنے لگے گا۔

پھر فرمایا! اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔

﴿چوتھی مجلس﴾

بروز اتوار 10 شوال 545 ھجری سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی مبارک و پرکیف مجلس میں جو بیان فرمایا اس کا مختصر اً تذکرہ کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من فتح له باب من الخير فليستبشره فانه لا يدرى متى يغلق عنه

کہ جس شخص کیلئے بھلائی یا خیر کا دروازہ کھولا جائے تو اس کیلئے بشارت اور خوشی کا مقام ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کو کب بند کر دیا جائے گا۔

اے قوم! غنیمت سمجھو کہ جب تک دروازہ حیات تم پر کھلا ہے عنقریب بند ہو جانے والا ہے نیکی کے کاموں پر جب تک قادر ہو غنیمت سمجھو، دروازہ توبہ کو غنیمت سمجھو جب تک کھلا ہے اس میں داخل ہونے کی کوشش کرو۔

پھر فرمایا! بروں کی صحبت تمہیں نیکوں سے بدگمان کر دے گی۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کے سایہ کے نیچے چل کر نجات حاصل کرو۔

اپنی حالت کو ہمیشہ پوشیدہ رکھو یہاں تک کہ کامل بن کر تیرا قلب رب کو واصل ہو جائے۔ لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا جوانمردی کی شان ہے۔

پھر فرمایا! کہ میں تمہارے لئے راضی برضا کے سوا اور کوئی دوا نہیں دیکھتا ہوں۔ غیر اللہ کے پاس گلہ اور شکایت نہ کرو کیونکہ اس سے تم پر اور بلا (مصیبت) بڑھے گی بلکہ خاموش رہو اس کے سامنے ثابت قدم رہو اور دیکھو کہ وہ تمہارے ساتھ اور تمہارے درمیان کیا کرتا ہے۔

ساتویں مجلس

بروز اتوار 17 شوال 545 ھجری کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے قوم صبر کرو کیونکہ دنیا کی زندگی مصیبتوں سے پر ہے کوئی بچا تو بچا مگر بہت کم، دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں مگر اس کے پہلو میں عذاب ہے، کوئی خوشی نہیں مگر اس کے ساتھ رنج ہے، کوئی فراخی نہیں مگر اس کے ساتھ تنگی ہے۔ بنیادی زندگی کے فوائد شریعت کے دائرے میں رہ کر حاصل کرو اس طرح دنیاوی لذائذ سے جو مرض پیدا ہو اس کا شریعت ہی علاج ہے۔

پھر فرمایا اے قوم اور تمہاری حالت بدلتا ہے تا کہ دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو۔ ثابت قدم رہتے ہو یا شکست کھاتے ہو، آیا تصدیق کرتے ہو یا جھٹلاتے ہو، جو خداوند تعالیٰ کی قضاء اس پر راضی نہیں، خدا بھی اس سے راضی نہیں۔ جو خود نہ دے، اس کو بھی نہ دیا جائے گا۔ جو کسی کی زیارت نہ کرے، اس کے پاس بھی کوئی سوار ہو کر نہ آئے گا۔

سترھویں مجلس

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رزق کا فکر نہ کرو کیونکہ اس کو تم سے بھی زیادہ تمہاری طلب ہے۔ آج روزی ملے تو کل کا فکر نہ کرو تمہیں علم نہیں ہے کہ کل کا دن آئے بھی یا نہ آئے۔ لہٰذا آج سے کام رکھو اگر تم اللہ کو پہچانتے تو رزق کی طلب چھوڑ کر اس کے ساتھ مشغول ہو جاتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بکریاں چراتے تھے تو آپ علیہ السلام کی زبان میں لکنت اور اٹکاؤ تھا اور جب اللہ تعالیٰ آپ کو اصلاح خلق کیلئے مخلوق کی طرف واپس لائے تو آپ علیہ السلام کے قلب مبارک پر الہام فرمایا، آپ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی

واحلل عقدة من لسانی یفقهو اقولی

میری زبان سے گرہ کھول دے تا کہ وہ میری بات سمجھیں

گویا کہ آپ ﷺ نے اس طرح عرض کی جب میں جنگل میں بکریوں کے گلہ میں تھا تو مجھے زبان کی اس حالت میں حاجت نہ تھی اب چونکہ میرا کام مخلوق کے ساتھ اور ان سے بات چیت کرنے کا ہے ۔لہٰذا اے رب العالمین میری زبان سے لکنت دور کر کے میری مدد کر۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے لکنت دور کر دی۔

فرمایا بیٹا! عمل پر غرور نہ کر کیونکہ اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے۔ تم پر لازم ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے خاتمہ بالخیر کا سوال کرو اور جو اس کے نزدیک محبوب اعمال ہیں اس پر جان قبض ہو۔

﴿بائیسویں مجلس﴾

آخر ذی القعدہ 545 کو کسی شخص نے سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا؟ کہ میں اپنے دل سے دنیا کی محبت کیسے نکالوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ تم دیکھو کہ دنیا، دنیا داروں اور ان کی اولاد کے ساتھ کیا الٹ پلٹ کرتی ہے۔ ان کے ساتھ کن کن حیلوں بہانوں سے کھیل تماشا کرتی ہے۔ کس طرح ان کو اپنے پیچھے دوڑاتی ہے اور پھر درجہ بدرجہ ترقی دے کر دوسروں سے آگے بڑھاتی ہے، ان پر اپنے خزانے اور عجائبات ظاہر کرتی ہے۔ اس حال میں کہ وہ اپنے مرتبے اور جاہ و جلال اور خوشی کی زندگی اور حصول خدمت پر اپنی خوشی مناتے ہیں کہ اچانک ان کو آ کر پکڑ لیتی ہے۔ پھر قید کرتی ہے دھوکا دیتی ہے اور ان کو اس بلندی سے سروں کے بل دے مارتی ہے بلکہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے اور ریزے ریزے کر کے جان سے مار ڈالتی ہے اور ساتھ خود کھڑے ہو کر ہنستی ہے۔ یہ ہے اس دنیا کا فعل۔ بہت سے بادشاہوں، شہنشاہوں اور امراء کے ساتھ روز ازل سے روز قیامت تک ان کو اسی طرح بلند کرتی اور گراتی رہے گی۔ آگے بڑھائے گی پھر پیچھے دھکیلے گی قریب ہوگی اور پھر ذبح کرے گی۔ ایسے بہت کم لوگ ہیں جو اس کے فتنے سے محفوظ رہے اس کی بدی سے وہی شخص بچتا ہے جو اس کو پہچان کر اس سے اور اس کے حیلوں سے دور بھاگے۔

اے سائل! اگر تم دل کی آنکھوں سے اس کے عیب دیکھو تو تم اس کو دل سے نکال سکتے ہو اور اگر سر کی آنکھوں سے دیکھو تو اس کے عیبوں سے چشم پوشی کر کے اس کی زینت میں مشغول ہو جاؤ گے اور پھر اس سے کنارہ کشی اور دل سے نکالنے پر قادر نہ ہو سکو گے تمہیں قتل بھی کرے گی جیسا کہ اس نے دوسروں کو بھی قتل کیا ہے۔

انچاسویں مجلس

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے حکایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی سوالی آیا اس نے کسی کھانے کی چیز کا سوال کیا آپ کے پاس دس انڈوں کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی آپ نے خادم کو حکم دیا کہ وہ سائل کو دے دے۔ خادم نے نو انڈے سائل کو دے دیے اور ایک انڈہ چھپالیا جب غروب آفتاب کا وقت ہوا تو کسی شخص نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ خود باہر نکلے دروازے پر کھڑے شخص نے کہا کہ مجھ سے یہ ٹوکری لے لو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے ٹوکری لے لی اس میں انڈے تھے جب شمار کیے تو نوے انڈے نکلے۔ آپ نے خادم سے فرمایا کہ تو نے صبح سائل کو کتنے انڈے دیئے تھے تو اس نے عرض کی میں نے سائل کو نو انڈے دیے اور ایک میں نے سب کا روزہ افطار کرنے کیلئے رکھ لیا تھا جس پر آپ نے فرمایا کہ تو نے دس انڈوں کا تاوان ڈالا۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کا اپنے رب کے ساتھ اس طرح کا معاملہ تھا۔ ان کو کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں جو کچھ وارد ہے اس پر ایمان و تصدیق تھی۔ انہوں نے اپنے رب کے ساتھ معاملہ کیا اور اپنے معاملہ میں نفع اٹھایا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

من لم یرضی بقضائی ولم یصبر علی بلائی فلیتخذ الھاً سوای

جو شخص میری قضاء پر راضی نہیں اور میری بلا پر صابر نہیں ہے اس کو چاہیے میرے سوا کوئی اور معبود بنائے۔

﴿باسٹھویں مجلس﴾

29 رجب 546ھجری کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا کے سانپ سے بھاگ اور اس سے اعراض کر، یہاں تک کہ تجھے اس کے پکڑنے کا منتر آجائے اور اس کی داڑھیں اکھیڑ کر زہر نکال دے۔ اللہ تجھے اپنے قریب کرے اور اس کے پکڑنے کی ترکیب بتا دے، اس کو تیرے سپرد کر دے اور جو اس میں اذیت باقی رہے اس سے بچے اور وہ تجھے ڈسنے پر قادر نہ ہو سکے۔

دنیا سے اپنا نصیب بغیر ضرر اور کدورت کے حاصل کرو۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

مکتوبات

یہ تصنیف فارسی زبان میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ جو تصوف اور عرفان کے خزانوں سے لبریز ہے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ دو زبانوں (فارسی، عربی) میں کلام فرمایا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو **ذو البیانتین اور ذو اللسانین** بھی کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے صرف دو مکاتیب کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

﴿مکتوب نمبر 1﴾

اے عزیز! کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیاوی زندگی پر راضی ہو بیٹھے ہو اور تمہیں نہیں معلوم کہ جو شخص دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں اندھا رہے گا اور کیا تجھے حساب کے قریب آ جانے کی خبر نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا کہ جو زمانے کی کھیتی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ ہی دیتے ہیں لیکن آخرت میں اسے کچھ نہیں ملتا۔ آخر تو کب تک غفلت کے جنگلوں میں بھٹکتا رہے گا۔ اب تجھے چاہئے کہ تو یہ اختیار کر لے اللہ کی طرف، جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ مہربان ذات اپنے بندوں کی توبہ کو قبول اور ان کی برائیوں کو معاف کرتی ہے تا کہ ذات باری کے نفیس راز تجھ پر منکشف ہوں اور عنایت الٰہی کا قاصد تیرے لئے اس کی محبت کی خوشخبری لائے۔ بے شک ایسی حالت میں بندوں کو خوف اور ڈر سے بری کر دیا جاتا ہے۔

﴿مکتوب نمبر 2﴾

اے عزیز! خواہشات کی پیروی راہ خدا سے گمراہ کر دیتی ہے اور ایسے شخص کی ہم نشینی اختیار نہ کر جس کا دل یاد الٰہی سے غافل ہو۔ جو لوگ ذکر الٰہی سے غافل ہیں ان کے دل سخت ہو چکے ہیں۔ تو ان سخت دلوں کی صحبت سے ہاتھ اٹھا لے۔

قیامت کے آنے سے پہلے پہلے وقت ہے کہ اپنے دل میں خشیت الٰہی پیدا کر لو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم شیطان کے دھوکے میں آ جاؤ کیونکہ کسی کو بھی یوں ہی نہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں جنہیں خرید و فروخت بھی ذکر الٰہی سے باز نہیں رکھتی ایسے لوگوں کی جستجو کر اور سب کچھ چھوڑ کر کعبہ مقصود کی طرف سر کے بل چل۔

سب کچھ اللہ پر چھوڑ کر بتوں کے ساتھ ہو جا۔ دنیا کی پستی سے بلند ہو جا جس کی زینت میں اولاد جیسی چیز بھی مہلک آزمائش ہے۔ بے شک یہ تیرے لئے نصیحت ہے۔ جب تو عجز و انکساری سے بارگاہ الٰہی میں سیدھی راہ دکھانے کی درخواست کرتا ہے تو تیری شنوائی ہوتی ہے۔ بے شک اللہ کے دوستوں کو ڈر اور غم سے آزاد کر دیا جاتا ہے اور انہیں فتح و نصرت سے نوازا جاتا ہے۔

وہ اپنی راہ میں کوشش کرنے والوں کو ان کی محنت کے معاوضے سے نوازتا ہے اور اس کے منادی کرنے والے تجلی الٰہی کی خبر دیتے ہیں، بے شک آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں لیکن وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے۔

ملفوظات غوثیہ

حضور غوث پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ملفوظات مبارک دلوں کو نور کی روشنی سے منور فرماتے ہیں اور ان پر عمل کرنے سے دنیا اور آخرت سنور جاتی ہے۔ برکت کیلئے چند ملفوظات مبارک کا ذکر کرتے ہیں۔

☆ جس عمل میں تجھ کو حلاوت نہ آئے تو یہ سمجھ کر تو نے یہ کام کیا ہی نہیں۔

☆ دنیادار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔

☆ اپنے دل کو صرف خدا کیلئے خالی رکھو اور اعضاء کے ساتھ بال بچوں کیلئے معاش میں مصروف رہو یہ بھی تعمیل حکم ہے۔

☆ موت کی یاد رکھنا نفس کی تمام برائیوں کی دوا ہے۔

☆ اے عمل کرنے والے اخلاص حاصل کرورنہ فضول مشقت مت اٹھا۔

☆ کوشش تو کر، مدد کرنا اللہ کا کام ہے۔

☆ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے خداوند تعالیٰ اس کے علم کو وسیع کرتا ہے۔ اور علم لدنی جو اسے حاصل نہیں ہوتا عطا کرتا ہے۔

☆ تصوف یہ ہے کہ صوفی دنیا سے قطع تعلق کر کے مخلوق خدا کی خدمت کرے۔

☆ مشائخ کی صحبت دنیا کیلئے نہیں بلکہ آخرت کیلئے کی جاتی ہے۔

☆ دنیا ایک محدود وقت تک ہے اور آخرت غیر محدود مدت تک۔

☆ دنیا ایک بازار ہے جو عنقریب بند ہو جائے گا۔

☆ تم نفس کی خواہش پوری کرنے میں لگے ہو اور وہ تمہیں برباد کرنے میں مصروف ہے۔

☆ جب تک نفس اصحاب کہف کے کتے کی طرح رضا کے دروازے پر نہ بیٹھ جائے اس وقت تک دل میں صفائی پیدا نہیں ہو سکتی۔

☆ پانچ وقت نماز کی پابندی کرو اور اپنی ہر نماز اس طرح ادا کرو کہ گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔

☆ جو آدمی بیداری کی بجائے نیند کو اختیار کرتا ہے وہ نہایت ناقص اور ادنیٰ چیز کو پسند کر رہا ہے، چونکہ نیند موت کی بہن ہے اس لئے گویا وہ شخص اپنی ضرورتوں اور مصلحتوں میں موت اور غفلت کا خواہش مند ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نیند سے ماورا ہے۔ کیونکہ وہ تمام نقائص سے پاک ہے ملائکہ بھی قرب خداوندی کے باعث نیند سے دور ہیں۔ یہی حال جنت کے باسیوں کا ہے۔

☆ سب سے اچھی زندگی دوسروں کے کام آتا ہے۔

☆ خوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔

☆ رزق حلال کھاؤ کہ اس سے دل میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔

☆ جس نے مصیبت پر صبر و تحمل سے کام نہ لیا، جس نے اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اس کا ایمان ناقص ہے۔

☆ دنیا کا نفع تو کچھ بھی نہیں سب دھوکا ہی دھوکا ہے۔

☆ صبر یہ ہے کہ بندہ مصیبت اور بلا میں ثابت قدم رہے اور صدق نیت اور خوش دلی سے احکام الٰہی کی تعمیل کرتا رہے۔

☆ فرائض کے بعد غریبوں اور مہمانوں کی ضیافت اور عام و خاص سب سے اچھے اخلاق سے پیش آنا سب سے بہتر کام ہے۔

☆ میانہ روی میں آدھی روزی اور حسن خلق میں آدھا دین ہے۔

باب ششم

قصائدِ غوثیہ سے متعلق ضروری وضاحت

قصائدِ غوثیہ (11-1)

قصائدِ غوثیہ

{} {} {} {} {} {}

قَدْ قَالَ لِیْ رَبُّ الْبَرِیَّۃِ لَا تَخَفْ
قُلْ مَا تَشَاءُ فَاَنْتَ مِنْ اَحْبَابِنَا

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے متعدد قصائد مبارکہ متفرق کتب میں موجود ہیں۔ ان میں "**الفیوضات الربانیه فی المآثر القادریه**" اور "**دیوانِ صغیر یا دیوان الجیلی**" اہم کتب ہیں۔ دیوانِ صغیر کا قلمی نسخہ حوالہ نمبر 999 کے تحت "**دار صدام للمخطوطات**" میں محفوظ ہے۔ اس میں ان قصائد کی تعداد 16 ہے۔ ہر قصیدہ 10 تا 53 اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ بھی دوسری کتب سوانح و مناقب غوثیہ میں بھی قصائد غوثیہ کا تذکرہ ملتا ہے۔

و قصائد اخری متفرقه فی کتب المناقب والتراجم.

و ربما کان بعضها منسوباً الیه

بعض حضرات کا خیال ہے کہ ان میں سے کچھ قصائد آپ رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس کی طرف منسوب ہیں۔ یہ تمام قصائد موضوع تصوف اور حب الٰہی سے لبریز نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان قصائد مبارکہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے عظیم الشان مقام و مرتبے سے بھی لوگوں کو مطلع فرمایا ہے۔ اور اپنے مریدین کی حوصلہ افزائی اور ہمت بھی بڑھائی ہے۔ اس ناچیز کی انتہائی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح یہ تمام قصائد میسر آجائیں تو ان کو یکجا کر کے شائع کر دیا جائے لیکن اب تک صرف گیارہ قصائد مل سکے ہیں۔ ان میں سے اکثر "**الفیوضات الربانیه**" اور باقی قصائد عربی کی دوسری کتب "**مطبوعه مصر**" سے اخذ کئے ہیں۔

بحمد اللہ اس ناچیز کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اس نے جنوری 2002ء میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے آٹھ عدد قصائد بنام "قصائد غوثیہ" اپنے احباب کے تعاون سے شائع کروا کر بلا ہدیہ تقسیم کئے۔ اس کار خیر پر مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، بغداد شریف، پاکستان کے طول و عرض سے سجادہ نشینان، اہل محبت و اہل علم حضرات نے شکریہ اور تہنیت کے عظیم کلمات سے اس ناچیز کو نوازا۔ امید ہے کہ انہی کلمات کی گواہی اس بندہ کے حق میں کام آجائے گی۔ صرف ایک پیغام جو بغداد شریف سے

درگاہ حضرت امام قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین کی طرف سے موصول ہوا اس کو برکت کیلئے درج کیا جاتا ہے۔

''وصلتنا کتبکم القیمہ المبارکہ بما فیھا من علوم کبیرۃ و قصائد مبارکہ ، أنی أشھد لک شھادۃ حق و أخلاص أنتَ خادم العلم و محب للحبیب المصطفیٰ ﷺ و لاھل بیتہ''

''آپ کی انتہائی قیمتی ،مبارک و جامع کتابیں اور قصائد مبارکہ (غوثیہ) موصول ہوئے جو علوم کا خزانہ ہیں۔ میں آپ کیلئے خلوص دل اور حق کے ساتھ یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ خادم علم اور حبیب مصطفیٰ ﷺ اور ان کی اہل بیت کے چاہنے والے ہیں۔''

میں ان تمام حضرات کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں اور ان کے درجات کی بلندی کیلئے دعا گو ہوں۔

اسی طرح چند احباب جو ان قصائد مبارکہ کی گہرائیوں میں غوطہ زن نہ ہو سکے اور صرف ظاہری معانی ہی ان کے پیش نظر رہے۔ انہوں نے بھی بندہ سے رابطہ کیا اور ان قصائد پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شاید کچھ اور لوگوں کے ذہنوں میں بھی اس قسم کے خیال آ سکتے ہوں تو سوچا کہ ان قصائد کے متعلق اپنے ناقص علم کے مطابق چند ضروری امور کی وضاحت کر دوں۔

☆ عربی زبان انتہائی فصیح ، بلیغ اور عمیق زبان ہے اس میں ایک لفظ کے کئی معانی ہوتے ہیں جیسے لفظ ''**الأب**'' عام طور پر والد کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن قرآن پاک میں بطور چچا بھی استعمال ہوا ہے۔ پھر ایک ہی چیز کے کئی کئی نام ہوتے ہیں۔ مثلاً شیر کیلئے **لیث ، سبع ، اسد**...... جھنڈے کیلئے **رآیہ ، علم ، لوا**...... ، اور تلوار کیلئے **سیف ، حسام ، اور حرب** بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح عربی زبان کے کچھ ظاہری معانی ہوتے ہیں اور کچھ باطنی معانی بھی ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک مرتبہ کسی شخص نے تاجدار گولڑہ شریف اعلیٰ حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک قول مبارک ہے

خضنا بحراً لم يقف على ساحله الانبياء

(ہم نے اس سمندر میں غوطے لگائے کہ جس کے ساحل پر انبیائے کرام نہ ٹھہر سکے)

اس قول سے تو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی انبیاء پر فضیلت آتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ یہاں بحر سے مراد شریعت محمدی ﷺ ہے چونکہ انبیاء کرام اپنی اپنی شریعت لے کر آئے اور اس پر عامل رہے۔ اس لئے ان سے شریعت محمدی ﷺ کا اتباع نہ ہو سکا۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اتباع نبوی ﷺ کی بدولت شریعت محمدی ﷺ پر عمل سے سرفراز ہوئے۔ اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا۔ پھر اس شخص نے کہا کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدی ﷺ پر عامل ہوں گے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا **لم يقف** (اس سے ماضی کی نفی مراد ہے نہ کے مستقبل کی)

(مہر منیر سوانح حیات حضرت سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۲۷)

☆ رئیس المکاشفین شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں کہ ہر زمانے میں ایک ولی اللہ ایسا ہوتا ہے جو قرآن پاک کی اس آیت

وهو القاهر فوق عباده

کے مطابق وہ ہر شے پر غالب اور متصرف ہوتا ہے۔ بغداد شریف میں ہمارے شیخ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اس مقام پر فائز تھے۔

ومنهم رجل واحد وقد تكون امرأة فى كل زمان آيته و هو القاهر فوق عباده له الاستطالة على كل شئ سوى الله شهم "شجاع" مقدام كبير الدعوىٰ بحق يقول حقاً ويحكم عدلاً كان صاحب هذا المقام شيخنا عبدالقادر الجيلي ببغداد كانت له الصولة والاستطالة بحق على الخلق كانا كبير الشأن

(الفتوحات المکیہ جلد دوم ص ۳۰ طبع دار احیاء التراث العربی)

کہ ہر زمانے میں اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے اور وہ عورت بھی ہو سکتی ہے جو ہر چیز پر غالب اور متصرف ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ پُرزور دعوے بھی کرتا ہے اس کا بول اور دعویٰ سچا ہوتا ہے ایسا ہی حکم اس کا عدل و انصاف سے ہوتا ہے۔ اس مقام کے صاحب بغداد شریف میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

☆ اسی طرح ایک مرتبہ کسی شخص نے اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے یہ اعتراض کیا کہ "**یا شیخ عبدالقادر جیلانی** رحمۃ اللہ علیہ **شیئاً للہ**" کی بجائے اللہ تعالیٰ سے اس طرح مانگنا چاہئے کہ یا اللہ مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا صدقہ کچھ عطا کر، جس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ قرآن پاک کی سورۃ النساء میں اس طرح ہے۔

واتقوالله الذي تساءلون به

(ڈرو اس اللہ سے جس کا واسطہ دے کر لوگوں سے سوال کرتے ہو)

اگر اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرنا جائز نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایسا کرنے سے منع فرماتے۔ لہٰذا جملہ مذکورہ جس کا مفاد اللہ کے نام کے واسطے سے سوال کرنا ہے، درست ہے۔

☆ ایک صوفی سے کسی نے پوچھا کہ کیسے گزرتی ہے بولے آسمان میری مرضی سے حرکت کرتا ہے ستارے میرے ہی کہنے کے مطابق چلتے ہیں زمین میرے ہی حکم سے دانے اگاتی ہے۔ بادل میرے ہی اشاروں پر برستے ہیں۔ سائل نے تعجب سے پوچھا کہ تم نے یہ کیوں کر فرمایا جواب دیا کہ میری کوئی خواہش ہی نہیں، بلکہ جو کچھ وقوع میں آتا ہے وہی میری خواہش ہے اس لئے جو کچھ بھی ہوتا ہے میری خواہش کے موافق ہوتا ہے۔

یہی "تصوف" کا وہ مقامِ "فنا" ہے کہ جس میں سالک اپنی ہستی کو مٹا کر ذاتِ الٰہی میں فنا ہو جاتا ہے یعنی یہ وہ مقام ہے جس میں شاہ منصور رحمۃ اللہ علیہ نے "**انا الحق**" اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے "**سبحانی ما اعظم شانی**" کہا تھا۔ اور اس حالت میں ایسا کہنا محلِ الزام نہیں۔

☆ مشہور صوفی و عارف بزرگ حضرت شیخ محمود شبستری ؒ ایک مقام پر فرماتے ہیں

روا باشد انا الحق از درختے
چرا نبود روا از نیک بختے

یہ حقیقت ہے کہ حضرت موسیٰ ؑ نے درخت پر جو روشنی دیکھی تھی وہ کوئی خدا تو نہ تھا۔ لیکن اس سے آواز آئی "**انا ربک**" یعنی میں تیرا خدا ہوں جب ایک درخت کو خدائی کا دعویٰ اس بناء پر جائز ہے کہ وہ خدا کے نور سے منور ہو گیا تھا تو انسان جو قدرت الٰہی کا سب سے بڑا مظہر ہے ایک خاص مقام پر پہنچ کر کیوں یہ دعویٰ نہیں کر سکتا؟

☆ عارف ربانی حضرت مولانا جلال الدین رومی ؒ نے اس مقام کو اس طرح سمجھایا ہے کہ لوہا جب آگ میں گرم کیا جاتا ہے وہ سرخ ہو کر آگ کا رنگ اختیار کر لیتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ لوہا آگ بن گیا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ اس میں آگ کی تمام خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ "فنا فی اللہ" کے مقام میں انسان کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔

حضرت مولانا روم ؒ نے اس مقام کو مختلف تشبیہات سے اس طرح بھی سمجھایا ہے کہ عوام کا اعتقاد ہے کہ انسان پر جس وقت کوئی جن یا پری مسلط ہو جاتی ہے تو اس وقت وہ جو کچھ کہتا ہے وہ اس جن یا پری کا قول و فعل ہوتا ہے۔ جب جن کے تسلط سے یہ حالت ہوتی ہے تو نور الٰہی جس شخص پر چھا جائے اس کی حالت کیا ہوگی۔

چون پری غالب شود بر آدمی
گم شود از مرد، وصفِ مردمی
ہر چہ گوید آن پری گفتہ بود
زین سرے نہ زان سرے گفتہ بود

اس سے زیادہ صاف تشبیہ یہ ہے کہ انسان شراب کی حالت میں جب کوئی بدمستی کی بات کہتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس وقت یہ شخص نہیں بولتا بلکہ شراب بولتی ہے۔

مذکورہ بالا وضاحت سے ان قصائد مبارکہ پر اعتراض کرنے والوں کو آسانی سے سمجھ آ جانی چاہئے۔ کیونکہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ مامور و ماذون من اللہ ہو کر اس قسم کے ارشاد صادر فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان تمام اعتراضات کا جواب خود ہی اپنے ایک قصیدہ میں فرمادیا ہے۔

وما قلت هذا القول فخراً وانما

اتی الاذن حتی یعرفون حقیقتی

کہ میں نے یہ تمام باتیں بطور فخر نہیں کیں بلکہ مجھے حکم آیا ہے تا کہ لوگ میری حقیقت کو پہچان لیں۔

ایک اور مقام پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قصیدہ مبارک میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے

قد قال لی رب البریة لا تخف

قل ما تشاء فأنت من احبابنا

تحقیق مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تو جو چاہتا ہے کہہ دے، اور قطعاً خوف نہ رکھ کیونکہ تو ہمارے احباب میں ہے۔

پھر یہ باتیں بندہ کی زبان پر اس وقت جاری ہوتی ہیں کہ جب ایک حدیث قدسی کے مطابق بندے کی زبان پر رب تعالیٰ خود بولتے ہیں جس کو حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح فرمایا ہے

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

یعنی خاصانِ خدا کی زبان سے نکلے ہوئے لفظ خدا ہی کے الفاظ ہوتے ہیں صرف ان کی زبان سے ادا ہوتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ حضرت میرا بیل گم ہو گیا ہے مجھے بتائیں کہ وہ کہاں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ دیر خاموشی اختیار فرمائی اور پھر فرمایا کہ جا فلاں ویرانے میں تیرا بیل کھڑا ہے، وہ آدمی اس مقام پر گیا اور وہاں بیل کو موجود پایا۔ بعد میں کسی شخص نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا حضرت یہ تو غیبی امور ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح یہ فرما دیا؟ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اس شخص نے سوال کیا تو فوراً میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور کہا یا رب! جو تو مجھے کہے گا میں وہی اس کو بتا دوں گا۔

قارئین ان وضاحتوں کے بعد آپ سے درخواست ہے کہ ان قصائد مبارکہ کو ادب و احترام اور خلوص دل سے پڑھیں اور اگر کوئی بات عقل و منطق کے تحت سمجھ میں نہ آئے تو اس کا ہرگز انکار نہ کریں کیونکہ کسی بات کا خلاف شریعت ہونا اور بات ہے اور خلاف شریعت نظر آنا اور بات ہے۔ اگر اولیاء اللہ کا کلام سمجھ میں نہ آئے تو اس کا انکار مناسب نہیں ہے اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ جو چیز ہماری سمجھ میں نہ آئے دوسرے بھی اس کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ بلکہ اعتراض کرنے کی بجائے رب تعالیٰ سے ان رازوں کو سمجھنے کیلئے ملتجی ہوں۔ یہ تمام قصائد قضائے حاجات، اور حل مشکلات کیلئے مجرب ہیں۔ ان کا ورد کرنے سے حب الٰہی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ ان کے پڑھنے سے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اور بقیہ اولیائے کرام کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ اور طالب حق اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

اب یہ گیارہ عدد قصائد آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

قصیدہ نمبر 1

سَقَانِي الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِ ۱ فَقُلْتُ لِخَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالِي

عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے پس میں نے شراب سے کہا کر اور میری طرف آ

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُؤُوسٍ ۲ فَهِمْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

ساغر پہ ساغر میرے پاس آتے رہے پس میں نے انہیں یارانِ محفل کے ہمراہ عالمِ مستی میں نوش کیا

وَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لُمُّوا ۳ بِحَالِي وَادْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِي

میں نے سارے اقطاب سے کہا کہ آؤ میرے سلسلے میں داخل ہو جاؤ کیونکہ تم میرے رفقاء ہو

وَهِيمُوا وَاشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِي ۴ فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِي مَلَالِي

ہمت کرو اور جامِ معرفت پیو کیونکہ تم میرے لشکری ہو کیونکہ ساقی قوم نے میرے لیے لبالب جام بھر رکھے ہیں

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي ۵ وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّي وَاتِّصَالِي

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی کھچی شراب پی لی لیکن میرے بلند مرتبے اور مقامِ قرب کو نہ پہنچ سکے

مَقَامُكُمُ الْعُلَى جَمْعًا وَلٰكِنْ ۶ مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِي

اگرچہ تم سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام تمہارے مقام سے بہت بلند ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيبِ وَحْدِي ۷ يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

میں بارگاہِ عالی میں یکتا و یگانہ ہوں اللہ تعالیٰ مجھے درجہ بدرجہ ترقی دیتا ہے وہی میرے لیے کافی ہے

أَنَا الْبَازِيُّ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ ۸ وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِي

میں تمام مشائخ کے درمیان ایسا ہوں جیسا باز اشہب پرندوں میں، مردانِ خدا میں سے کون ہے بتلاؤ جو میری مثل ہو

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ ۹ وَتَوَّجَنِي بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا جس پر عزم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے

وَاَطْلَعَنِي عَلٰى سِرٍّ قَدِيْمٍ ۱۰ وَقَلَّدَنِي وَاَعْطَانِي سُؤَالِي

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے راز قدیم سے آگاہ کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا وہ عطا کیا

وَوَلَّانِي عَلَى الْاَقْطَابِ جَمْعًا ۱۱ فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالِ

اور مجھے تمام اقطاب پر حاکم بنایا، پس میرا حکم ہر حال میں جاری ہے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ بِحَارٍ ۱۲ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز سمندروں پر ڈالوں تو سب کا پانی جذب ہو کر خشک ہو جائے اور انکا نشان بھی باقی نہ رہے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ جِبَالٍ ۱۳ لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ ہو

فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ نَارٍ ۱۴ لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ فِيْ سِرِّ حَالِ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ مَيْتٍ ۱۵ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى مَشٰى لِيْ

اگر میں اپنا راز مردے پر ڈالوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو اور چلنے لگے،

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ ۱۶ تَمُرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا اَتٰى لِيْ

مہینے اور زمانے جو گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں بلاشک وہ میرے پاس ہو کر گزرتے ہیں،

وَتُخْبِرُنِيْ بِمَا يَاْتِيْ وَيَجْرِيْ ۱۷ وَتُعْلِمُنِيْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِيْ

اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں اے منکر کرامت جھگڑنے سے باز آ،

مُرِيْدِيْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ ۱۸ وَافْعَلْ مَا تَشَا فَالْاِسْمُ عَالِيْ

اے میرے مرید سرشار عشق الٰہی ہو اور خوش رہ اور بے پروا رہ جو چاہے کر کیونکہ میری نسبت تیرے نام سے ہے جو بہت بلند ہے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ ۱۹ عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر اللہ تعالیٰ میرا رب ہے جس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس میں اپنی علویہ آرزوؤں کو پالیتا ہوں

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ ۲۰ وَشَاؤُسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَا لِیْ

میرے نام کے ڈنکے آسمانوں اور زمین میں بج رہے ہیں اور نیک بختی کے نقیب میرے لیے ظاہر ہوئے ہیں

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ ۲۱ وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَا لِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرے زیر فرمان ہیں اور پیدا ہونے سے قبل ہی میرا قلب اللہ تعالیٰ نے مصفّٰے کر دیا تھا

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا ۲۲ کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِیْ

میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کو دیکھا تو سب مل کر رائی کے دانے کے برابر دکھائی دیئے

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ ۲۳ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا ۲۴ وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں علم سیکھتے سکھاتے قطب بن گیا اور یہ سعادت مجھے فضل الٰہی سے حاصل ہوئی ہے۔

فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ مِثْلِیْ ۲۵ وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِیْ

پس اولیاء اللہ میں کون ہے جو میرے مثل ہے اور کون ہے جو علم اور تصرف میں میری ہمسری کرے

رِجَالِیْ فِیْ ہَوَاجِرِہِمْ صِیَامٌ ۲۶ وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّآلِیْ

میرے مرید موسم گرما میں روزے رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (نور عبادت) سے موتیوں کی طرح چمکتے ہیں

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ ۲۷ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید کسی بد باطن مخالف سے نہ ڈر کیونکہ لڑائی میں میں نہایت ثابت قدم اور دشمن کو ہلاک کر دینے والا ہوں

أَنَا الْجِيْلِيُّ مُحْيِ الدِّيْنِ اِسْمِيْ ۲۸ وَاَعْلَامِيْ عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا لقب ہے اور میری عظمت کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہیں

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِيْ ۲۹ وَاَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

میں امام حسن کی اولاد سے ہوں اور مخدع میرا مقام ہے اور میرے قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہیں ،

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ ۳۰ وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

اور عبدالقادر میرا مشہور نام ہے اور میرے نانا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سرچشمہ کمال ہیں ۔

منقبت بحضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

تیری ذات ہے بے شک لاثانی، یا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ
کر دور میری یہ حیرانی، یا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ

مجھے رنج و الم نے گھیرا ہے، اک آسرا ہے تو تیرا ہے
تیرے ہوتے ہو کیوں یہ پریشانی، یا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ

بے تاب ہے دل، ناشاد ہے دل، ناکام ہے دل، برباد ہے دل
کب تک یہ رہے گی ویرانی، یا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ

گر قابل ہوں تو تیرا ہوں، ناقابل ہوں تو تیرا ہوں
کر لینا قبول ثنا خوانی، یا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ

اعظم کو نہیں دولت کی ہوس، عظمت کی ہوس، شوکت کی ہوس
لے آپ کے در کی دربانی، یا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ

قصیدہ نمبر 2

نظرت بعین الفکر فی حان حضرتی ١ حبیبا تجلی للقلوب فحنت

میں نے دوست کو اپنے قرب خاص کے حریم میں چشم فکر سے دیکھا وہ دلوں پر جلوہ گر ہوا تو دل اس کے مشتاق ہو گئے

سقانی بکاس من مدامۃ حبہ ٢ فکان من الساقی خماری وسکرتی

مجھے دوست نے اپنی شراب محبت کا جام پلایا پس میری مستی اور مدہوشی ساقی ہی کی طرف سے ہے

ینادمنی فی کل یوم ولیلۃ ٣ ومازال یرعانی بعین المودۃ

وہ ہر دن اور رات میں میرا ساقی ہے اور ہمیشہ محبت کی نگاہ سے میری رعایت فرماتا ہے

ضریحی ببیت اللہ من جاء زارہ ٤ یھرول لہ یحظی بعز ورفعۃ

میری قبر شریف اللہ کا گھر ہے جو اس کی زیارت کو آئیگا اور سعی کرے گا عزت و بلندی سے بہرہ ور ہوگا

وسری سر اللہ سار بخلقہ ٥ فلذ بجنابی ان اردت مودتی

میرا بھید اللہ کا بھید ہے اس کی مخلوق میں سرایت کیے ہوئے ہے تو میری بارگاہ میں پناہ لے اگر میری دوستی چاہتا ہے

وامری امر اللہ ان قلت کن یکن ٦ وکل بامر اللہ فاحکم بقدرتی

اور میرا حکم اللہ کا حکم ہے اگر میں کہوں ہو جا تو ہو جاتا ہے اور میری یہ سب قدرت اللہ کے حکم سے ہے

واصبحت بالوادی المقدس جالسا ٧ علی طور سینا قد سموت بخلعتی

اور میں نے صبح کی وادی مقدس میں بیٹھے طور سینا پر اور میں اپنی پوشاک (مقام و مرتبہ) کے ساتھ اونچا ہو گیا

وطابت لی الاکوان من کل جانب ٨ فصرت لھا اھلا بتصحیح نیتی

اور خوشگوار ہو گئے میرے لیے موجودات ہر طرف سے پس میں اپنی صحت نیت کے سبب اس کے لیے اہل ہو گیا

فلی علم علی ذروۃ المجد قائم ٩ رفیع الینا تاوی لہ کل امۃ

پس میرا جھنڈا قائم ہے بزرگی کی چوٹی پر اور میری سیادت اس کی طرف ساری امت پسندیدہ ہے

فَلَا عِلْمَ اِلَّا مِنْ بِحَارٍ وَرَدْتُهَا ۱۰ وَلَا نَقْلَ اِلَّا مِنْ صَحِيْحِ رِوَايَتِيْ

پس کوئی علم نہیں سوائے ان علوم کے سمندروں کے جن پر میں وارد ہوا ہوں اور کوئی روایت نہیں مگر میری صحیح روایت

عَلَى الدُّرَّةِ الْبَيْضَاءِ كَانَ اجْتِمَاعُنَا ۱۱ وَفِيْ قَابِ قَوْسَيْنِ اجْتِمَاعُ الْاَحِبَّةِ

سفید موتی (لوح محفوظ) کے سامنے ہمارا اجتماع تھا اور قاب قوسین (قرب خاص) میں دوستوں کا ملاپ

وَعَايَنْتُ اِسْرَافِيْلَ وَاللَّوْحَ وَالرِّضَا ۱۲ وَشَاهَدْتُ اَنْوَارَ الْجَلَالِ بِنَظْرَتِيْ

اور میں نے اسرافیل اور لوح محفوظ اور رضائے الٰہی کا معائنہ کیا اور اپنی نظر سے انوار جلال کا مشاہدہ کیا

وَشَاهَدْتُ مَا فَوْقَ السَّمٰوٰتِ كُلِّهَا ۱۳ كَذَا الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ فِيْ طَيِّ قَبْضَتِيْ

اور میں نے تمام آسمانوں کے اوپر کا مشاہدہ کیا یونہی عرش اور کرسی میرے قبضے کی لپیٹ میں ہیں

وَكُلُّ بِلَادِ اللّٰهِ مُلْكِيْ حَقِيْقَةً ۱۴ وَاَقْطَابُهَا مِنْ تَحْتِ حُكْمِيْ وَطَاعَتِيْ

اور اللہ تعالیٰ کے تمام شہر حقیقت میں میرے ملک ہیں اور اس کے تمام اقطاب میرے زیر فرمان اور اطاعت ہیں

فَجُوْدِيْ سَرٰى فِيْ سِرِّ سِرِّ الْحَقِيْقَةِ ۱۵ وَمَرْتَبَتِيْ فَاقَتْ عَلٰى كُلِّ رُتْبَةٍ

اور میرے وجود نے حقیقت کے بھید کی پوشیدگی میں سیر کی اور میرا مرتبہ ہر مرتبے سے اونچا ہو گیا ،

وَذِكْرِيْ جَلَا الْاَبْصَارَ بَعْدَ عَشَائِهَا ۱۶ وَاَحْيَا فُؤَادَ الصَّبِّ بَعْدَ الْقَطِيْعَةِ

اور میرے ذکر نے اندھی آنکھوں کو روشن کر دیا اور عاشق کے دل کو زندہ کر دیا بعد انقطاع کے ،

حَفِظْتُ جَمِيْعَ الْعِلْمِ صِرْتُ طِرَازَهُ ۱۷ عَلٰى خِلْعَةِ التَّشْرِيْفِ فِيْ حُسْنِ طَلْعَةٍ

میں نے سارے علم حفظ کر لیے اور اس کا زیور بن گیا لباس شرافت میں حسین صورت میں

قَطَعْتُ جَمِيْعَ الْحُجْبِ لِلّٰهِ صَاعِدًا ۱۸ فَمَا زِلْتُ اَرْقٰى سَائِرًا فِي الْمَحَبَّةِ

میں نے ترقی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سب حجابات طے کر لیے پس میں ہمیشہ سب سے ترقی کرتا رہا

تجلی لی الساقی وقال الی قم ۱۹ فهذا شراب الوصل فی حان حضرتی

میرے لیے ساقی نے جلوہ فرمایا اور کہا میری طرف کھڑے ہو جاؤ یہ تو شراب وصل میرے قرب خاص کے وقت

تقدم ولا تخش کشفنا حجابنا ۲۰ تملّ هنیئا بالشراب ورؤیتی

آگے بڑھو اور مت ڈرو ہم نے اپنے حجاب اٹھا دیئے ہیں شراب وصل اور میرے دیدار سے خوشگوار نفع اٹھاؤ

شطحت بها شرقا وغربا وقبلة ۲۱ وبر و بحر من نفائس خمرتی

میں نے اپنی شراب وصل کے عمدہ حصے مشرق و مغرب آگے پیچھے بحر و بر میں پھیلا دیئے ہیں

ولاحت لی الاسرار من کل جانب ۲۲ وبانت لی الانوار من کل وجهتی

اور میرے لیے ہر طرف سے بھید ظاہر ہو گئے اور ہر جانب سے میرے لیے انوار ظاہر ہو گئے۔

وشاهدت معنی لو به اکشف سره ۲۳ بصم الجبال الراسیات لدکت

میں نے ایسی حقیقت کا مشاہدہ کیا کہ اگر اس کے بھید کا کھلنا سخت مضبوط پہاڑوں پر ظاہر ہو تو ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

ومطلع شمس الافق ثم مغیبها ۲۴ واقطار ارض الله فی حال خطوتی

اور آسمانی سورج کے طلوع کا مقام پھر اس کے غروب ہونے کی جگہ اور اللہ تعالیٰ کی زمین کے گوشے میرے ایک قدم [illegible]

اقلبها فی راحتی ککورة ۲۵ اطوف بها جمعا علی طول لمحتی

میں ان کو اپنے دونوں ہاتھوں میں ایک گیند کی طرح الٹ پلٹ کرتا ہوں سب کو آنکھ جھپکنے کی دیر میں

انا قطب اقطاب الوجود حقیقة ۲۶ علی سائر الاقطاب عزی وحرمتی

میں حقیقت میں اقطاب کائنات کا قطب ہوں، تمام اقطاب پر میری عزت و حرمت لازم ہے

توسل بنا فی کل هول وشدة ۲۷ اغیثک فی الاشیاء طرا بهمتی

ہر خوف اور سختی میں ہمارا وسیلہ پکڑ، میں اپنی ہمت کے ساتھ تمام چیزوں میں تیری مدد کروں گا۔

انا لمریدی حافظ ما یخافه ۲۸ واحرسه من کل شر وفتنة

میں اپنے مرید کا نگہبان ہوں جس چیز سے وہ ڈرے اور میں ہر واقعہ اور مصیبت سے اس کی حفاظت کرتا ہوں

مُرِيدِي إِذَا مَا كَانَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا ۲۹ أُغِثْهُ إِذَا مَا صَارَ فِي أَيِّ بَلْدَةِ

میرا مرید جب مشرق و مغرب میں ہو میں اس کی مدد کرتا ہوں خواہ وہ کسی شہر میں ہو۔

فَيَا مُنْشِدَ النَّظْمِ قُلْهُ وَلَا تَخَفْ ۳۰ فَإِنَّكَ مَحْرُوسٌ بِعَيْنِ الْعِنَايَةِ

پس اے اس قصیدے کے پڑھنے والے اسے پڑھ اور خوف نہ کر تو یقیناً چشم عنایت محفوظ ہے۔

فَكُنْ قَادِرِيَّ الْوَقْتِ لِلّٰهِ مُخْلِصًا ۳۱ تَعِيشُ سَعِيدًا صَادِقًا بِالْمَحَبَّةِ

پس تو وقت کا قادری ہو جا اللہ تعالیٰ کیلئے مخلص زندگی گزارے گا سعادت مند اور محبت میں سچا ہو کر

وَجَدِّي رَسُولُ اللّٰهِ أَعْنِي مُحَمَّدًا ۳۲ أَنَا عَبْدُ قَادِرٍ دَامَ عِزِّي وَرِفْعَتِي

اور میرے نانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں میری مراد محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں

عبدالقادر ہوں میری عزت و بلندی دائمی ہے

قطب اقطاب زمان و شہباز لامکان
مہربان بیکسان نائب شفیع المذنبین
نیست در ہر دو جہان ملجائے من جز در گہت
الکرم یا باز اشہب الکرم یا محی الدین
ہر کسے نازد بہ کس الا **بہاء الحق** ز دل
مے فروشد از رہت از صدق دل ایمان و دین

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ

قصیدہ نمبر 3

شَہِدْتُ بِاَنَّ اللّٰہَ وَالِی الْوِلَایَۃِ ۱ وَقَدْ مَنَّ بِالتَّصْرِیْفِ فِیْ کُلِّ حَالَۃِ
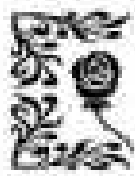
میں نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ والی ہے کل ولایت کا اور اس نے ہر حالت میں ردوبدل کا احسان فرمایا ہے

سَقَانِیْ رَبِّیْ مِنْ کُؤُوْسِ شَرَابِہٖ ۲ وَاَسْکَرَنِیْ حَقًّا فَہِمْتُ بِسَکْرَتِیْ

میرے رب نے مجھ کو اپنی شراب محبت کے پیالے پلائے اور درحقیقت اس نے مجھے مست کر دیا پس میں اپنی شراب معرفت میں مست ہو گیا

وَمَلَّکَنِیْ جَمْعَ الْجِنَانِ وَمَا حَوَتْ ۳ وَکُلُّ مُلُوْکِ الْعَالَمِیْنَ رَعِیَّتِیْ

اور مجھے اس نے تمام دلوں کا اور جن اسرار پر دل حاوی ہیں ان کا مالک بنایا اور جہانوں کے جملہ سلاطین میری رعیت ہیں

وَفِیْ حَانِنَا فَادْخُلْ تَرَی الْکَاسَ دَائِرًا ۴ وَمَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ اِلَّا بَقِیَّتِیْ

اور ہماری شراب معرفت کی دکان میں داخل ہو تو پیالہ کو گھومتا دیکھے گا اور نہیں پیا عشاق نے مگر میرا بچا ہوا

رُفِعْتُ عَلٰی مَنْ یَّدَّعِی الْحُبَّ فِی الْوَرٰی ۵ فَقَرَّبَنِی الْمَوْلٰی وَفُزْتُ بِنَظْرَۃِ

ہر مدعی محبت پر مخلوق میں مجھے اونچا کر دیا گیا پھر دوست نے مجھے قریب کر لیا اور میں دیدار میں کامیاب ہو گیا

وَجَالَتْ خُیُوْلِیْ فِی الْاَرَاضِیْ جَمِیْعِہَا ۶ وَدُقَّتْ لِیَ الْکَاسَاتُ مِنْ کُلِّ وِجْہَۃِ

اور میری سلطنت کے گھوڑے زمین کے سب علاقوں میں دوڑ گئے اور مجھ سے شراب محبت کی طلب میں ہر طرف سے پیالے کھنکائے گئے

وَدُقَّتْ لِیَ الْکَاسَاتُ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَا ۷ وَاَہْلُ السَّمَا وَالْاَرْضِ تَعْلَمُ سَطْوَتِیْ

اور مجھ سے طلب کیلئے زمین اور آسمانوں میں پیالے کھنکائے گئے اور آسمانوں اور زمین والے میری شان جلالت کو جانتے ہیں

وَنَاوُوْسُ مُلْکِیْ سَارَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا ۸ وَصِرْتُ لِاَہْلِ الْکَرْبِ غَوْثًا وَرَحْمَۃً

اور میری حکومت کے نقیب مشرق و مغرب میں گھوم گئے اور میں دکھیوں کیلئے دستگیر اور رحمت والا ہو گیا

وَمَنْ کَانَ قَبْلِیْ یَدَّعِیْ فِیْکُمُ الْعُلٰی ۹ یُطَاوِلُنِیْ اِنْ کَانَ یَقْوٰی لِسَطْوَتِیْ

اور مجھ سے پہلے جو تم میں دعویٰ عشق کرتا تھا اگرچہ طاقتور تھا میرے دبدبہ کے سبب ٹال مٹول کرتا ہے

شَرِبْتُ بِكَاسَاتِ الْغَرَامِ سُلَافَةً ۱۰ بِهَا انْعَشْتُ قَلْبِي وَجِسْمِي وَمُهْجَتِي

میں نے بہترین شراب معرفت محبت کے پیالوں سے پی ہے اور اسی کے ساتھ میں نے اپنے دل اور جسم و جان کو زندہ کیا ہے

وَقَفْتُ بِبَابِ اللّٰهِ وَحْدِي مُوَحِّدًا ۱۱ وَنُوْدِيْتُ يَا جِيْلَانِي اُدْخُلْ لِحَضْرَتِي

میں تنہا اللہ تعالیٰ کو ایک جانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور مجھے پکارا گیا اے جیلانی میری حضوری میں آجا

وَنُوْدِيْتُ يَا جِيْلَانِي اُدْخُلْ وَلَا تَخَفْ ۱۲ عُطِيْتُ اللِّوٰى مِنْ قَبْلِ اَهْلِ الْعِنَايَةِ

اور مجھے پکارا گیا اے جیلانی داخل ہو اور مت ڈر و میں اہل عنایت سے پہلے جھنڈا دیا گیا ہوں

ذِرَاعِيْ مِنْ فَوْقِ السَّمٰوٰتِ كُلِّهَا ۱۳ وَمِنْ تَحْتِ بَطْنِ الْحُوْتِ اَمْدَدْتُ لِحَتِّيْ

میری کلائی سب آسمانوں کے اوپر سے ہے اور میں نے اپنا ہاتھ زمین کے نیچے کی اس مچھلی کے پیٹ کے نیچے دراز کر رکھا ہے

وَاَعْلَمُ نَبَاتَ الْاَرْضِ كَمْ هُوَ نَابِتٌ ۱۴ وَاَعْلَمُ رَمْلَ الْاَرْضِ كَمْ هُوَ رَمْلَةٍ

اور میں زمین کے اگاؤ کو جانتا ہوں کہ وہ کتنا اگا ہوا ہے اور میں زمین کی ریت کو جانتا ہوں کہ وہ کتنے ذرے ہیں

وَاَعْلَمُ عِلْمَ اللّٰهِ اُحْصِيْ حُرُوْفَهُ ۱۵ وَاَعْلَمُ مَوْجَ الْبَحْرِ كَمْ هُوَ مَوْجَةٍ

اور میں اللہ تعالیٰ کے علم کو جانتا ہوں مجھے اس کے حروف کا شمار ہے اور میں سمندر کی موجوں کو جانتا ہوں کہ وہ کتنی ہیں

وَلِيْ نَشْاَةٌ فِي الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ آدَمٍ ۱۶ وَسِرِّيْ سَرٰى فِي الْكَوْنِ مِنْ قَبْلِ نَشْاَتِيْ

اور میری کونپل محبت میں آدم سے پہلے ہے اور میرا بھید جہان میں میری پیدائش سے پہلے پوشیدہ ہے

وَسِرِّيْ فِي الْعُلْيَا بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ ۱۷ فَكُنَّا بِسِرِّ اللّٰهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

اور میرا بھید بلندی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے ساتھ تھا پس ہم اللہ کے بھید میں نبوت سے پہلے تھے۔

مَلَكْتُ بِلَادَ اللّٰهِ شَرْقًا وَمَغْرِبًا ۱۸ وَاِنْ شِئْتُ اَفْنَيْتُ الْاَنَامَ بِلَحْظَتِيْ

میں اللہ کے شہروں کے مشرق و مغرب کا مالک ہو گیا اور اگر میں چاہوں تو لوگوں کو اپنی آنکھ جھپکنے میں فنا کر دوں

وَقَالُوْا فَأَنْتَ الْقُطْبُ قُلْتُ مُشَاهِدًا ١٩ وَأَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ

اور انہوں نے کہا کہ آپ قطب ہیں میں نے مشاہدہ کرتے ہوئے کہا کہ میں ہر گھڑی اللہ کی کتاب پڑھتا ہوں

وَنَاظِرُ مَا فِي اللَّوْحِ مِنْ كُلِّ آيَةٍ ٢٠ وَمَا قَدْ رَأَيْتُ مِنْ شُهُوْدٍ بِمُقْلَةٍ

اور میں لوح محفوظ میں ہر نشانی دیکھنے والا ہوں اور جو میں نے اپنی آنکھ سے ظاہر دیکھا ہے

فَمَنْ كَانَ يَهْوَانَا يَجِئْ لِمَحَلِّنَا ٢١ وَيَدْخُلْ حِمَى السَّادَاتِ يَلْقَى الْغَنِيْمَةَ

تو جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہمارے پاس آجائے اور سادات کی چراگاہ میں داخل ہو جائے غنیمت پائیگا ۔

وَقَالُوْا لِيْ يَا هٰذَا تَرَكْتَ صَلَاتَكَ ٢٢ وَلَمْ يَعْلَمُوْا أَنِّيْ أُصَلِّيْ بِمَكَّةَ

اور وہ بولے کہ تم نے اپنی نماز چھوڑ دی ہے اور انہوں نے جانا نہیں کہ میں تو نماز مکہ شریف میں پڑھتا ہوں ۔

وَلَا جَامِعٌ إِلَّا وَلِيْ فِيْهِ مِنْبَرٌ ٢٣ وَلَا مِنْبَرٌ إِلَّا وَلِيْ فِيْهِ خُطْبَتِيْ

اور کوئی جامع مسجد نہیں مگر یہ کہ اس میں میرا منبر ہے اور کوئی منبر نہیں مگر یہ کہ اس میں میرا خطبہ ہے ۔

وَلَا عَالِمٌ إِلَّا بِعِلْمِيْ عَالِمٌ ٢٤ وَلَا سَالِكٌ إِلَّا بِفَرْضِيْ وَسُنَّتِيْ

اور کوئی عالم نہیں مگر میرے علم کے ساتھ عالم ہے اور کوئی سالک نہیں مگر میرے فرض و سنت کے ساتھ ۔

وَلَوْلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالْعَهْدِ سَابِقًا ٢٥ لَأَغْلَقْتُ بُنْيَانَ الْجَحِيْمِ بِعَظْمَتِيْ

اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سابق بخشش امت کیلئے نہ ہوتا تو میں ضرور اپنی عظمت کی وجہ سے عمارت جہنم کے دروازے بند کر دیتا

مُرِيْدِيْ لَكَ الْبُشْرٰى تَكُوْنُ عَلَى الْوَفَا ٢٦ إِذَا كُنْتَ فِيْ هَمٍّ أُغِثْكَ بِهِمَّتِيْ

اے میرے مرید تیرے لیے خوشخبری ہے تو وفادار رہ جبکہ تو غم میں ہو گا میں اپنی ہمت کے ساتھ تیری دستگیری کروں گا

مُرِيْدِيْ تَمَسَّكْ بِيْ وَكُنْ بِيْ وَاثِقًا ٢٧ لَأَحْمِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے میرے مرید میرے دامن کو مضبوطی سے تھام لے اور میرے ساتھ پختہ اعتماد رکھ تاکہ میں دنیا میں اور قیامت کے روز تیری حمایت کروں

أَنَا لِمُرِيْدِيْ حَافِظٌ مَا يَخَافُهُ ٢٨ وَأُنْجِيْهِ مِنْ شَرِّ الْأُمُوْرِ وَبَلْوَةٍ

میں اپنے مرید کا محافظ ہوں جس چیز سے کہ وہ ڈرے اور میں معاملات کی برائی اور سختی سے اسے نجات دلاتا ہوں

وَكُنْ يَا مُرِيدِي حَافِظًا لِعُهُودِنَا ٢٩ أَكُنْ حَاضِرَ الْمِيزَانِ يَوْمَ الْوَقِيعَةِ

اور اے میرے مرید تو ہمارے وعدوں کا محافظ ہو جا میں بروز قیامت میزان پر حاضر ہوں گا

أَنَا كُنْتُ فِي الْعَلْيَا بِنُورِ مُحَمَّدٍ ٣٠ وَفِي قَابِ قَوْسَيْنِ اجْتِمَاعُ الْأَحِبَّةِ

میں بلندیوں میں نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور قاب قوسین میں پیاروں کا ملاپ تھا

أَنَا كُنْتُ مَعْ نُوحٍ أُشَاهِدُ فِي الْوَرَى ٣١ بِحَارًا وَطُوفَانًا عَلَى كَفِّ قُدْرَتِي

میں نوح علیہ السلام کے ساتھ تھا مشاہدہ کرتا تھا مخلوق میں دریاؤں اور طوفان کا اپنے دست قدرت پر

وَكُنْتُ مَعْ إِبْرَاهِيمَ مُلْقًى بِنَارِهِ ٣٢ وَمَا بَرَدَ النِّيرَانُ إِلَّا بِدَعْوَتِي

اور میں ابراہیم کے ساتھ تھا جبکہ وہ آگ میں ڈالے گئے اور آگ ٹھنڈی نہ ہوئی مگر میری دعا سے

أَنَا كُنْتُ مَعْ رَاعِي الذَّبِيحِ فِدَاءَهُ ٣٣ وَمَا نَزَلَ الْكَبْشَانِ إِلَّا بِفُتُوَّتِي

میں اسمٰعیل کے والد کے ساتھ تھا انکے فدیہ کے وقت اور مینڈھا نازل نہ ہوا مگر میری ہی جوانمردی کے سبب

أَنَا كُنْتُ مَعْ يَعْقُوبَ فِي غَشْوِ عَيْنِهِ ٣٤ وَمَا بَرِئَتْ عَيْنَاهُ إِلَّا بِتَفْلَتِي

میں یعقوب کے ساتھ تھا جبکہ ان کی آنکھ بند ہوگئی اور نہیں لوٹ آئیں ان کی آنکھیں مگر میرے لعاب دہن سے

أَنَا كُنْتُ مَعْ إِدْرِيسَ لَمَّا ارْتَقَى الْعُلَا ٣٥ وَأَقْعَدْتُهُ الْفِرْدَوْسَ أَحْسَنَ جَنَّتِي

میں ادریس کے ساتھ تھا جبکہ وہ بلندی پر چڑھے اور میں نے ان کو اپنی بہترین جنت میں بٹھا دیا

أَنَا كُنْتُ مَعْ مُوسَى مُنَاجَاةَ رَبِّهِ ٣٦ وَمُوسَى عَصَاهُ مِنْ عَصَايَ اسْتَمَدَّتِ

میں موسیٰ کے ساتھ تھا جبکہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتے تھے اور موسیٰ کا عصا میرے استمداد کے عصاؤں میں سے ایک عصا تھا

أَنَا كُنْتُ مَعْ أَيُّوبَ فِي زَمَنِ الْبَلَا ٣٧ وَمَا بَرِئَتْ بَلْوَاهُ إِلَّا بِدَعْوَتِي

میں ایوب کے ساتھ تھا جبکہ وہ آزمائش میں مبتلا تھے اور ان کی بلا دور نہ ہوئی مگر میری دعا سے۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ عِيْسٰى وَفِي الْمَهْدِ نَاطِقًا ۲۸ وَأَعْطَيْتُ دَاوٗدًا حَلَاوَةَ نَغْمَةٍ

میں عیسٰی کے ساتھ تھا جبکہ وہ جھولے میں بولتے تھے اور میں نے ہی داؤد کو نغمے کی مٹھاس عطا کی ۔

أَنَا الذَّاكِرُ الْمَذْكُوْرُ ذِكْرًا لِذَاكِرِيْ ۲۹ أَنَا الشَّاكِرُ الْمَشْكُوْرُ شُكْرًا بِنِعْمَةٍ

میں مذکور کا ذاکر ہوں ذکر ہوں ذاکر کے لیے میں مشکور کا شاکر ہوں نعمت کا شکر ہوں

أَنَا الْعَاشِقُ الْمَعْشُوْقُ فِيْ كُلِّ مُضْمَرٍ ۳۰ أَنَا السَّامِعُ الْمَسْمُوْعُ فِيْ كُلِّ نَغْمَةٍ

میں عاشق ہر دل کے اندر معشوق ہوں میں سننے والا ہر نغمے کے اندر سنا گیا ہوں

أَنَا الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الْكَبِيْرُ بِذَاتِهٖ ۳۱ أَنَا الْوَاصِفُ الْمَوْصُوْفُ شَيْخُ الطَّرِيْقَةِ

میں اپنی ذات میں یگانہ اور منفرد کبیر ہوں میں صفت کرنے والا صفت کیا گیا شیخ طریقت ہوں

وَمَا قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ فَخْرًا وَإِنَّمَا ۳۲ أَتَى الْإِذْنُ حَتّٰى يَعْرِفُوْنَ حَقِيْقَتِيْ

اور میں نے یہ بات بطور فخر نہیں کہی بلکہ مجھے حکم آیا ہے یہاں تک کہ لوگ میری حقیقت کو پہچان لیں

وَمَا قُلْتُ حَتّٰى قِيْلَ لِيْ قُلْ وَلَا تَخَفْ ۳۳ فَأَنْتَ وَلِيٌّ فِيْ مَقَامِ الْوِلَايَةِ

اور میں نے نہیں کہا یہاں تک کہ مجھے کہا گیا کہ کہہ اور مت ڈر پس تو مقام ولایت میں میرا دوست ہے

وَإِنْ شَحَّتِ الْمِيْزَانُ وَاللّٰهِ نَالَهَا ۳۴ بِعَيْنَيْ عِنَايَتِيْ وَلُطْفِ الْحَقِيْقَةِ

اور اگر میزان جھکا ہوا ہے بخدا اسے پہنچی ہے میری عنایت کی نظر اور حقیقت کی مہربانی

حَوَائِجُكُمْ مَقْضِيَّةٌ غَيْرَ أَنَّنِيْ ۳۵ أُرِيْدُكُمُوْ تَمْشُوْا طَرِيْقَ الْحَقِيْقَةِ

تمہاری حاجات پوری کی گئی ہیں سوائے اس کے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم حقیقت کی راہ چلو

أُوْصِيْكُمُوْ كَسْرَ النُّفُوْسِ لِأَنَّهَا ۳۶ مَرَاتِبُ عِزٍّ عِنْدَ أَهْلِ الطَّرِيْقَةِ

میں تم کو کسرِ نفس کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اہل طریقت کے نزدیک کے مراتب ہیں ۔

وَمَنْ حَدَّثَتْهُ نَفْسُهٗ بِتَكَبُّرٍ ۳۷ تَجِدْهُ صَغِيْرًا فِي الْعُيُوْنِ الْأَقَلَّةِ

اور جس کا نفس اس سے تکبر کے ساتھ بات کرے تو اس کو حقیر لوگوں کی نظروں میں ذلیل پڑے گا

وَمَنْ كَانَ يَخْشَعُ فِي الصَّلٰوةِ تَوَاضُعًا ۴۸ مَعَ اللّٰهِ عَزَّتْهُ جَمِيعُ الْبَرِيَّةِ

اور جو عاجزی کرے نماز میں اللہ کے ساتھ تواضع کرتے ہوئے سب مخلوق اس کی عزت کرتی ہے۔

فَجَدِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ طٰهٰ مُحَمَّدٌ

تو میرے نانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طٰہٰ محمد ہیں

أَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ شَيْخُ كُلِّ طَرِيقَةٍ

میں عبد القادر ہر طریقت کا شیخ ہوں۔

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افق کے نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا
مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا
ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سید جید ہر دہر ہے مولا تیرا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ
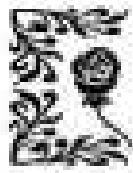
قصیدہ نمبر 4

وہ عظیم الشان قصیدہ جس میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کے ساتھ استغاثہ کیا گیا ہے

شَرَعْتُ بِتَوْحِيدِ الْإِلٰهِ مُبَسْمِلَا ۱ سَأَخْتِمُ بِالذِّكْرِ الْحَمِيدِ مُجَمِّلَا

آغاز کیا میں نے توحید الٰہی کے ساتھ بسم اللہ پڑھ کر عنقریب اختتام کروں گا تعریف والے ذکر کے ساتھ خوبصورتی سے

وَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ ۲ تَنَزَّهَ عَنْ حَصْرِ الْعُقُولِ تَكَمُّلَا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پروردگار نہیں عقلوں کے احاطے سے وہ مکمل طور پر پاک ہے

وَأَرْسَلَ فِينَا أَحْمَدَ الْحَقِّ قَيِّدًا ۳ نَبِيًّا بِهِ قَامَ الْوُجُودُ وَقَدْ خَلَا

اور بھیجا ہم میں احمد مجتبیٰ کو حق کے ساتھ مرتبہ نبوت عطا کر کے جن کے سبب پوری کائنات قائم ہے اور وہ تشریف لے گئے

فَعَلَّمَنَا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ مُؤَيَّدٍ ۴ وَأَظْهَرَ فِينَا الْحِلْمَ وَالْعِلْمَ وَالْوَلَا

پس ہمیں ہر بھلائی سکھلائی جو تائید کی ہوئی ہے اور ہم میں بردباری، علم اور محبت کو ظاہر فرمایا

فَيَا طَالِبًا عِزًّا وَكَنْزًا وَرِفْعَةً ۵ مِنَ اللهِ فَادْعُوهُ بِأَسْمَائِهِ الْعُلَا

پس اللہ سے عزت، خزانے اور بلندی کے طالب اس کے بلند ناموں کے وسیلے سے دعا کر

فَقُلْ بِانْكِسَارٍ بَعْدَ طُهْرٍ وَقُرْبَةٍ ۶ فَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ نَصْرًا مُعَجَّلَا

پس تو کہہ عاجزی کے ساتھ پاکیزگی اور عبادت کے بعد کہ اے اللہ میں تجھ سے جلد مدد کا سوال کرتا ہوں

بِحَقِّكَ يَا رَحْمٰنُ بِالرَّحْمَةِ الَّتِي ۷ أَحَاطَتْ فَكُنْ لِي يَا رَحِيمُ مُجَمِّلَا

بوسیلہ اپنے حق کے اے رحمٰن اس رحمت کے ساتھ جو احاطہ کیے ہوئے ہے اے رحیم مجھے اچھا کر دے

وَيَا مَلِكُ قُدُّوسُ قَدِّسْ سَرِيرَتِي ۸ وَسَلِّمْ وُجُودِي يَا سَلَامُ مِنَ الْبَلَا

اور اے بادشاہ نہایت پاک میرے باطن کو پاک کر دے اور اے سلامتی دینے والے میرے وجود کو بلاؤں سے سلامت رکھ

وَيَا مُؤْمِنُ هَبْ لِي أَمَانًا مُحَقَّقًا ۹ وَسِتْرًا جَمِيلًا يَا مُهَيْمِنُ مُسْبِلًا

اور اے امان دینے والے مجھے پکی امان عطا فرما اور اچھا دراز پردہ اے نگہبان

عَزِيزُ أَزِلْ عَنْ نَفْسِيَ الذُّلَّ وَاحْمِنِي ۱۰ بِعِزِّكَ يَا جَبَّارُ مِنْ كُلِّ مُعْضِلَا

اے عزت والے میری ذات سے ذلت کو زائل کر اور اے عظمت والے بوسیلہ اپنی عزت کے ہر مشکل میں میری حمایت کر

وَضَعْ جُمْلَةَ الْأَعْدَاءِ يَا مُتَكَبِّرُ ۱۱ وَيَا خَالِقُ خُذْ لِي عَنِ الشَّرِّ مَعْزِلَا

اے بڑائی والے میرے تمام دشمنوں کو نیچا دکھا اور اے خالق مجھے ہر شر سے بچا

وَيَا بَارِئَ النَّعْمَاءِ زِدْ فَيْضَ نِعْمَةٍ ۱۲ أَفَضْتَ عَلَيْنَا يَا مُصَوِّرُ أَوَّلَا

اے نعمتوں کے پیدا کرنے والے نعمتوں کا فیض زیادہ کر اے صورت بنانیوالے ہم پر پہلے افاضہ فرما

رَجَوْتُكَ يَا غَفَّارُ فَاقْبَلْ لِتَوْبَتِي ۱۳ بِقَهْرِكَ يَا قَهَّارُ شَيْطَانِيَ اخْذُلَا

اے مغفرت فرمانیوالے میں نے تجھ سے امید رکھی پس میری توبہ قبول فرما اور اے غلبے والے اپنے قہر سے میرے شیطان کو ذلیل کر

بِحَقِّكَ يَا وَهَّابُ عِلْمًا وَحِكْمَةً ۱۴ وَلِلرِّزْقِ يَا رَزَّاقُ كُنْ لِي مُسَهِّلَا

اے دینے والے بوسیلہ اپنے حق کے علم و حکمت عطا فرما اور اے روزی دینے والے میرے لیے روزی آسان فرما

وَبِالْفَتْحِ يَا فَتَّاحُ نَوِّرْ بَصِيرَتِي ۱۵ وَبِالْعِلْمِ زَيِّنِّي يَا عَلِيمُ تَفَضُّلَا

اے کھولنے والے کاموں کے فتح کے ساتھ میری بصیرت کو روشن کر اور اے علم والے مجھے اپنے فضل سے علم عطا کر

وَيَا قَابِضُ اقْبِضْ قَلْبَ كُلِّ مُعَانِدٍ ۱۶ وَيَا بَاسِطُ ابْسُطْنِي بِأَسْرَارِكَ الْعُلَا

اور اے تنگ کرنیوالے ہر دشمن کے دل کو بند کر دے اور اے کھولنے والے اپنے بلند بھیدوں کے ساتھ میرے سینے کو کھول دے

وَيَا خَافِضُ اخْفِضْ قَدْرَ كُلِّ مُنَافِقٍ ۱۷ وَيَا رَافِعُ ارْفَعْنِي بِرُوحِكَ أَثْقَلَا

اور اے پست کرنیوالے ہر منافق کی قدر پست کر دے اور اے بلند کرنیوالے اپنی بھاری روح کے ساتھ مجھے بلند کر دے

سَأَلْتُكَ عِزًّا يَا مُعِزُّ لِأَهْلِهِ ۱۸ مُذِلُّ فَذِلَّ الظَّالِمِينَ مُنَكِّلَا

اے عزت دینے والے اپنوں کو میں تجھ سے عزت کا طالب ہوں — اے ذلت دینے والے ظالموں کو عبرتناک طور پر ذلیل کر

فَعِلْمُكَ كَافٍ يَا سَمِيعُ فَكُنْ اِذًا ۱۹ بَصِيْرًا بِحَالِيْ مُصْلِحًا مُتَقَبِّلًا

اے سننے والے تیرا علم کافی ہے جب تو میرے حال کا دیکھنے والا ہے پس ہو جا اس کو قبول کرنے والا اور سنوارنے والا

فَيَا حَكَمٌ عَدْلٌ لَطِيْفٌ بِخَلْقِهٖ ۲۰ خَبِيْرٌ بِمَا يَخْفٰى وَمَا هُوَ مُجْتَلَا

پس اے فیصلہ کرنے والے انصاف کرنے والے اپنی مخلوق پر مہربان خبر رکھنے والا ہر پوشیدہ اور ظاہر کی ۔

فَعِلْمُكَ قَصْدِيْ يَا حَلِيْمُ وَعُمْدَتِيْ ۲۱ وَاَنْتَ عَظِيْمٌ عِظَمُ جُوْدِكَ قَدْ عَلَا

اے بردبار پس تیری بردباری میرا قصد و ارادہ ہے اور تو عظیم ہے تیری جود و عطا کی عظمت بلند ہو گئی

غَفُوْرٌ وَسَتَّارٌ عَلٰى كُلِّ مُذْنِبٍ ۲۲ شَكُوْرٌ عَلٰى اَحْبَابِهٖ وَمُوَصِّلَا

بخشنے والا پردہ پوش ہر گنہگار کا صلہ دینے والا اپنے دوستوں کا اور ملانے والا ۔

عَلِيٌّ وَقَدْ اَعْلٰى مَقَامَ حَبِيْبِهٖ ۲۳ كَبِيْرٌ كَثِيْرُ الْخَيْرِ وَلِلْجُوْدِ مُجْزِلَا

بلند ہے اور اپنے حبیب کا مقام بلند کر دیا بڑا ہے بہت ہی خیر و بخشش والا بہت دینے والا ہے

حَفِيْظٌ فَلَا شَيْءٌ يَفُوْتُ لِعِلْمِهٖ ۲۴ مُقِيْتٌ نَقِيْبٌ لِلْخَلْقِ اَعْلٰى وَاَسْفَلَا

حفاظت فرمانے والا ہے پس کوئی شے اس کے علم سے باہر نہیں قوت دینے والا نگہبان ہے بلند و پست مخلوق کا

فَحُكْمُكَ حَسْبِيْ يَا حَسِيْبُ تَوَلَّنِيْ ۲۵ وَاَنْتَ جَلِيْلٌ كُنْ لِغَمِّيْ مُنَكِّلَا

اے کفایت کرنے والے پس تیرا فیصلہ میرے لیے کافی ہے میری مدد فرما اور بزرگ ہے ہو جا میرے غم کا ہٹانے والا

اِلٰهِيْ كَرِيْمٌ اَنْتَ فَاكْرِمْ مَوَاهِبِيْ ۲۶ وَكُنْ لِعَدُوِّيْ يَا رَقِيْبُ مُخَذِّلَا

الٰہی تو کریم ہے پس مجھے عطیات بخش — اور اے نگہبان میرے دشمن کو پچھاڑنے والا ہو جا

دَعَوْتُكَ يَا مَوْلٰى مُجِيْبًا لِمَنْ دَعَا ۲۷ قَدِيْمَ الْعَطَايَا وَاسِعَ الْجُوْدِ فِي الْمَلَا

اے مالک قبول کرنے والے جو کوئی پکارے میں نے تجھے پکارا اے قدیم عطاؤں والے کامل بخشش والے عطاؤں میں ۔

إِلٰهِي حَكِيمٌ أَنْتَ فَاحْكُمْ مَشَاهِدِي ۲۸ فَوُدُّكَ عِنْدِي يَا وَدُودُ تَنَزَّلَا

الٰہی تو حکمت والا ہے میری حاضری کی جگہوں کا فیصلہ فرمادے اے دوست تیری محبت میرے پاس نازل ہو گئی

مَجِيدٌ فَهَبْ لِي الْمَجْدَ وَالسَّعْدَ وَالْوِلَا ۲۹ وَيَا بَاعِثُ ابْعَثْ نَصْرَ جَيْشِي مُهَرْوِلَا

بزرگی والے پس مجھے بزرگی وسعادت اور محبت عطا فرما اور اے بھیجنے والے میرے بھاگتے لشکر کی مدد بھیج

شَهِيدٌ عَلَى الْأَشْيَاءِ طَيِّبْ مَشَاهِدِي ۳۰ وَحَقِّقْ لِي حَقَّ الْمَوَارِدِ مَنْهَلَا

تو چیزوں پر گواہ ہے میرے حاضر ہونے کی جگہوں کو پاک کر دے اور میرے پینے کے گھاٹوں کا حق ثابت کر دے

إِلٰهِي وَكِيلٌ أَنْتَ فَاقْضِ حَوَائِجِي ۳۱ وَيَكْفِي إِذَا كَانَ الْقَوِيُّ مُوَكَّلَا

الٰہی تو کارساز ہے پس میری حاجات کو پوری فرما اور وکیل جب قوی ہو تو کافی ہوتا ہے

مَتِينٌ فَمَتِّنْ ضُعْفَ حَوْلِي وَقُوَّتِي ۳۲ أَغِثْ يَا وَلِيُّ عَبْدًا دَعَاكَ تَبَتُّلَا

مضبوط میری طاقت وقوت کے ضعف کو مضبوط کر دے اے دوست اپنے بندے کی مدد فرما جس نے تجھے پکارا ہے سب سے منقطع ہو کر

حَمِدْتُكَ يَا مَوْلَى حَمِيدًا مُوَحِّدًا ۳۳ وَمُحْصِي زَلَّاتِ الْوَرَى وَمُعَدِّلَا

اے مالک اے محمود توحید کا معتقد ہوتے ہوئے تیری تعریف کرتا ہوں اور مخلوق کی لغزشوں کو گھیرنے والے درست کرنے والے

إِلٰهِي مُبْدِي الْفَتْحِ لِي أَنْتَ وَالْهُدَىٰ ۳۴ مُعِيدٌ لِمَا فِي الْكَوْنِ إِنْ بَادَ أَوْ خَلَا

الٰہی میرے لیے فتح اور ہدایت کے ظاہر فرمانے والے کائنات کی ہر موجود اور گزری چیز کے دوبارہ پیدا کرنے والے

سَأَلْتُكَ يَا مُحْيِي حَيَاةً هَنِيئَةً ۳۵ أَمِتْ يَا مُمِيتُ أَعْدَاءَ دِينِي مُعَجِّلَا

اے زندگی بخشنے والے میں تجھ سے خوشگوار زندگی مانگتا ہوں اے موت دینے والے میرے دینی دشمنوں کو جلد موت دے

يَا حَيُّ أَحْيِي مَيْتَ قَلْبِي بِذِكْرِكَ ۳۶ الْقَدِيمِ فَكُنْ قَيُّومَ سِرِّي مُوَصِّلَا

اے زندہ میرے مردہ دل کو اپنے ذکر قدیم سے زندہ کر دے پس میرے بھید کا قائم کرنے والا ملانے والا ہو جا

وَيَا وَاجِدَ الْأَنْوَارِ أَوْجِدْ مَسَرَّتِي ۳۷ وَيَا مَاجِدَ الْأَنْوَارِ كُنْ لِي مُعَوَّلَا

اے انوار کے موجود کرنے والے میری خوشی کو موجود کر اور اے انوار کی بزرگی والے میرا مددگار ہو جا ۔

وَيَا وَاجِدُ مَا ثَمَّ إِلَّا وُجُوْدُهٗ ۳۸ وَيَا صَمَدُ قَامَ الْوُجُوْدُ بِهٖ عَلَا

اور اے پانے والے جس کے سوا یہاں کوئی موجود نہیں اور اے بے نیاز جس سے تمام موجودات کو قیام ہے وہ بلند ہے

وَيَا قَادِرٌ ذَا الْبَطْشِ أَهْلِكْ عَدُوَّنَا ۳۹ وَمُقْتَدِرٌ قَدِّرْ لِحُسَّادِنَا الْبَلَا

اور اے توانا گرفت فرمانے والے ہمارے دشمن کو ہلاک کر دے اور اے قدرت والے ہمارے حاسدوں کیلئے بلا مقدر کر دو

وَقَدِّمْ لِبِشْرِيْ يَا مُقَدِّمُ عَافِنِيْ ۴۰ مِنَ الضُّرِّ فَضْلًا يَا مُؤَخِّرُ ذَا الْعُلَا

اے آگے کرنے والے میرے بھید کو بڑھا دے اور اے پیچھے کرنے والے بلندی والے اپنے فضل سے مجھے تکلیف سے بچا

وَأَسْبِقْ لَنَا الْخَيْرَاتِ أَوَّلُ أَوَّلًا ۴۱ وَيَا آخِرُ اخْتِمْ لِيْ أَمُوْتُ مُهَلِّلًا

اور اے اول پہلے ہماری نیکیوں کو سبقت دے اور اے آخر میرا خاتمہ کر کہ میں مروں تہلیل کرتے ہوئے ۔

وَيَا ظَاهِرُ اَظْهِرْ لِيْ مَعَارِفَكَ الَّتِيْ ۴۲ بِبَاطِنِ غَيْبِ الْغَيْبِ يَا بَاطِنًا وَلَا

اور اے ظاہر اپنی معرفت کے مقامات ظاہر کر جو غیب الغیب کے باطن میں ہیں اور اے پوشیدہ دوستی والے

وَيَا وَالِيْ أَوْلِ أَمْرَنَا كُلَّ نَاصِحٍ ۴۳ وَيَا مُتَعَالِ اَرْشِدْ وَاَصْلِحْ لَهُ الْوَلَا

اے کام بنانے والے ہر نصیحت کرنیوالے ہمارا کام بنا دے اور اے بلند و برتر اس کیلئے دوستی سیدھی و درست کر دے

وَيَا بَرُّ يَا رَبَّ الْبَرَايَا وَمُوْهِبَ ۴۴ الْعَطَايَا وَيَا تَوَّابُ تُبْ وَتَقَبَّلَا

اور اے نیکی کار اے پروردگار مخلوق کے اور عطائیں بخشنے والے اور اے توبہ قبول کرنیوالے رجوع فرما اور قبول کر

وَمُنْتَقِمٌ مِنْ ظَالِمِيْ نُفُوْسِهِمْ ۴۵ كَذَاكَ عَفُوٌّ اَنْتَ فَاعْطِفْ تَفَضُّلَا

اور انتقام لینے والے میرے ظالموں کی جانوں سے تو اسی طرح معاف فرمانے والا ہے پس اپنے فضل سے مجھے معاف فرما

عَطُوْفٌ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ وَمُسْعِفٌ ۴۶ لِمَنْ قَدْ دَعَا يَا مَالِكَ الْمُلْكِ مَعْقِلَا

بندوں کے ساتھ شفیق مہربان اور پورا کرنیوالا اس کے لیے جس نے پکارا اے ملک کے مالک جائے پناہ ۔

فَأَلْبِسْ لَنَا يَا ذَا الْجَلَالِ جَلَالَةً ۴۷ بِجُوْدِكَ وَالْإِكْرَامِ مَا زَالَ مُهْطِلَا

اے بزرگی والے ہمیں بزرگی کا لباس پہنا پس تیرا کرم موسلادھار بارش کی طرح برسنے والا ہے

وَيَا مُقْسِطُ ثَبِّتْ عَلَى الْحَقِّ مُهْجَتِي ۴۸ وَيَا جَامِعُ اجْمَعْ لِيَ الْكَمَالَاتِ فِي الْمَلَا

اور اے انصاف کرنیوالے میری جان کو حق پر ثابت رکھ اور اے جمع فرمانیوالے میرے لیے اعلانیہ کمالات کو جمع فرما

إِلٰهِي غَنِيٌّ أَنْتَ فَاذْهَبْ لِفَاقَتِي ۴۹ وَمُغْنٍ فَأَغْنِ فَقْرَ نَفْسِي لِمَا خَلَا

الٰہی تو بے پرواہ ہے میرے افلاس کو دور کردے اور تو بے پرواہ کرنیوالا ہے میرے نفس کو ہر خواہش کی احتیاج سے بے پرواہ کردے

وَيَا مَانِعُ امْنَعْنِي مِنَ الذَّنْبِ فَانْجِنِي ۵۰ عَنِ السُّوْءِ مِمَّا قَدْ جَنَيْتُ تَعَمُّلَا

اور اے روکنے والے مجھے ہر گناہ سے روک کر پھر مجھے بچا برائی سے جو میں نے عمداً کی ہے ۔

وَيَا ضَارُّ كُنْ لِلْحَاسِدِيْنَ مُوَبِّخًا ۵۱ وَيَا نَافِعُ انْفَعْنِيْ بِرُوْحٍ مُحَصِّلَا

اور اے نقصان پہنچانیوالے حسد کرنیوالوں کا زجر و توبیخ کرنیوالا ہو اور اے نفع پہنچانیوالے تائید کی ہوئی روح کیساتھ مجھے نفع پہنچا

وَيَا نُوْرُ أَنْتَ النُّوْرُ فِي كُلِّ مَا بَدَا ۵۲ وَيَا هَادِ كُنْ لِلنُّوْرِ فِي الْقَلْبِ مُشْعِلَا

اور اے نور تمام موجودات میں تیرا ہی نور ہے اور اے ہدایت دینے والے ہو جا نور قلب کا چمکانے والا

بَدِيْعَ الْبَرَايَا أَرْجُوْ مِنْ فَيْضِ لُطْفِهِ ۵۳ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْتَ بَاقٍ لَهُ الْوِلَا

انوکھا پیدا کرنیوالا مخلوق کا میں اس کے فیض لطف سے امید رکھتا ہوں اور تیرے سوا کوئی باقی نہیں اسی کیلئے ہے دوستی

وَيَا وَارِثُ اجْعَلْنِيْ لِعِلْمِكَ وَارِثًا ۵۴ وَرُشْدُ أَلْبِسْنِيْ يَا رَشِيْدُ تَجَمُّلَا

اور اے وارث مجھے اپنے علم کا وارث بنا اور اے راست تدبیر والے مجھے اچھی شان و شوکت عطا فرما ۔

صَبُوْرٌ وَسَتَّارٌ فَوَفِّقْ عَزِيْمَتِي ۵۵ عَلَى الصَّبْرِ وَاجْعَلْ لِي اخْتِيَارًا مُزَمَّلَا

تو تحمل والا اور پردہ پوش ہے پس توفیق دے میرے عزم کو صبر کی اور مجھے اختیار دے کھولنے اور بند کرنیوالا

بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى دَعَوْتُكَ سَيِّدِي ۵۶ وَآيَاتِكَ الْعُظْمٰى ابْتَهَلْتُ تَوَسُّلَا

میرے مالک میں نے تیرے پیارے ناموں کے ساتھ تجھ کو پکارا ہے اور میں نے تیری بہت بڑی ثنایوں کا وسیلہ پکڑا ہے

فَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي بِفَضْلِهَا ۵۷ فَهَبْ لَنَا مِنْكَ الْكَمَالَ مُكَمَّلَا

پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے رب ان کی فضیلت سے اپنی طرف سے ہمیں مکمل کمال عطا فرما ۔

وَقَابِلْ رَجَائِي بِالرِّضَا عَنْكَ وَاكْفِنِي ۵۸ صُرُوفَ زَمَانٍ صِرْتُ فِيهِ مُحَوَّلَا

اور میری امید کے مقابل اپنی رضا کو لا اور میری زمانے کے حوادث سے کفایت کر کہ میں ان میں گھرا ہوا ہوں

أَغِثْ وَاشْفِنِي مِنْ دَاءِ نَفْسِي وَاهْدِنِي ۵۹ إِلَى الْخَيْرِ وَأَصْلِحْ مَا بِعَقْلِي تَخَلَّلَا

میری مدد فرما مجھے میرے نفس کی بیماری سے شفا دے اور مجھے نیکی کی راہ دکھا اور میری عقل میں جو خلل آ گیا ہے اس کی اصلاح کر

إِلٰهِي فَارْحَمْ وَالِدِيَّ وَإِخْوَتِي ۶۰ وَمَنْ بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ يَدْعُو مُرَتِّلَا

الٰہی رحم فرما میرے والدین اور بھائیوں اور اس پر جو ان ناموں کو عمدہ طریقے سے پڑھ کر دعا کرے ۔

أَنَا قَادِرِيُّ الْحَسَنِيُّ عَبْدُ الْقَادِرِ ۶۱ دُعِيتُ بِمُحْيِي الدِّينِ فِي دَوْحَةِ الْعُلَا

میں قادری حسنی عبدالقادر ہوں اور میں شجرہ عالیہ میں محی الدین کے لقب سے پکارا جاتا ہوں ۔

وَصَلِّ عَلٰى جَدِّي الْحَبِيبِ مُحَمَّدٍ ۶۲ بِأَحْلٰى سَلَامٍ فِي الْوُجُودِ وَأَكْمَلَا

اور رحمت نازل فرما میرے پیارے نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کائنات میں شیریں ترین اور کامل ترین سلام کے ساتھ

مَعَ الْآلِ وَالْأَصْحَابِ جَمْعًا مُؤَيَّدًا ۶۳ وَبَعْدُ فَحَمْدُ اللهِ خَتْمًا وَأَوَّلَا

اور آپ کے آل و اصحاب پر جو تائید شدہ جماعت ہے اور پھر تعریف اللہ کے لیے ہے انتہا و ابتدا میں ۔

زبان را شست و شو باید بآب جنت الکوثر
ازاں پس نام محی الدین بپاکی بر زبان رانی

حضرت سلطان باہوؒ

قصیدہ نمبر 5

عَلَى الْأَوْلِيَاءِ أَلْقَيْتُ سِرِّيْ وَبُرْهَانِيْ ۱ فَهَامُوْا بِهِ مِنْ سِرِّ سِرِّيْ وَإِعْلَانِيْ

اولیا پر میں نے اپنے بھید اور برہان کو ڈالا تو وہ میرے خاص بھید اور اعلان سے حیران ہو گئے

فَأَسْكَرَهُمْ كَأْسِيْ فَبَاتُوْا بِخَمْرَتِيْ ۲ سُكَارَى حَيَارَى مِنْ شُهُوْدِيْ وَعِرْفَانِيْ

پس میرے پیالے نے ان کو مست کر دیا تو وہ میری شراب معرفت کی وجہ سے میرے مشاہدے اور عرفان سے مست اور حیران رہ گئے

أَنَا كُنْتُ قَبْلَ الْقَبْلِ قُطْبًا مُبَجَّلًا ۳ وَطَافَتْ بِيَ الْأَمْلَاكُ وَالرَّبُّ سَمَّانِيْ

میں پہلے سے بھی پہلے قطب معظم تھا اور میرے سامنے ملائکہ گھومیں اور میرا نام میرے رب نے رکھا

خَرَقْتُ جَمِيْعَ الْحُجْبِ حِيْنَ وَصَلْتُ فِيْ ۴ مَكَانٍ بِهِ قَدْ كَانَ جَدِّيْ لَهُ دَانِيْ

میں نے تمام حجابات طے کر لیے تو اس جگہ پہنچا جہاں میرے نانا صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہوتے تھے

وَقَدْ كَشَفَ الْأَسْرَارَ عَنْ نُوْرِ وَجْهِهٖ ۵ وَمِنْ خَمْرَةِ التَّوْحِيْدِ بِالْكَاسِ أَسْقَانِيْ

اور مجھ پر اپنے چہرہ اقدس کے نور سے بھید کھول دیئے اور مجھ کو شراب توحید پیالے سے پلائی

أَنَا الدُّرَّةُ الْبَيْضَاءُ أَنَا بِسِدْرَةِ الرِّضَا ۶ تَمَّتْ لِيَ الْأَنْوَارُ وَاللّٰهُ أَعْطَانِيْ

میں سفید موتی (لوح محفوظ) ہوں میں خوشنودی کا سدرہ ہوں میرے لیے انوار چمکے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا فرمائے

وَصَلْتُ إِلَى الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ بِحَضْرَةٍ ۷ فَنَادَمَنِيْ رَبِّيْ حَقِيْقًا وَنَاجَانِيْ

میں عرش مجید تک حضوری میں پہنچ گیا۔ اہلیت کی وجہ سے میرے رب نے مجھ سے ہمنشینی اور سرگوشی فرمائی

نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللّٰهِ وَاللَّوْحِ نَظْرَةً ۸ فَلَاحَتْ لِيَ الْأَمْلَاكُ وَالرَّبُّ سَمَّانِيْ

میں نے ایک نظر عرش الٰہی اور لوح محفوظ پر ڈالی تو میرے لیے ملائکہ ظاہر ہوئیں اور میرا نام میرے رب نے رکھا

وَتَوَّجَنِيْ تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَةٍ ۹ وَمِنْ خِلَعِ التَّشْرِيْفِ وَالْقُرْبِ أَكْسَانِيْ

اور اس نے بیک نظر مجھے وصال کا تاج پہنایا اور مجھے بزرگی اور قرب کا لباس پہنایا ۔

فَلَوْ اَنَّنِیْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ بِدَجْلَۃٍ ۱۰ لَغَارَتْ وَغِیْضَ الْمَاءُ مِنْ سِرِّ بُرْهَانِیْ

پس اگر میں اپنا بھید دریائے دجلہ پر ڈالوں تو میرے برہان کے بھید سے پانی ضرور دھنس جائے اور نیچے اتر جائے

وَلَوْ اَنَّنِیْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ عَلٰی لَظٰی ۱۱ لَاُخْمِدَتِ النِّیْرَانُ مِنْ عُظْمِ سُلْطَانِیْ

اور اگر میں اپنا بھید بھڑکتی ہوئی آگ پر ڈالوں تو میری عظمت سلطانی کی وجہ سے بجھ جائے ۔

وَلَوْ اَنَّنِیْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ بِمَیِّتٍ ۱۲ لَقَامَ بِاِذْنِ اللّٰهِ حَیًّا وَنَادَانِیْ

اور اگر میں اپنا بھید مردے پر ڈالوں تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو اٹھے اور مجھے پکارے ۔

وَقَفْتُ عَلَی الْاِنْجِیْلِ حَتّٰی شَرَحْتُهٗ ۱۳ وَفَسَّرْتُ تَوْرَاةً وَاَسْطُرَ عِبْرَانِیْ

میں انجیل پر واقف ہوا یہاں تک کہ اس کی شرح کر دی اور میں نے توراۃ کی تفسیر کی اور میں عبرانی کو لیا ہوں

کَذَا السَّبْعَۃُ الْاَلْوَاحُ جَمْعًا فَهِمْتُهَا ۱۴ وَبَیَّنْتُ اٰیَاتِ الزَّبُوْرِ وَقُرْاٰنِ

یونہی سات الواح سب کو میں نے سمجھ لیا ہے اور زبور و قرآن کی آیات کو میں نے بیان کیا ۔

وَفَکَّیْتُ رَمْزًا کَانَ عِیْسٰی یَحُلُّهٗ ۱۵ بِهٖ کَانَ یُحْیِی الْمَوْتَ وَالرَّمْزُ سُرْیَانِیْ

اور میں نے وہ رمز کھول دیئے جنہیں عیسیٰ کھولتے تھے اور جن کے ساتھ وہ مردے زندہ کرتے تھے اور وہ رمز سریانی ہے

وَغُصْتُ بِحَارَ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ نَشْاَتِیْ ۱۶ اَخِیْ وَرَفِیْقِیْ کَانَ مُوْسٰی بْنُ عِمْرَانِ

اور میں نے اپنی ولادت سے پہلے علم کے دریاؤں میں غوطے لگائے موسیٰ بن عمران میرے بھائی اور دوست تھے

فَمَنْ فِیْ رِجَالِ اللّٰهِ کَانَ مَکَانَتِیْ ۱۷ فَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِی الْاَصْلِ رَبَّانِیْ

پس مردان خدا کون میرے مرتبے پر پہنچا ہے اور حقیقت میں میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی میری تربیت فرمائی ہے

اَنَا قَادِرِیُّ الْوَقْتِ عَبْدُ لِقَادِرٍ ۱۸ اُکَنّٰی بِمُحْیِی الدِّیْنِ وَالْاَصْلُ کِیْلَانِیْ

میں وقت کا قادری ابو الوقت عبدالقادر ہوں میری کنیت محی الدین ہے اور در اصل میں جیلانی ہوں

قصیدہ نمبر 6

لِي هِمَّةٌ بَعْضُهَا تَعْلُو عَلَى الْهِمَمِ ۱ وَلِي هَوًى قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

میری ہمت کا بعض سب ہمتوں پر بلند ہے اور میرا عشق لوح و قلم کی تخلیق سے پہلے ہے ۔

وَلِي حَبِيبٌ بِلَا كَيْفٍ وَلَا مَثَلٍ ۲ وَلِي مَقَامٌ وَلِي رَبْعٌ وَلِي حَرَمِي

اور میرا محبوب بے کیف اور بے مثل ہے اور میرا ایک مقام ہے اور میرا ایک گھر ہے اور میرا ایک حرم ہے

حُجُّوا إِلَى فَدَارِي كَعْبَةٌ نُصِبَتْ ۳ وَصَاحِبُ الْبَيْتِ عِنْدِي وَالْحِمَى حَرَمِي

تم میری طرف حج کرو کہ میرا گھر کعبہ مقرر کیا گیا ہے اور گھر والا میرے پاس ہے اور محفوظ چراگاہ میرا حرم ہے

لَا تَسْتَقِرُّ وَلَا تَصْحُو ضَمَائِرُهُ ۴ مَا لَمْ يُلَوِّحْ لَهُ الْمَحْبُوبُ كَالْعَلَمِ

انکے بھید ثابت اور واضح نہ ہونگے جب تک محبوب نشان کی طرح اس کیلئے واضح اشارہ نہ کرے ۔

وَجَدْتُ حَوْلَ الْحِمَى فُرْسَانَ مَعْرَكَةٍ ۵ سُيُوفُهُمْ مُشْهَرَاتٌ قَصْدُهُمْ عَدَمِي

میں نے چراگاہ کے گرد جنگی گھوڑ سواروں کو پایا انہوں نے تلواریں سونت کر جنگ کی ہوئی تھیں انکا ارادہ مجھے مٹانا تھا

قَتَلْتُ فِيهِمْ وَفِي أَيْدِي لَهُمْ بَتْرٌ ۶ وَلَوْ هَزَزْتُ لَمَا نَجَوْا الزَّعْمَ بِالْجُسُمِ

تو میں انہیں کو پڑا اور میرے ہاتھوں میں ان کیلئے تیغ براں تھی وہ تیز تلواروں بہت گمان کی جانب شکست کھاتے ہوئے بھاگے

لِلْقَادِرِيَّةِ فُرْسَانٌ مُعَرْبِدَةٌ ۷ بَيْنَ الْأَنَامِ وَمَجْرٌ شَاعَ فِي الْقِدَمِ

لوگوں کے اندر قادریت کے تند مزاج گھوڑ سوار ہیں اور پرانے زمانے میں بھی مشہور ہیں ۔

غُصْتُ الْبِحَارَ وَقَدْ أَظْهَرْتُ جَوْهَرَهَا ۸ فَلَمْ أَرَ قَدَمًا تَعْلُو عَلَى قَدَمِي

میں نے حقیقت کے سمندروں میں غوطے لگائے ہیں اور انکے موتی ظاہر کیے اور میں نے کوئی قدم اپنے قدم سے اونچا نہیں دیکھا

هٰذِي عَصَايَ الَّتِي فِيهَا مَآرِبُ لِي ۹ وَقَدْ أَهُشُّ بِهَا يَوْمًا عَلَى غَنَمِي

یہ میری وہ لاٹھی ہے جس میں میرے کئی مقاصد ہیں اور کبھی کسی دن اس کے ساتھ میں اپنی بکریوں پر سے پتے جھاڑونگا

۱۰

اِنْ اَلْقِهَا تَلْقَفْ کُلَّ مَا صَنَعُوْا

اگر میں اس لاٹھی کو ڈال دوں تو جو کچھ انہوں نے بنایا

اِذَا اَتَیْتُوْا بِسِحْرٍ مِنْ کَلَامِہِمْ

جب سب نگل جائیگی جبکہ وہ لائیں جادو کیسا تو اپنے کلام سے
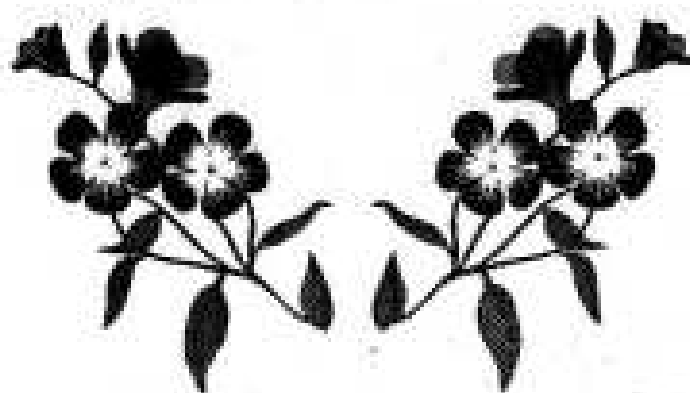
یا غوثِ معظم نورِ ہدیٰ مختارِ نبی مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم قطبِ علی حیران زجلالت ارض و سما
در صدق ہمہ صدیق وشی در عدل عدالت چون عمری
در کانِ حیا عثمان غنی مانند علی باجود وسخا
معین کہ غلامِ نامِ تو شد دریوزہ گرِ اکرامِ تو شد
شد خواجہ ازان کہ غلامِ تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

قصیدہ نمبر 7

مَا فِي الْمَنَاهِلِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ ۱ إِلَّا وَلِي فِيهِ الْأَلَذُّ الْأَطْيَبُ

عشق کے چشموں میں کوئی شیریں چشمہ نہیں مگر یہ کہ میرے لیے اس میں لذیذ اور پاکیزہ حصہ رہو

أَوْ فِي الْمَكَانِ مَكَانَةٌ مَخْصُوصَةٌ ۲ إِلَّا وَمَنْزِلَتِي أَعَزُّ وَأَقْرَبُ

یا مراتب میں کوئی خاص مرتبہ مگر یہ کہ میرا مرتبہ اس سے بڑھ کر عزت والا اور قرب والا ہے

وَهَبَتْ لِيَ الْأَيَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا ۳ فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

اور دنوں نے اپنی صفائی کی رونق مجھے بخشی ہے تو انکے چشمے شیریں ہوگئے اور گھاٹ پاکیزہ ہوگئے

وَغَدَوْتُ مَخْطُوبًا لِكُلِّ كَرِيمَةٍ ۴ لَا يَهْتَدِي فِيهَا اللَّبِيبُ فَيَخْطُبُ

اور میں ہر بزرگی کے ساتھ مخاطب کیا گیا جس کی طرف دانا راہ نہیں پاتا کہ اس کو طلب کرے

أَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا يَخَافُ جَلِيسُهُمْ ۵ رَيْبَ الزَّمَانِ وَلَا يَرَى مَا يُرْهِبُ

میں ان مردانِ خدا سے ہوں جنکا ہمنشیں زمانے کی گردش سے نہیں ڈرتا اور وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جس سے کہ وہ خوف کرے

قَوْمٌ لَهُمْ فِي كُلِّ مَجْدٍ رُتْبَةٌ ۶ عُلْوِيَّةٌ وَبِكُلِّ جَيْشٍ مَوْكِبُ

یہ وہ قوم ہے کہ ہر بزرگی میں ان کا مرتبہ بلند ہے اور ہر لشکر کے ساتھ راہبر ہوا کرتا ہے ۔

أَنَا بُلْبُلُ الْأَفْرَاحِ أَمْلَأُ دَوْحَهَا ۷ طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ أَشْهَبُ

میں بلبل ہوں خوشیوں کا جس نے اپنے جنگل کو خوشی سے بھر دیا اور بلندی میں باز اشہب ہوں

أَضْحَتْ جُيُوشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيئَتِي ۸ طَوْعًا وَمَهْمَا رُمْتُهُ لَا يَعْزُبُ

محبت کے لشکر خوشی کے ساتھ میری مشیت کے تحت ہونگے اور میں انہیں جہاں چاہوں وارد ہونگے

أَصْبَحْتُ لَا أَمَلًا وَلَا أُمْنِيَّةً ۹ أَرْجُو وَلَا مَوْعُودَةً أَتَرَقَّبُ

ہو گیا ہوں کہ کوئی امید ہے اور نہ کوئی آرزو کہ جس کی میں امید کرتا ہوں اور نہ کوئی وعدہ ہے جس کا میں منتظر ہوں

مَا زِلْتُ اَرْتَعُ فِیْ مَیَادِیْنِ الرِّضَا ۱۰ حَتّٰی وُهِبْتُ مَكَانَةً لَا تُوْهَبُ

میں ہمیشہ رضا کے میدانوں میں چرتا رہا یہاں تک کہ مجھے وہ مرتبہ بخشا گیا جو کسی کو نہیں بخشا گیا ۔

اَضْحَی الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ مَرْقُوْمَةٍ ۱۱ تَزْهُوْ وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ

زمانہ منقش حلے کی طرح ہو گیا چمکتا ہے اور ہم اس کا سنہری نقش ہیں ۔

۱۲

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا

اگلوں کے سورج ڈوب گئے اور ہمارا سورج

اَبَدًا عَلٰی فَلَكِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

ہمیشہ بلندی کے آسمان پر رہے گا غروب نہ ہوگا

قبلۂ اہل صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

خاک پائے تو بود روشنی اہل نظر
دیدہ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین

قطب مسکین بغلامی درت منسوب است
داغ مہرش بفزا حضرت غوث الثقلین

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

قصیدہ نمبر 8

طُفْ بِحَانِي سَبْعًا وَلُذْ بِذِمَامِي ۱ وَتَجَرَّدْ لِزَوْرَتِي كُلَّ عَامِ

میری دکان شراب محبت کا سات بار طواف کر اور میرے دامن کرم کی پناہ لے اور میری زیارت کیلئے ہر سال گھر بار چھوڑ کر آ

أَنَا سِرُّ الْأَسْرَارِ مِنْ سِرِّ سِرِّي ۲ كَعْبَتِي رَاحَتِي وَبَسْطِي مُدَامِي

میں بھیدوں کا بھید اپنے بھید کے بھید سے میرا کعبہ میری راحت ہے اور انبساط میری شراب ہے

أَنَا نَشْرُ الْعُلُومِ وَالدَّرْسُ شُغْلِي ۳ أَنَا شَيْخُ الْوَرَى لِكُلِّ إِمَامِ

میں علوم کا پھیلانے والا ہوں اور درس میرا شغل ہے میں پیشوا ہوں کل خلقت کا اور کل اماموں کا

أَنَا فِي مَجْلِسِي أَرَى الْعَرْشَ حَقًّا ۴ وَجَمِيعُ الْمُلُوكِ فِيهِ قِيَامِي

میں اپنی مجلس میں درحقیقت عرش کو دیکھتا ہوں اور جملہ فرشتوں کو اس میں میرا قیام ہے

قَالَتِ الْأَوْلِيَاءُ جَمْعًا بِعَزْمٍ ۵ أَنْتَ قُطْبٌ عَلَى جَمِيعِ الْأَنَامِ

سارے ولیوں نے کہا کہ یقیناً آپ تمام لوگوں پر قطب ہیں

قُلْتُ كُفُّوا ثُمَّ اسْمَعُوا نَصَّ قَوْلِي ۶ إِنَّمَا الْقُطْبُ خَادِمِي وَغُلَامِي

میں نے کہا ٹھہرو اور میری صریح بات سنو بے شک قطب تو میرا خادم اور غلام ہے

كُلُّ قُطْبٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ۷ وَأَنَا الْبَيْتُ طَائِفٌ بِخِيَامِي

ہر قطب بیت اللہ کا سات بار طواف کرتا ہے اور میں وہ ہوں کہ بیت اللہ میرے خیموں کا طواف کرتا ہے

كَشَفَ الْحُجْبَ وَالسُّتُورَ لِعَيْنِي ۸ وَدَعَانِي لِحَضْرَةٍ وَمَقَامِ

اللہ تعالیٰ نے میری آنکھ کیلئے حجاب اور پردے کھول دیئے اور مجھے مقام و حضوری کے لیے بلایا ۔

فَاخْتَرَقْتُ السَّبْعَ السُّتُورَ جَمِيعًا ۹ عِنْدَ عَرْشِ الْإِلٰهِ كَانَ مَقَامِي

پھر جب ساتوں پردے پھٹ گئے عرش الٰہی کے پاس میرا مقام تھا

وَكَسَانِيْ بِتَاجِ تَشْرِيْفِ عِزٍّ ۱۰ وَطِرَازٍ وَحُلَّةٍ بِاخْتِتَامِ

اور اس نے مجھے کامل طور پر بزرگی کا تاج اور زیور اور لباس پہنا دیا

فَرَسُ الْعِزِّ تَحْتَ سَرْجِ جَوَادِيْ ۱۱ وَرِكَابِيْ عَالٍ وَغِمْدِيْ مُحَامِيْ

میرے تیز اور گھوڑے کی کاٹھی کے نیچے عزت کا گھوڑا ہے اور میری رکاب بلند ہے اور میری کا نیام حمایت کرنیوالا ہے

وَاِذَا مَا جَذَبْتُ قَوْسَ مَرَامِيْ ۱۲ كَانَ نَارُ الْجَحِيْمِ مِنْهَا سِهَامِيْ

اور جب بھی میں اپنے مطلب کی کمان کھینچتا ہوں اس کمان سے جو تیر نکلتا ہے گویا جہنم کی آگ ہے

سَائِرُ الْاَرْضِ كُلِّهَا تَحْتَ حُكْمِيْ ۱۳ وَهِيَ فِيْ قَبْضَتِيْ كَفَرْخِ الْحَمَامِ

ساری کی ساری زمین میرے زیر فرمان ہے اور کبوتر کے بچے کی طرح میرے زیر قبضہ ہے

مَطْلَعُ الشَّمْسِ لِلْغُرُوْبِ سُفُلًا ۱۴ خُطْوَتِيْ قَدْ قَطَعْتُهُ بِاهْتِمَامِ

سورج کے طلوع کے مقام سے غروب کے مقام تک میرے ایک قدم کے فاصلے کے نیچے ہے جو میں نے اہتمام کیا تو طے کیا ہے۔

يَا مُرِيْدِيْ لَكَ الْهَنَا بِدَوَامِيْ ۱۵ عَيْشُ عِزٍّ وَرِفْعَةٍ وَاحْتِرَامِ

اے میرے مرید میری ہمیشگی کے ساتھ تجھے عزت بلندی اور احترام کی زندگی مبارک ہو

وَمُرِيْدِيْ اِذَا دَعَانِيْ بِشَرْقٍ ۱۶ اَوْ بِغَرْبٍ اَوْ نَازِلٍ بِخِضَامِ

اور میرا مرید مشرق یا مغرب یا چڑھے ہوئے دریا کے جب بھی مجھ کو پکارے

فَاُغِثْهُ اَوْ كَانَ فَوْقَ هَوَاءٍ ۱۷ اَنَا سَيْفُ الْقَضَا لِكُلِّ خِصَامِ

تو میں اس کی دستگیری کرتا ہوں خواہ وہ دوش ہوا پر ہو میں ہر خصومت کے واسطے قضا کی تلوار ہوں

اَنَا فِي الْحَشْرِ شَافِعٌ لِمُرِيْدِيْ ۱۸ عِنْدَ رَبِّيْ فَلَا يُرَدُّ كَلَامِيْ

میں حشر میں اپنے مرید کی شفاعت کرنیوالا ہوں اپنے رب کے پاس نہیں میری بات رد کی جائے گی

	۱۹	
أَنَا قُطْبٌ وَقُدْوَةٌ لِلْأَنَامِ		أَنَا شَيْخٌ وَصَالِحٌ وَوَلِيٌّ
میں قطب اور لوگوں کا پیشوا ہوں		میں بزرگ نیکوکار اور ولی ہوں

	۲۰	
جَدِّي الْمُصْطَفٰى وَحَسْبِي إِمَامٌ		أَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ طَابَ وَقْتِي

میں عبدالقادر ہوں میرا وقت خوش ہوا میرے نانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور مجھے وہ پیشوا کافی ہیں

۲۱

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ فِي كُلِّ وَقْتٍ

تو ہر وقت ان پر خدا کی رحمت ہو

وَعَلٰى آلِهٖ بِطُولِ الدَّوَامِ

اور ان کی آل پر ہمیشہ ہمیشہ

من آدم بہ پیش تو سلطان عاشقان
ذات تو ہست قبلۂ ایمان عاشقان
کوئے تو ہست غیرتِ جنت بصد شرف
حسن و جمال روئے تو بستان عاشقان
صابر بخاک کوئے تو سر بر نہادہ ام
زان رو کہ ہست کوئے تو سامان عاشقان

حضرت علی احمد صابر کلیریؒ

قصیدہ نمبر 9

سَقَانِیْ حَبِیْبِیْ مِنْ شَرَابِ ذَوِی الْمَجْدِ ۱ فَاَسْکَرَنِیْ حَقًّا فَغِبْتُ عَلٰی وَجْدِیْ
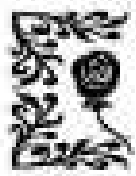
مجھے میرے دوست نے اصحاب فضیلت والی شراب پلائی پس اس نے مجھے درحقیقت مست کر دیا تو میں عشق میں گم ہو گیا

وَاَجْلَسَنِیْ فِیْ قَابِ قَوْسَیْنِ سَیِّدِیْ ۲ عَلٰی مِنْبَرِ التَّخْصِیْصِ فِیْ حُسْنِ مَقْعَدِیْ

اور میرے سردار نے مجھ کو قاب قوسین میں تخصیص کے منبر پر خوبصورت نشست میں بٹھا دیا ،

حَضَرْتُ مَعَ الْاَقْطَابِ فِیْ حَضْرَةِ اللِّقَا ۳ فَغِبْتُ بِهٖ عَنْهُمْ وَشَاهَدْتُهٗ وَحْدِیْ

میں قطبوں کے ہمراہ دیدار محبوب حقیقی کے دربار میں حاضر ہوا تو میں ان سے جدا ہو گیا اور اکیلے میں نے اسکا مشاہدہ کیا

فَمَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ اِلَّا بَقِیَّتِیْ ۴ وَفَضْلَةَ کَاسَاتِیْ بِهَا شَرِبُوْا بَعْدِیْ

پس جو عشاق نے میرا بچا کچھا ہی پیا اور میرے بعد انہوں نے میرے پیالوں کا پس ماندہ پیا !

وَلَوْ شَرِبُوْا مَا قَدْ شَرِبْتُ وَعَایَنُوْا ۵ مِنَ الْحَضْرَةِ الْعَلْیَاءِ صَافِیْ مَوْرِدِیْ

اور اگر وہ پی لیتے جو میں نے پیا ہے اور دربار عالی سے میرے صاف گھاٹ کر پی لیتے

لَاَمْسَوْا سُکَارٰی قَبْلَ اَنْ یَّشْرَبُوا الْمُدَامَ ۶ وَاَمْسَوْا حَیَارٰی مِنْ صَادِمَةِ الْوَرْدِ

تو ضرور شراب پینے سے پہلے مست ہو جاتے اور گلاب (حسن محبوب) کی پچھاڑ سے حیران ہو جاتے ،

اَنَا الْبَدْرُ فِی الدُّنْیَا وَغَیْرِیْ کَوَاکِبُ ۷ وَکُلُّ فَتًی یَّهْوٰی فَذَالْکُلُّ عَبْدِیْ

میں دنیا میں چودھویں کا چاند ہوں اور دوسرے ستارے ہیں اور ہر جوان محبت کرنے والا پس سب میرے غلام ہیں

وَبَحْرِیْ مُحِیْطٌ بِالْبِحَارِ بِأَسْرِهَا ۸ وَعِلْمِیْ حَوٰی مَا کَانَ قَبْلِیْ وَمَا بَعْدِیْ

اور میرا دریا محیط ہے سارے دریاؤں کو اور میرا علم حاوی ہے سب کو جو کچھ مجھ سے پہلے تھا اور جو میرے بعد ہوگا

وَسِرِّیْ فِی الْاَسْرَارِ یَزْجُرُ فِی الزَّجْرِ ۹ کَزَجْرِ سَحَابِ الْاُفُقِ مِنْ مَلِكِ الرَّعْدِ

اور میرا بھید بھیدوں میں زجرو توبیخ کرنیوالا ہے جیسا کہ رعد فرشتے کی طرف سے زجرو توبیخ آسمانی بادلوں کو

فَیَا مَادِحِیْ قُلْ مَا تَشَاءُ وَلَا تَخَفْ ۱۰ لَكَ الْاَمْنُ فِی الدُّنْیَا لَكَ الْاَمْنُ فِیْ غَدٖ

پس اے میرے مدح خواں جو چاہے کہہ اور خوف کر تیرے لیے دنیا اور کل قیامت کے دن امن ہے

۱۱

فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَحْظٰی بِعِزٍّ وَقُرْبَةٍ

پس اگر تو عزت اور قرب خداوندی چاہتا ہے

فَدَاوِمْ عَلٰی حُبِّیْ وَحَافِظْ عَلٰی عَهْدِیْ

تو میری محبت پر دائم رہ اور میرے وعدے کی حفاظت کر

ماخوذ از "الفیوضات الربانیة فی المأثر القادریه"
للعارف القطب الربانی سیدی الشیخ محی الدین
عبدالقادر الکیلانی قدس الله سره
جمع و ترتیب السید الحاج اسماعیل بن
السید محمد سعید القادری
طبع فی بلدة دهلی 1329 هجری

یہ تمام قصائد مبارکہ "الفیوضات الربانیہ فی المآثر والقادریہ" (صفحات نمبر 42 تا 59)

جو دہلی سے سال 1329 ہجری میں شائع ہوئی، سے اخذ کیے گئے ہیں۔

قصیدہ نمبر 10

رفع الحجب عن بدور الجمال
مرحبا مرحبا باهل الجمال

ملکونی بحبهم ورضوا عن
عبد رق فسدت بین الموالی

عاملونی بلطفهم فی غرامی
فحلی فی بصائر الناس حالی

فرحونی بصرف راح هواهم
فتربیت فی حجور الدلال

ان ارادوا الصدود یغن وجودی
رحمونی وانعموا بالوصال

واذا ما ضللت عنهم هدونی
هکذا هکذا تکون الموالی

سادتی سادتی بحقی علیکم
اننی عندکم عزیز و غال

ما بقی لی حبیب قلب سواکم
مات وهمی بکم وبان خیالی

بحیاتی علیکم یا سقاتی
روقوا الکاس ان حبی ملالی

وادیروا الکئوس بین الندامی
فجمیع الانام سکری بحالی

قصیدہ نمبر 11

رفعت علی اعلی الوری اعلامنا
لما بلغنا فی الغرام مرامنا

نحن الملوک علی سلاطین الهم
والکائنات و من بها خدامنا

و ببذلنا للحب نلنا عزة
و علی الروؤس تنقلت اقدامنا

ان کان اخرنا الزمان فاننا
فقنا الذین تقدموا قدامنا

بالأخذ عمن قاب قوسین دنا
المصطفیٰ المختار عین مرادنا

ضربت طبول العز فی ساحاتنا
وعلی السهی شرفا نصبن خیامنا

فجمالنا ملا الملاوجلالنا
لا یستطاق ولا یفل حسامنا

ولا جلنا وجد الزمان و کونه
فالدهر عبد والزمان غلامنا

ولنا الولایة من الست بربکم
رشقت قلب المنکرین سهامنا

وخیولنا مشهوره بین الوریٰ
عال علی کل الرکاب رکابنا

وجليسنا لم يشق يوما فى الورى

ومريدنا ملزال فى اكرامنا

عش يا مريدى آمنا فى غبطة

فالعز ثم العز فى عرصاتنا

لوح الوجود بسترنا محفوظة

وبسعدنا فيه جرت اقلامنا

قد قال لى رب البرية لا تخف

قل ما تشاء فانت من احبابنا

انا قطب اقطاب الوجود حقيقة

وجميع من فى الأرض من خدامنا

قطب الزمان وغوثه وملاذه

والاوليا جمعا بظل خبابنا

ثم الصلاة على النبى محمد ﷺ

والال والاصحاب ثم صحابنا

باب ہفتم
مدرسہ قادریہ کی لائبریری
حضور غوث پاک کے سوانح پر چند اہم عربی کتب
سلسلہ عالیہ قادریہ
فضیلت سلسلہ قادریہ
سلسلہ قادریہ کے امتیازات
قادری مریدین کیلئے خوشخبریاں
پاکستان میں تبرکات غوثیہ
دیوان حضوری میں تبرکات غوثیہ
خانقاہ سعدوشریف میں تبرکات غوثیہ
کلر کہار میں اولاد غوث اعظم کے مزارات
کتابیات ماخذ و مراجع
نعت رسول مقبول ﷺ از سید شیخ عبدالقادر جیلانی

مدرسہ قادریہ کی لائبریری

مدرسہ قادریہ کی لائبریری جس کی بنیاد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔ تاریخ کے مختلف ادوار سے گزرتے ہوئے اس وقت بھی مزار مبارک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے وسیع جدید کمپلیکس میں موجود ہے۔ اس ناچیز نے 14 اکتوبر، 2001ء اس عظیم لائبریری کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اس کے لائبریرین جناب نوری محمد صبری المفتی جو عرصہ 45 سال سے اپنی خدمات اس لائبریری میں پیش کئے ہوئے ہیں، سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ لائبریری کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اس وقت اس لائبریری میں تقریباً 61 ہزار مطبوعہ کتب اور 2000 قلمی نسخے موجود ہیں۔ اس بندۂ ناچیز کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اس نے بھی اپنی تصانیف اس عظیم الشان لائبریری میں پیش کیں۔

قادریہ لائبریری میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تالیفات بھی موجود ہیں جن کا مختصر اتذکرہ اس طرح ہے۔

﴿مطبوعہ کتب﴾

۱. الغنیه لطالبی طریق الحق عزو جل
۲. الفتح الربانی
۳. فتوح الغیب
۴. سر الأسرار فیما یحتاج الیه الابرار
۵. الدلائل القادریه
۶. الحدیقه المصطفویه
۷. الحجة البیضاء
۸. عمده الصالحین فی ترجمة غنیة الصالحین
۹. الرساله الغوثیه
۱۰. الفیوضات الربانیه
۱۱. بشائر الخیرات

﴿قلمی نسخے﴾

۱۔ الغنیة لطالبي طریق الحق عزو جل

۲۔ ورد الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

۳۔ حزب الابتهال

٤۔ کیمیاء السعادة لمن أراد الحسنیٰ و زیادة

٥۔ جلاء الخاطر من کلام الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ

٦۔ سر الاسرا فیما یحتاج الیه الابرار

۷۔ مجموعه خطب

حضور غوث پاک کے سوانح و مناقب پر لکھی جانے والی چند اہم عربی کتب کا تعارف

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ وصال
١	بهجة الابرار	الشیخ شہاب الدین سہروردیؒ	632ھ
۲	بهجة الاسرار	حضرت علامہ نورالدین الشطنوفیؒ	713ھ
۳	کتاب فی مناقب الشیخ عبدالقادر	شیخ قطب الدین موسیٰؒ	726ھ
۴	الشرف الباهر فی مناقب الشیخ عبدالقادرؒ	امام قطب الدین موسیٰ البعلبکیؒ	736ھ
٥	اسنی المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر	امام عفیف الدین الیافعیؒ	768ھ

٦	روضة الناظر فی ترجمة الشیخ عبدالقادر	امام مجدالدین فیروز آبادیؒ	817ھ
۷	غبطة الناظر فی ترجمه الشیخ عبدالقادر	امام ابن حجر العسقلانیؒ	852ھ
٨	الروض الزاهر فی مناقب الشیخ عبدالقادر	امام احمد قسطلانیؒ	923ھ
٩	قلائد الجواهر	الشیخ محمد یحیی التادفیؒ	963ھ
١٠	تحفة الاکابر بمناقب شیخ عبدالقادر	الشیخ عبدالرحمن یوسف المغربیؒ	1096ھ
١١	کوکب المبانی و موکب المعانی شرح صلوات سیدی عبدالقادر جیلانی	علامہ عبدالغنی النابلسیؒ	1143ھ
١٢	تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر	علامہ عبدالقادر الاربلیؒ	1315ھ
١٣	السیف الربانی	ابن عزوز (دمشق سے 1313ھ میں شائع ہوئی)	1313ھ

سلسلۂ عالیۂ قادریہ

اس سلسلۂ عالیہ کی بنیاد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ پر رکھی۔ یہ سلسلہ دنیا کے اکثر ممالک میں بہت تیزی سے پھیلا۔ اور اس کے فیوض وبرکات اسپین، مراکش اور افریقہ کے دور دراز علاقوں پر پہنچے۔

کتب تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ عراق سے باہر سب سے پہلی خانقاہ قادریہ فاس (مراکش) میں السید ابراہیم (متوفی 592ھ) نے قائم فرمائی۔ حضرت شیخ ابراہیم اور حضرت شیخ عبدالعزیز کی ذریت کے کچھ افراد مراکش ہجرت کر گئے تھے۔ صالح بن مہدی "**الاعلام الشامخہ**" میں بیان کرتے ہیں کہ 661 ہجری تک مکہ مکرمہ میں 381 قادری رباطیں قائم ہو چکی تھیں۔ اب بھی عراق، شام، اردن، فلسطین، لبنان، مراکش، الجزائر، تونس، لیبیا، مصر، سوڈان، ایتھوپیا، صومال، گھانا، نائیجیریا، مالی، گیمبیا، چاڈ، کیمرون، سیرالیون، ایران، افغانستان، ترکی، پاکستان، ہندوستان، برما، تھائی لینڈ، مالیریا، انڈونیشیا، چائنا، روس، پولینڈ اور البانیا میں بھی اس سلسلہ عالیہ قادریہ کے پیروکار موجود ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ پھیلنے والا یہی سلسلہ قرار دیا جاتا ہے۔ سید محمد انور گیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سدرہ شریف اکثر بیان فرماتے ہیں کہ شاید ہی دنیا کا کوئی ایسا ملک ہو جہاں سلسلہ قادریہ اور قادری حضرات موجود نہ ہوں۔

فضیلت سلسلہ قادریہ

ہر کہ در قادریہ یافت نظام

شدہ مقبول خالق علام

"**شریف التواریخ**" میں ہے کہ سب طریقوں سے افضل واکمل طریقہ سلسلہ عالیہ قادریہ ہے کیونکہ اس سلسلہ کے امام حضرت پیران پیر دستگیر غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

خود ہیں۔ جو تمام اولیائے امت کے سردار ہیں۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ مذکورہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔'' کہ طریقہ قادریہ تمام طریقوں پر قادر اور قوی ہے'' اسی لئے تو خود حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قصیدہ مبارکہ میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ

فکن قادري الوقت لله مخلصاً

تعيش سعيداً صادقاً للمحبة

پس تو وقت کا قادری اور اللہ تعالیٰ کیلئے مخلص ہو جا۔

تو سعادت مند زندگی گزارے گا اور محبت میں سچا ہوگا۔

سلسلہ قادریہ کے امتیازات

''**قلائد الجواھر**'' میں ہے کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس بات کی ضمانت حاصل کر لی ہے کہ تا حشر ان کا کوئی مرید بغیر توبہ کے وفات نہیں پائے گا۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کے مریدوں کے مرید بھی سات سلسلوں تک جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ روز حشر میں اپنے مریدوں کی شفاعت کرنے والا ہوں۔ اور میرا رب میری بات کو واپس نہیں کرے گا۔

انا في الحشر شافع'' لمريدي

عند ربي فلا يُرد كلامي

ایک مقام پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

انا لمريدي حافظ مايخافه

احرسه من كل شر و فتنة

کہ میں اپنے مرید کا ضامن ہوں اور حسب احوال مراتب ان کی نگہداشت بھی کرتا ہوں۔

حضرت علی ہیتی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کے مریدین کو اتنا سعادت مند نہیں دیکھا کہ جتنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مریدین تھے۔

قادری نسبت والے مریدین کیلئے خوشخبریاں

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر اپنے مریدین کو یہ خوشخبری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اِنْ لَمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّد" فَاَنَا جَیِّد"

(اگر میرا مرید اچھا نہیں تو کیا ہے میں تو اچھا ہوں)

اس خوشخبری کو حضرت امام رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ نے اس طرح واضح فرمایا

ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو

سید جید ہر دہر ہے مولا تیرا

حضرت شیخ بقا بن بطو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضور آپ رضی اللہ عنہ کے مریدین میں نیک اور صالح بھی ہوں گے اور گناہگار بھی جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نیک اور صالح میرے لئے ہوں گے اور میں خود گناہگاروں کیلئے۔ ایک مقام پر اپنے مریدین کو خوشخبری دیتے ہوئے اس طرح ارشاد فرماتے ہیں کہ

مُرِیْدِیْ لَکَ الْبُشْرٰی تَکُوْنُ عَلَی الْوَفَا

اِذَا کُنْتَ فِیْ هَمٍّ اُغِثْکَ بِهِمَّتِیْ

اے میرے مرید! تیرے لئے خوشخبری ہے کہ تو وفادار رہ اور تجھ کو جو غم بھی ہوگا میں اپنی ہمت کے ساتھ تیری مدد کروں گا۔

مرأت الاولیاء (صفحہ 232)" میں حضرت شیخ سیدنا عبدالرزاق رضی اللہ عنہ فرزند سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت درج ہے۔

"که مرا بدست کاغذی داده شد بمقدار درازی انتهای نظر، دیدم که نام مریدان واصحاب من تا قیامت نسبتِ خود بمن درست خواهند کرد در آنجا ثبت نموده"

کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ دیا گیا ہے جس کی طوالت یا درازی انتہائے نظر تک ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے مریدوں اور اصحاب جو قیامت تک اپنی نسبت میری طرف رکھیں گے اس کاغذ پر ان کے نام ثبت ہیں۔

اور حکم ہوا ہے کہ ان کو تمہارے سبب بخش دیا ہے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس رب ذوالجلال کی قسم ہے کہ میں اس وقت پروردگار کے سامنے پیش نہیں ہوں گا۔

تا روان نکند مریدان مرا با سوی بهشت

کہ جب تک میرے مرید جنت کی طرف روانہ کر دیے جائیں گے۔

حضرت شیخ عمران رضی اللہ عنہ نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا

که اگر شخصی خود را مرید حضرتِ شما بگویند و دست بیعت شما نداده باشد و خرقه از شما نپوشیده باشد، آیا اورا از اصحاب حضرت شما شمارم یا نه؟ فرمودند، بلی، هر که خود را بمن نسبت کند، قبول کند، او را حق سبحانه و تعالیٰ

کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو آپ رضی اللہ عنہ کا مرید کہلاتا ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت نہیں کی اور نہ ہی آپ سے خرقہ پہنا ہے۔ آیا وہ آپ کے اصحاب میں شمار ہوگا یا نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں! جو کوئی بھی مجھ سے نسبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمالیں گے۔

اسی لئے تو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قصیدہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

مریدی تمسک بی و کن بی واثقاً

لاحمیک فی الدنیا و یوم القیامۃ

اے میرے مرید! مجھے مضبوطی سے تھامے رکھ اور مجھ سے مکمل ارادت و نسبت رکھ میں اس دنیا میں بھی اور روز قیامت بھی تیری حمایت کروں گا۔

حضرت شیخ قیلوی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے اپنی نسبت کرے گا یقیناً وہ نجات پائے گا۔ کیونکہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

یا مریدیی لک الھنا بدوامی

عیش عز و رفعۃ و احترام

اے میرے مرید! میری ہمیشگی کے ساتھ تجھے عزت، بلندی اور احترام کی زندگی مبارک ہو۔

ایک اور مقام پر آپ رضی اللہ عنہ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔

فان شئت ان تحظی بعز و قربۃ

فداوم علی حبی و حافظ علی عھدی

پس اگر تو عزت اور قرب چاہتا ہے تو میری محبت پر قائم رہ اور میرے وعدے کی حفاظت کر

مذکورہ بالا ارشادات غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روشنی میں ہم سب پر واجب ہے کہ ہم اپنی نسبت حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے قائم کریں۔ جو لوگ ابھی تک اس سلسلہ عالیہ میں شامل نہیں ہوئے فوراً سلسلہ قادریہ میں بیعت ہو کر مذکورہ بالا فرمودات و ارشادات کے مستحق بنیں۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی بھی کوشش کریں اور ان کے پیغام کو

بھی زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ خود بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مدح سرائی اور صفت و ثنا بیان کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔ ذکر قادریہ اور ختم غوثیہ کی مجالس منعقد کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے دنیا و آخرت میں امن حاصل ہو جائے گا۔ کیونکہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ

فیا مادحی قل ما تشاء ولا تخف

لک الأمن فی الدنیا لک الأمن فی غد

پس اے میرے مداح! تو جو چاہے کہہ اور خوف نہ کر

کیونکہ تیرے لئے دنیا اور آخرت میں امن ہے۔
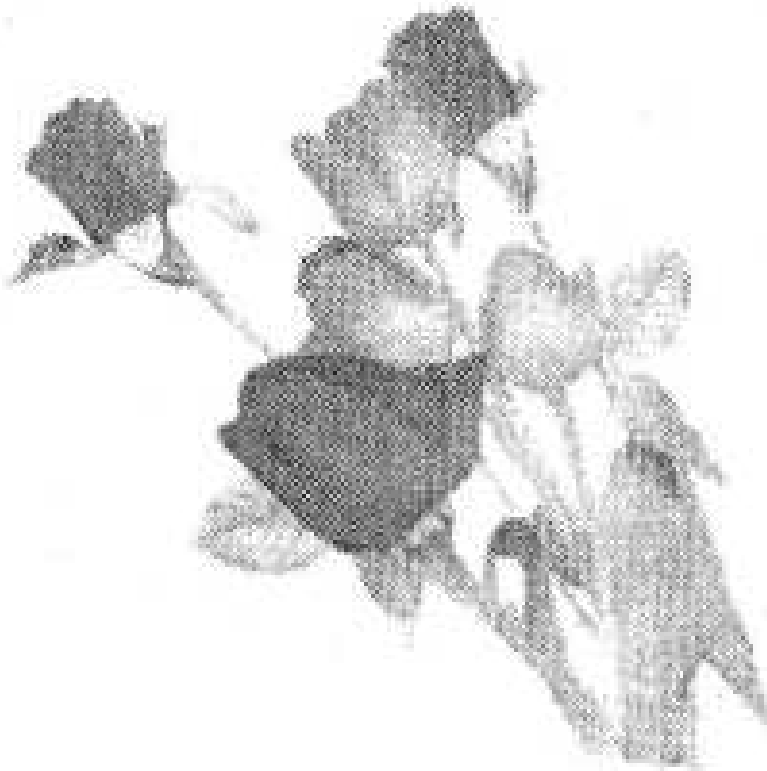
پاکستان میں تبرکات غوثیہ

دنیا کے اور ممالک کی طرح بحمد اللہ پاکستان میں بھی سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے تبرکات مقدسہ موجود ہیں۔ معروف یا مشہور مقامات جہاں پر یہ تبرکات موجود ہیں۔ ان میں اوچ شریف، بادشاہی مسجد، لاہور، فقیر خانہ، لاہور، دیوان حضوری رحمۃ اللہ علیہ اور سدرہ شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) سرفہرست ہیں۔

دیوان حضوری رحمۃ اللہ علیہ کے مقام پر تبرکات غوثیہ

راولپنڈی سے لاہور جاتے ہوئے گوجر خان کے بعد "**سوہاوہ**" کا مشہور و معروف مقام آتا ہے۔ اس کے قریب ہی علاقہ بشندور (جو اب دیوان حضوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانا جاتا ہے) میں سید محمد عبد اللہ شاہ المعروف دیوان حضوری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ تذکرہ دیوان حضوری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق آپ کی تاریخ پیدائش 29 شعبان 974ھ ہے۔ حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف چلے گئے اور 12 سال تک آستانہ عالیہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں قیام پذیر رہے۔ عالم رویا میں حضور غوث پاک نے آپکو بیعت معنوی سے سرفراز فرمایا اور "**دیوان حضوری**" کا خطاب بھی عنایت فرمایا۔ آپ کو حضور غوث پاک کے چند تبرکات بھی عطا کئے گئے جو آپ کی اولاد میں منتقل ہوتے ہوئے اس وقت ایک مائی صاحبہ کے پاس موجود ہیں۔ اور ہر سال حضرت دیوان حضوری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر 20 شوال کو ان تبرکات کی زیارت کروائی جاتی ہے۔ صاحبزادہ مبارک شاہ صاحب کی خصوصی مہربانی سے اس ناچیز کو اپنے چند احباب

کے ہمراہ تبرکات غوثیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ تبرکات میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ

کی **دستار مبارک ، مصلی، پیالہ، عصا، کنگھی، مسواک ،**

سرمہ دانی، تسبیح، جبہ مبارک ، اور لکڑی کے چمچ شامل ہیں۔

بحمد اللہ ان تبرکات کی تصاویر بھی بنائی جو کہ کتاب کے صفحہ نمبر 142 پر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

خانقاہ عالیہ سدرہ شریف میں تبرکات غوثیہ

خانقاہ عالیہ سدرۃ شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) میں بھی حضور غوث پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعدد تبرکات مقدسہ موجود ہیں جن کی ہر سال مارچ کے مہینہ میں عرس مبارک کے موقع پر زیارت کروائی جاتی ہے۔ یہ تمام تبرکات ایک تسلسل اور سلسلہ طریقت کے ساتھ سجادہ نشین سدرہ شریف شہزادہ غوث اعظم سید محمد انور گیلانی رزاقی قادری مدظلہ کے پاس پہنچے ہیں۔ آپ نے اس ناچیز پر خصوصی کرم فرمایا اور ان تبرکات غوثیہ کی زیارت کا شرف بخشا اور پھر ان تبرکات کی تفصیل و تسلسل کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پاس حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے تین عدد تبرکات موجود ہیں۔

☆ سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کی دستار فضیلت

دستار مبارک یا عمامہ شریف، یہ عزت وقدر کی نشانی ہے اور جس کے سر پر دستار ہو گی وہ صاحب فضیلت اور اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔

☆ سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کا جبہ مبارک

جبہ ایک کھلا کوٹ نما کرتہ ہوتا ہے جو عموماً علماء اور مشائخ استعمال کرتے تھے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عالم دین یا ولی اللہ کو ایک کھلا لباس دیا گیا ہے۔ اسی طرح جبہ کے اندر بھی کئی لباس رکھے جا سکتے ہیں۔ جب جیسا کہ کھلا لباس ہوتا ہے ایسے ہی عالم یا ولی اللہ کو ہر معاملے میں وسیع ہونا چاہئے۔

☆ سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کا رومال مبارک

رومال بھی بقیہ لباس کی طرح ایک لازمی جزو ہے جس کی انسان کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔

ان تبرکات مبارکہ کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے سیدی محمد انور گیلانی رزاقی

قادری نے فرمایا کہ یہ تمام تبرکات حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی اپنے صاحبزادے تاج العارفین سیدنا عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے۔ جنہوں نے اپنے صاحبزادے سید ابو صالح نصر گیلانی کو عطا فرمائے جنہوں نے اپنے صاحبزادے سید ابی نصر محمد کو، جنہوں نے سید ابو مسعود احمد ظہیر الدین کو، جنہوں نے سید سیف الدین یحیٰ کو (جو بغداد شریف سے حماۃ تشریف لے گئے)، جنہوں نے سید شمس الدین محمد کو (مدفون حماۃ)، جنہوں نے سید علاؤ الدین علی رضی اللہ عنہ کو، جنہوں نے سید نور الدین حسین رضی اللہ عنہ کو، جنہوں نے سید محی الدین یحیٰ الحموی رضی اللہ عنہ کو، جنہوں نے سید شرف الدین قاسم کو، جنہوں نے سید شہاب الدین احمد رضی اللہ عنہ کو جنہوں نے سید علاؤ الدین علی الحموی رضی اللہ عنہ کو، جنہوں نے سید محمد حسین شاہ رضی اللہ عنہ کو۔ جنہوں نے سید علی شاہ رضی اللہ عنہ کو، جنہوں نے سید نادر علی رضی اللہ عنہ کو، جنہوں نے سید کریم رضی اللہ عنہ کو، جنہوں نے سید بدر الدین حیدر رضی اللہ عنہ کو جنہوں نے سید عفیف الدین حسین رضی اللہ عنہ کو (جو حماۃ سے ہجرت کر کے پشاور میں آ کر مقیم ہوئے اور بیرون یکہ توت شاہ باغ کالونی میں مدفون ہیں)، جنہوں نے سید عبداللہ المعروف سید بادشاہ رضی اللہ عنہ کو (مدفون سدرہ شریف)، جنہوں نے اپنے بھتیجے سید احمد گیلانی (مدفون سدرہ شریف) کے بیٹے سید محمد انور شاہ جیلانی رزاقی کو عطا فرمائے۔ تبرکات مذکورہ کی تصاویر کتاب کے صفحہ نمبر **143** اور **144** پر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

کلر کہار میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ
کے دو شہزادوں کے مزارات مبارکہ

''کلاہ کنار'' جسے اب کلر کہار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اپنے حسن و خوبصورتی میں ایک منفرد مقام رکھنے کے علاوہ تاریخی حیثیت کا بھی حامل ہے۔ لیکن اس مقام کی اصلی وجہ شہرت اس کے پہاڑ کی چوٹی پر واقع ایک انتہائی خوبصورت اور پر کیف مزار پر انوار ہے۔ یہ مزار مبارک حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند سیدنا عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں سید محمد یعقوب گیلانی رضی اللہ عنہ اور سید محمد اسحاق گیلانی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے اطراف میں اولیائے کرام اور شہداء کے مزارات مبارک بھی ہیں۔ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ان شہزادگان کا یہ مزار مبارک صدیوں سے فیض کا مرکز چلا آ رہا ہے۔ بڑے بڑے اولیائے کرام اور بزرگان دین نے اس مقام پر حاضری دی اور اکثر نے تو اس مقام کی عظمت اور رفعت کے پیش نظر یہاں چلہ کشی بھی اختیار فرمائی۔ جن میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رضی اللہ عنہ، حضرت شہباز قلندر رضی اللہ عنہ اور حضرت سخی سلطان باہو رضی اللہ عنہ سرفہرست ہیں۔

مختلف حوالوں سے ان مزارات مبارک سے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی وہ قارئین کی نظر ہیں۔

مجلہ نور اسلام (شمارہ فروری 1999) مضمون بعنوان ''کلر کہار'' میں ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری عمر میں اپنے دو پوتوں کو ہندوستان میں تبلیغ دین کیلئے بھیجا۔ ان شہزادوں کے ہمراہ شاگردوں کی ایک جماعت بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھی۔ جہاں کہیں آرام کی غرض سے ٹھہرتے وہیں درس و تدریس کی محافل منعقد ہوتیں۔ بالآخر یہ قافلہ چلتے چلتے 558 ہجری چکوال سے سولہ سترہ میل دور ایک جھیل کے کنارے قیام پذیر ہوا اور ان شہزادوں

نے شاگردوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم سے آراستہ کرنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ ان لوگوں نے تبلیغ دین کے عوض شہرت حاصل کر لی۔ اور اس علاقے کے لوگ توحید اور رسالت کے نور سے روشناس ہونے لگے۔ یہ علاقہ چونکہ ہندوؤں کا مقام تھا انہیں بت پرستی کے خلاف اٹھنے والی آواز کب گوارا تھی۔ اور پھر اس مدرسہ کی تعلیم و تربیت بھی ان کے مذہب کے خلاف تھی۔ ہندوؤں کے بڑے وڈیرے ان بزرگوں کے پاس آئے اور کہا کہ تم جو کام کر رہے ہو وہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔ جس پر حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کے شہزادوں نے فرمایا کہ ہم تو آپ کے بتوں کو کچھ نہیں کہتے ہم تو صرف اپنے اللہ کی بات کرتے ہیں اور اپنے نبی ﷺ کی بات کرتے ہیں چونکہ یہ ساری باتیں ہندو دھرم کے خلاف تھیں۔ اس لئے انہوں نے ان شہزادوں کو اس مقام سے نکل جانے کا حکم دے دیا جس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم تمہارے علاقے سے چلے جائیں گے مگر اس حق کی آواز سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔ ہندوؤں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو نوٹس دے دیا کہ کل شام تک اگر تم یہاں سے کوچ نہ کر گئے تو پھر ہم خود تمہارا بندوبست کر لیں گے۔ دونوں بھائیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اسلام کی شمع تو ہم نے روشن کر دی ہیں ان شاء اللہ ان کی روشنی وادی کے ذرے ذرے کو منور کر دے گی۔ اور اگر ہم یہاں سے چلے بھی جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جس پر سیدنا محمد اسحاق رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ٹھیک ہے مگر جو شمعیں ہم نے روشن کیں ہیں انہیں کفر کی ہواؤں سے بچانا بھی ہمارا کام ہے۔ اس لئے ہمیں یہ جگہ چھوڑ کر نہیں جانا چاہئے۔ خواہ ہماری جانیں ہی چلی جائیں۔ دوسرے دن اس خانقاہ سے عشاء کی نماز کی آذان دی گئی تو ہندو غنڈے آ گئے اور انہیں عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے شہید کر دیا۔ یہ 566 ہجری کا واقع ہے۔ یہ شہزادے وطن سے دور اللہ کا ذکر بلند کرتے رہے۔ درس و تدریس فرماتے رہے۔ اور پھر اسی راہ میں جانیں بھی قربان کر دیں۔ اور اپنے وطن سے دور یہیں دفن ہو کر بالکل سادہ سی قبروں میں آرام فرمانے لگے اور یہ مزارات **سخی ہو باھو** کے نام سے مشہور ہو گیا۔ آپ خود تو تہہ زمین چلے گئے مگر آپ کے

شاگرد آپ کی قبور پر دن رات تلاوت کرنے لگے اب آہستہ آہستہ جنگل کے سور بھی ادھر بھاگے صبح ہوتے ہی رقص کرنے لگتے اور اب یہ مقام "سوروں والی سرکار" سے مشہور ہو گیا۔ پھر وقت گزرتا گیا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اس مقام پر تشریف لائے اور مزارات پر حاضری دی اور جب عالم کشف میں وہ منظر دیکھا تو بابا فرید وہیں کے ہو کر رہ گئے کئی سال کٹھار رہے۔ اسی دوران حضرت بابا فرید الدین گنج شکر نے اپنی موجودگی میں یہ دربار تعمیر کروایا۔ سب سے پہلی تعمیر 613 ہجری میں ہوئی۔ بابا فرید الدین گنج شکر نے پہاڑی کے ساتھ چلہ کاٹا۔ ان شہزادوں کی قبور پہاڑی کے اوپر تھیں اور نیچے دور دور تک شہداء کی قبور تھیں۔ لوگوں کی اس علاقہ میں آمد و رفت بہت کم تھی اور یہ مشہور تھا کہ جو شخص بھی پہاڑی کے اوپر جاتا ہے وہ منہ کے بل گر جاتا ہے اور پاگل ہو جاتا ہے۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے چلہ کاٹا اور صاحب مزار سے روحانی رابطہ قائم کر کے مزار تعمیر کرنے کی اجازت لی اور اعلان کر دیا کہ اب پہاڑی پر جانے والوں کو فیض ہوگا۔

کتابیات مأخذ و مراجع

عربی

القرآن الکریم - احادیث نبویہ

المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم — محمد فواد عبدالباقی

الفتوحات المکیہ (جلد اول، جلد دوم) — الشیخ محی الدین ابن عربی

قواعد الاخلاق فی التصوف الاسلامی — الشیخ الدکتور بکر السامرائی

فی حیاۃ الشیخ عبدالقادر الکیلانی — ابراہیم الدروبی

مکتبۃ المدرسۃ القادریہ العامہ — نوری محمد صبری المفتی

مراقد بغداد — یونس ابراہیم السامرائی

الفیوضات الربانیہ فی المآثر القادریہ — ناشر عبدالستار نجاتی

فیروز اللغات (عربی اردو) — فیروز سنز

الشیخ عبدالقادر گیلانی

مقالہ حول السید الشیخ عبدالقادر جیلانی

فارسی

مرآت الاولیاء — شیخ محمد شعیب

مرآت غفوریہ — امام بخش لاہوری

فرہنگ جامع فارسی با انگلیسی و اردو — ڈکٹر سید علی رضا نقوی

اردو

عوارف المعارف	شیخ شہاب الدین سہروردی
قلائد الجواہر	محمد یحییٰ تاذفی
غبطۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبدالقادر	ابن حجر العسقلانی
سفینۃ الاولیاء	دارا شکوہ قادری
مہر منیر	مولانا فیض احمد فیض
جامع کرامات اولیاء	علامہ محمد یوسف النبہانی
مظہر جمال مصطفائی	صوفی سید نصیر الدین ہاشمی قادری
شریف التواریخ (جلد اول)	سید شریف احمد شرافت نوشاہی
مظہر انوار مصطفائی	شیخ حکیم میاں عبدالغفور عرشی
خصائص قادریہ فی فضائل النوشاہیہ	سید شریف احمد شرافت نوشاہی
سیرت غوث اعظم	محمد داؤد فاروقی نقشبندی
دیوان حضرت غوث الاعظم	سید عبدالقادر جیلانی
رسالہ غوث الاعظم مع شرح جواہر العشاق	خواجہ سید محمد حسینی گیسودراز
شہنشاہ بغداد	محمد لطیف زار نوشاہی
الکمال	سید خورشید حسین بخاری
غوث الاعظم	استاد خلیل اللہ خلیلی
غوث اعظم	محمد احتشام کاندھلوی

مذکورہ بالا کتب کے علاوہ اور بھی بے شمار کتب، زبانی معلومات، ذاتی مشاہدات اور قلمی مخطوطات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اے غبار خاکِ کویت سرمۂ چشمِ فلک
اے بتو محتاج خلق ہر دو عالم یک بیک

یا رسول اللہ ﷺ توئی کانِ ملاحت پُر کمال
کز تو باید برد خوبانِ دو عالم را نمک

ہر کہ او امروز مالد روئے بر خاکِ درت
آن مبارک روئے فردا کے درآید در فلک

در مقام قاب قوسینت خدا کردہ سلام
تو رسانیدی سلام حق باست یک بیک

از خدایت رحمت و از تو شفاعت روز حشر
در نجاتِ عاصیانِ اُمتِ تو نیست شک

نامہ ہائے عاصیانِ اُمتِ خود را بگیں
پس بفرمان تا گناہان راکنند از نامہ حک

می کن صلوٰۃ آن شفیع و آن نبی ﷺ بسیار گو
زانکہ داری تو بدی بسیار و نیکوئی ملک

باب ہشتم

''کیمیائے عشق'' قطعات تاریخ طباعت کتاب از ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی

قطعہ تاریخ طباعت کتاب از طارق سلطانپوری

مصنف کتاب ہذا کی دوسری کتب کا تعارف

نذرانہ عقیدت بحضور غوث الثقلینؓ از شاہ نقشبندؒ

اے غافل انسان

مزار حضرت مولانا رومؒ اور ایک اہم وضاحت

کیمیائے عشق

بمناسبت چاپ دفتر کتاب مستطاب "البـاز الاشهب" تصنیف منیف

جناب آقای عارف شیدادل و جهان گرد عاشق حضرت غوث اعظم افتخار احمد حافظ قادری سلمہ اللہ

سرور ناز "**بــاز اشهب**" شادمان ‎ ‎ ‎ شیخ عبدالقادر آن غوث زمان

پیر عرفان و ادب در جهان ما ‎ ‎ ‎ "**بــاز اشهب**" را مقام جاودان

شهر بغداد و همه ملک عراق ‎ ‎ ‎ از وجودش روشنی بخشے جهان

افتخار احمد که باشد قادری ‎ ‎ ‎ "**بــاز اشهب**" شد کتابش ترجمان

غوث اعظمؒ آمد از گیلان زمین ‎ ‎ ‎ صومعه باشد سرائے انس و جان

بنت عبداللہ کہ بودے مادرش ‎ ‎ ‎ سید شد فاطمه روشن روان

افتخار احمد سفیر عشق حق ‎ ‎ ‎ عاشق "**البـاز الاشهب**" الامان

افتخار احمد نوشته این کتاب ‎ ‎ ‎ عکس و ترکیبش مثال باغ جان

"یا حبیب" آمد به عمر او حساب ‎ ‎ ‎ غوث اعظم "اکمل" و "کامل" بدان
۹۱ ‎ ‎ ‎ ۹۱ ۹۱

در ولادت "عشق" آمد سال او ‎ ‎ ‎ "نقش زیبا" غوث اعظم شد چمان
۴۷۰ ‎ ‎ ‎ ۴۷۰

کاخ عرفان آمده بغداد دل ‎ ‎ ‎ "مسکن و ماوائے دل آرا" جهان
۴۷۰

شیخ عبدالقادر گیلان زمین ‎ ‎ ‎ روشنی بخشے زمین و آسمان

مصدر و مہر و محبت قادری　　عشق او در ہر دلے دارد نشان

''گلستان'' شد سالِ فوت غوثِ ما　　''کیمیائے عشق'' ایںک در جنان

۵۶۱　　۵۶۱

شد ''مقام عیش'' او سالِ وصال　　رحمت و غفران حق را پاسبان

۵۶۱

''شمع دو عالم'' بدان سالِ وصال　　ساکنِ جنت بود غوثِ زمان

۵۶۱

شد دوازده ''بـــاز اشـهـب'' بحرہا　　این کتاب افتخار عاشقان

افتخار احمد نوشتہ این کتاب　　''دو و دو'' آمد نشانِ مؤمنان

اے خدای خالق ارض و سماء　　افتخار احمد شد از روحانیان

کار و کوشش می کند در ہر زمان　　زنده و پاینده باشد جاودان

این ''رہا'' ہموارہ خدمت می کند

افتخار احمد امیر کاروان

سرودهٔ: دکتر محمد تسبیحی ''رہا''

اسلام آباد

مادہ ھای تاریخ ''ہجری نبویؐ'' 1423

بمناسبت طباعت کتاب ''بازِ اشہب''

افتخار احمد نوشتہ این کتاب
کار او باشد برائے ما صواب

در حروف ابجد ایک آمدہ
پاک دل تاریخ این زیبا کتاب

''رحمت الناس باز اشہب قادری''
۱۴۲۳ھ

عشق و عرفان و ادب را کامیاب
''باز اشہب قادری عقلِ شریف''
۱۴۲۳ھ

کہکشان عاشقان را راہ یاب
''حق شنو گوش باز اشہب قادری''

گوش جان بر حرف او دارد ثواب''
ماہ نو آوردہ این گویای دل

روشنی عقدہ کشد از خود حجاب
این ''رہا'' گویندہ تاریخ دان

می رود راہ خدا با شیخ و شاب

مادہ ھای تاریخ ''عیسوی'' 2002

بمناسبت طباعت کتاب ''باز اشہب''

جلوہ گر شد ''باز اشہب'' این کتاب افتخار

رونق نور محمدؐ بر ہمے کس آشکار

در حروف جمل آمد سال تالیفش بہ دل

این چنین گویا شدے مہر و محبت را شمار

''زیب ایوان افتخار باز اشہب قادری''

۲۰۰۲ء

در شبستان و گلستان آمدہ گوہر نثار

''یاد یزدان افتخار باز اشہب قادری''

۲۰۰۲ء

عکس و تصویر و نشان از او شدہ خوش یادگار

''باز اشہب افتخار نیک یاد قادری''

کوکب رخشندہ باشد این کتاب با وقار

حرف دل دارد ''رضا'' با عارفان زندہ دل

یار و ہمراہش شدہ این حافظ احمد افتخار

مادہ ھای تاریخ ''ہجری شمسی'' 1381

بمناسبت طباعت کتاب ''باز اشہب''

حافظ قرآن شدہ این افتخار

شد دوازدہ در کتابش گل عذار

می نویسد روز و شب با نظم دل

انبیاء و اولیاء را رہسپار

این زمان پیک دوازدہ آمدہ

گشتہ تاریخش بہ ابجد در شمار

''باز اشہب قادری فطرت جہان''

۱۳۸۱ ش

خاک پاک قادری را نور بار

''باز اشہب خان و مان قادری''

گنبد و درگاہ او شد ماہوار

''نصرت آباد باز اشہب قادری''

۱۳۸۱ ش

فخر ہر کس راہ او دار و مدار

این کتاب ''باز اشہب'' ہمچو گل

بوی خوش آوردہ در فصل بہار

کوشش دنیای این بندہ ''رہا''

خدمت خلق خدا را کاروبار

قطعۂ تاریخ

طباعت کتاب فیض مآب

''الباز الاشہب'' سرکارِ غوثِ اعظمؒ

''لمعۂ شانِ غوث'' ۲۰۰۲ء

''تذکارِ جلوۂ آلِ نبی'' ۱۴۲۳ھ

کمالِ شاہ جیلانؒ ہے حقیقت — مُسلّم ہے جہاں میں حشمتِ غوث

وہ قادر کا ہے بندہ، اس میں کیا شک — عطیہ ہے خدا کا قدرتِ غوث

ہوا حق آشنا وہ جس نے دیکھی — نشانِ کبریا ہے صورتِ غوث

ہیں نقشِ کمالاتِ محمد — تعالیٰ اللہ حسنِ صورتِ غوث

نہیں آ سکتی تحریر و بیاں میں — کچھ ایسی بیکراں ہے عظمتِ غوث

قسیمِ فیض تھے وہ زندگی میں — ہے جلوہ زار فیض اب تربتِ غوث

عجب ہے افتخار احمد بھی ان کا — بیاں کی قادری نے رفعتِ غوث

کتاب اس کی ہے طارقؔ 12 ویں یہ — عیاں ہے جس سے قدر و وقعتِ غوث

کتاب نو سے اس کی ہے یہ ظاہر — ہے کتنی اس کے دل میں الفتِ غوث

دکھائی افتخار احمد نے ہم کو — بساطِ علم و بزمِ حکمتِ غوث

خدا و مصطفیٰ ﷺ سے اجر پائے — مبارک ہے یہ اس کی خدمتِ غوث

رقم تاریخ کی طارقؔ نے اس کی

فروغِ دہر ''زیبِ عزتِ غوث''

۲۰۰۲ء

ارمغانِ نیاز

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری ''عاجز سائلِ آستانِ شاہِ بغداد'' (۱۴۲۳ھ)

یا رب بہ حق جمال عبدالقادرؒ
یا رب بہ حق کمال عبدالقادرؒ
بر حال ابوالمعالی زار و نحیف
رحم کن و دہ وصال عبدالقادرؒ

شیخ محی الدین شہ عالی سند
فی جلالتہ ھو الفرد الاحد
آنکہ چون جد بر دوعالم سرور است
ھر چہ بتوان گفت زانہا برتر است

مصنف کتاب ہذا کی کتب کا مختصر تعارف

نام کتاب	تعداد صفحات	B/W تصاویر	رنگین تصاویر	سال اشاعت
1- زیارات مقدسہ	248	7	88	1999
2- سفر ایران و افغانستان	296	28	61	2000
3- زیارت حبیب ﷺ	68	4	2	2000
4- ارشادات مرشد	184	25	17	2001
5- خزانۂ درود و سلام	64	--	2	2001
6- دیار حبیب ﷺ	300	51	60	2001
7- گلدستۂ قصائد مبارکہ	96	10	1	2001
8- قصائد غوثیہ	48	--	5	2002
9- سرزمین انبیاء و اولیاء	112	--	212	2002
10- بلد الاولیاء	112	--	212	2002
11- بارگاہ غوث الثقلین	24	--	41	2002
12- الباز الاشہب	256	2	37	2002
13- مقامات مبارکہ آل و اصحاب رسول ﷺ	48	18	2	2002
مجموع	1856	145	740	

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ وَھٰذَا مِن فَضلِ رَبِّی سُبحَانَہٗ وَ تَعَالٰی

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور ﷺ کی بندہ پروری ہے

بلادِ اسلامیہ میں زیاراتِ مقدسہ
پر ایمان افروز تذکرہ

افتخار احمد حافظ

تبصرہ کتب
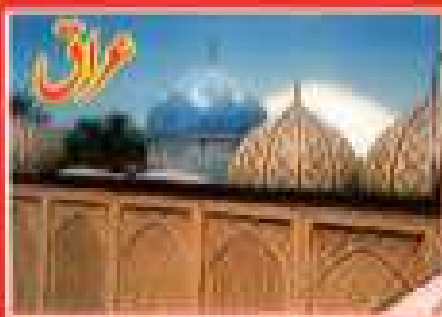
زیارات مقدسہ

(بلاد اسلامیہ میں زیارات مقدسہ پر ایمان افروز تذکرہ)

مقامات مقدسہ اور بزرگان دین کے مزارات مبارک پر حاضری کا شوق بے شمار دلوں کی آرزو ہے۔ کتاب "زیارات مقدسہ" جسے محترمی افتخار احمد حافظ نے تحریر کیا آپ کے جذبہ ایمانی اور ذوق سفر کی عکاسی کرتی ہے مصنف کو دو مرتبہ خانہ کعبہ کے اندر حاضری کے شرف عظیم کے علاوہ یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ اس نے اپنے اسلاف کی سنت پر عمل کی کوشش کرتے ہوئے چند بلاد اسلامیہ کا سفر اختیار کیا تاکہ وہاں پر موجود بزرگان دین کی خدمت میں حاضری دی جائے اور اب ان مقامات مقدسہ کی تفصیل اور تصاویر کو کتابی صورت میں جمع کر دیا ہے تاکہ ایک طرف تو نئے زائرین ان وقیع اور تازہ معلومات سے استفادہ کریں تو دوسری طرف وہ حضرات ان مقامات پر پہنچ نہیں سکتے وہ اس ایمان افروز تذکرے اور رنگین تصاویر کے ساتھ ان مقامات کی زیارت کا شرف حاصل کریں کتاب کا پیش لفظ حضور ضیاء الامت کے لخت جگر صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف تحریر کرتے ہوئے ایک مقام پر فرماتے ہیں "مجھے چند ماہ قبل شام اور دوسرے ممالک میں سفر کرنے کا موقع ملا میں اپنے ذاتی مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں علی وجہ البصیرت اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اگر جناب افتخار احمد حافظ کی مذکورہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہو تو پھر کسی اور دلیل راہ کی ضرورت نہیں اور اس میں پر نور مقامات کا بیان ہے جس کا صاحب تصنیف نے خود مشاہدہ کیا"

کتاب میں آرٹ پیپر پر ایک سو کے قریب نادر و نایاب رنگین تصاویر بھی شامل ہیں اور شاید ہی اس سے پہلے اتنی تعداد میں ان مقامات کی رنگین تصاویر کبھی شائع ہوئی ہوں بہترین ٹائٹل اور جاذب نظر ٹائٹل کتاب کی تعارفی قیمت مبلغ 250 روپے ہے جو کہ کتاب کی اہمیت اور رنگین تصاویر کے ساتھ انتہائی معمولی ہے۔

کتاب بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک سے منگوانے کے لئے مبلغ 260 روپے کا منی آرڈر مصنف کے اس ایڈریس پر روانہ کریں (افتخار احمد حافظ مکان نمبر A-6/999 گلی نمبر 9 والٹن کالونی راولپنڈی کینٹ)

آخر میں رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ قارئین کرام کو ان مقامات پر حاضری کا شرف نصیب فرمائے آمین۔

تبصرہ نگار محمد ریاض گوندل

زیاراتِ مقدسہ

ایران، افغانستان اور پاکستان
میں زیارات مقدسہ کا سفرنامہ

زیارت حبیب
صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ: افتخار احمد حافظ قادری
241

ارشاداتِ مُرشد

مجالس و ملفوظات

پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری نقشبندی

المعروف حضرت باجی سرکارؒ
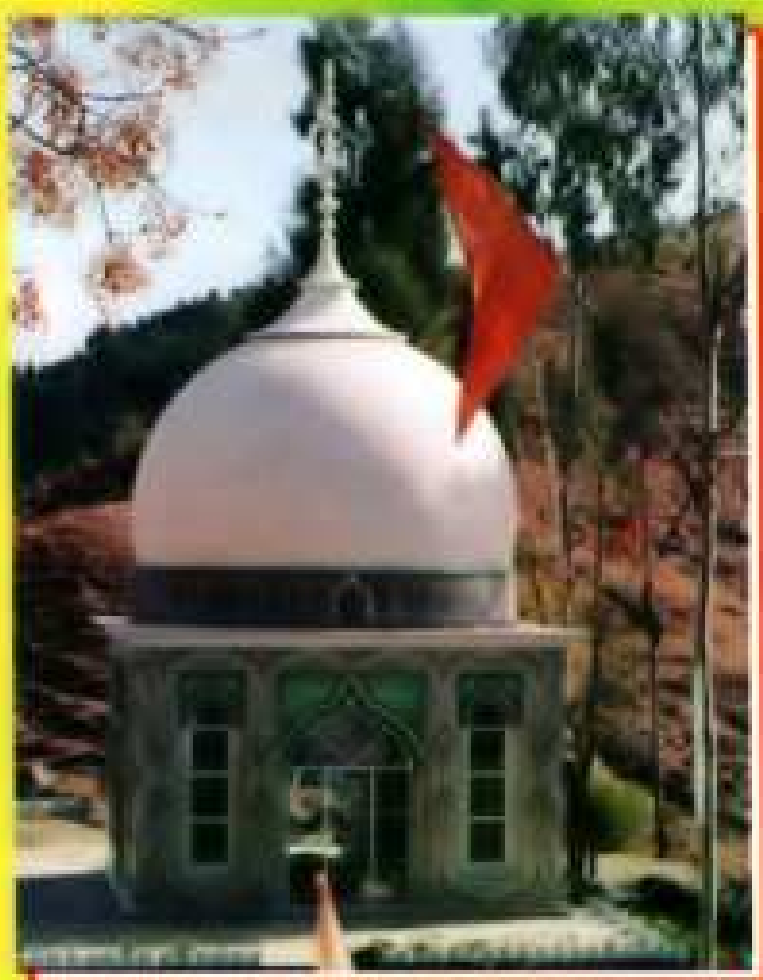
افتخار احمد حافظ قادری

محمد [illegible] علی قادری

خزانۂ
درود و سلام
صلی اللہ علیہ وسلم
ترتیب
السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی
ترجمہ و تلخیص
افتخار احمد حافظ قادری
243

دیارِ حبیب ﷺ

مدینہ منورہ کی متبرک و تاریخی مقامات

افتخار احمد حافظ قادری
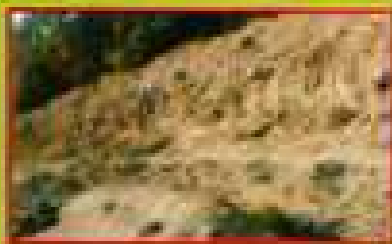
اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی پاک ﷺ، آپ ﷺ کی آل اور اصحابؓ پر درود وسلام کے بعد کتاب " **دیار حبیب ﷺ** " "**مدینہ منورہ کے متبرک اور تاریخی مقامات**" تالیف محبّ و مخلص **افتخار احمد حافظ القادری**، جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا خصوصی کرم اور ذوق محبت عطا فرمایا، اس کتاب کو نہایت محنت، صحیح تحقیق، اصل مراجع وماخذ، علمی اسلوب اور پھر آثارِ نبوی ﷺ کی تصاویر سے مزین کیا۔ جس سے یہ کتاب ہر اس محبت کرنے والے شخص کیلئے جو آثارِ نبوی ﷺ کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے اس کیلئے ایک بہترین حوالہ بن گئی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو بہتر اجر اور اُن کی اِس کوشش میں برکت عطا فرمائے، ان کے عمل اور علم میں نفع فرمائے۔

بے شک ذات باری قریب اور سننے والی ہے

و صلی اللہ علی سیدنا محمد ﷺ وآلہ وسلم

الفقیر الی اللہ تعالی

السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمهودی

مدینہ منورة

حرم مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

رقیم احمد حافظ قادری

قصائدِ غوثیہ
سگِ درگاہِ جیلانی
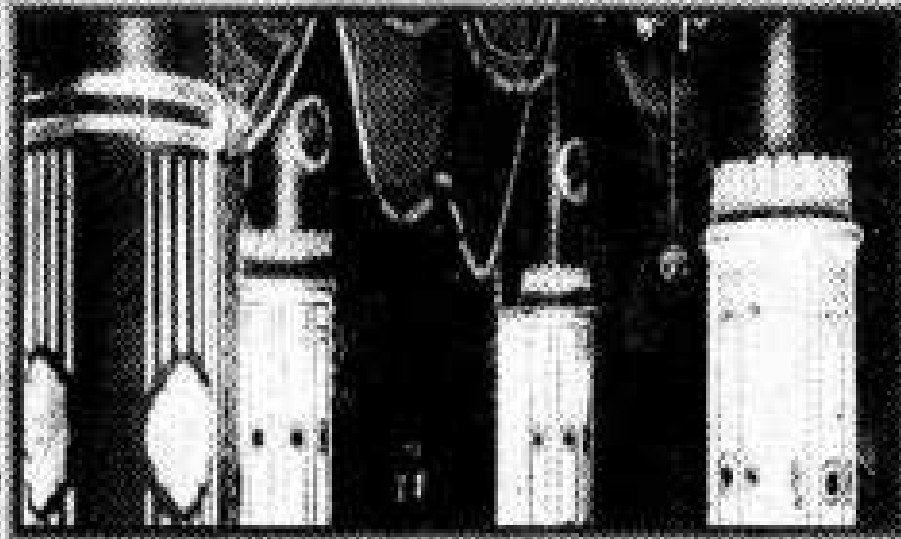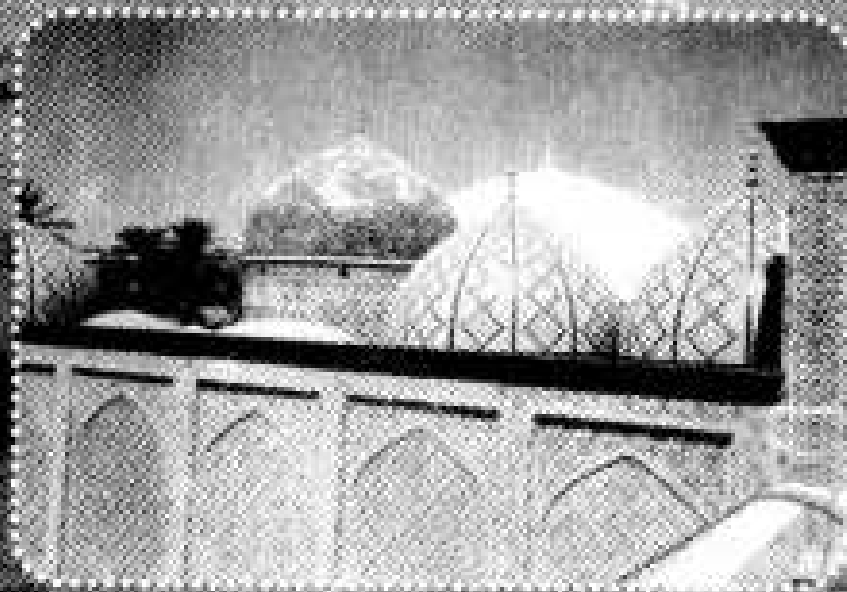
سرزمینِ انبیاء و اولیاء
(تصاویر کے آئینے میں)
212 تصاویر کا انمول خزانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ

بغداد شریف

15 ذی الحجہ 1422ھ

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کے رسول ﷺ اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر درود و سلام

کتاب "سرزمین انبیاء و اولیاء پر پیغام مبارک"

سرزمین بغداد جو علم وعلماء وفقہ وفقہاء کا گہوارہ ہے اسی سرزمین سے محترم بھائی اور عزیز افتخار احمد حافظ قادری کو سلام ارسال کرتے ہیں۔

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے طاہر ومقدس سرزمین عراق کو ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم کے لئے منتخب فرمایا اس میں برکت عطا فرمائی اور غیر کی زمین سے یاد فرمایا پھر اسی سرزمین کو اہل بیت اطہار، صحابہ کرام و اولیائے عظام کا مسکن ومدفن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

کتاب "سرزمین انبیاء و اولیاء" ایک نہایت مبارک اور عظیم کتاب ہے جس کو خادم علم وعلماء و اولیاء وصالحین افتخار احمد حافظ قادری نے ترتیب دے کر انہیں عظیم شخصیات کے ذکر کو تصاویر کی صورت میں اجاگر کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں اس عظیم کام کا اجر عظیم عطا فرمائے اور مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(اے نبی ﷺ آپ فرمائیے کہ عمل کرتے رہیں پس دیکھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے عملوں کو اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین۔ القرآن)

آپ کا بھائی
سید صباح سید ابراہیم الحسینی القادری
سجادہ نشین وامام وخطیب
درگاہ سیدنا امام ابو یوسف الانصاری
وشیخ سلسلہ رفاعیہ وقادریہ

بلد الاولیاء
زیاراتِ اولیائے پاکستان (تصویری البم)
زیارات و تبرکاتِ غوثیہ
212 رنگین تصاویر کی نادر البم
افتخار احمد حافظ قادری

بارگاہِ غوث الثقلینؓ
تصاویر کے آئینے میں
سگِ بارگاہِ غوث الثقلینؓ
افتخار احمد حافظ قادری

مقامات مبارکہ
آل و اصحاب رسول ﷺ
السید نور البتول الحسینی
السید تیسیر الحسنی السمهودی
السید محمد انور الجیلانی
افتخار احمد حافظ القادری

نذرانۂ عقیدت

بحضور سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ

ازحضرت خواجہ بہاؤالدین شاہ نقشبندؒ
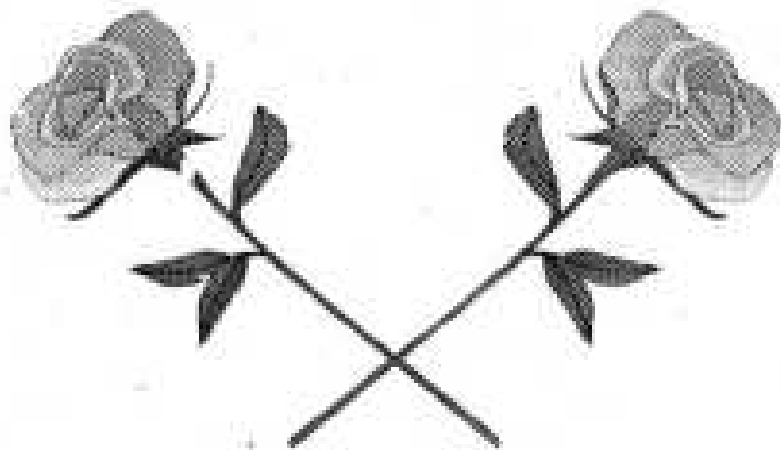
بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادرؒ است
سرور اولاد آدمؑ شاہ عبدالقادرؒ است

آفتاب و ماہتاب عرش و کرسی و قلم
نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادرؒ است

اَلْاِنْسَانُ الْغَافِلُ

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ إِنْ كُنْتَ غَافِلاً

يَأْتِيكَ بِالْأَرْزَاقِ مِنْ حَيْثُ لَا تَدْرِي

فَكَيْفَ تَخَافُ الْفَقْرَ وَاللهُ رَازِقاً

فَقَدْ رَزَقَ الطَّيْرَ وَالْحُوتَ فِي الْبَحْرِ

وَمَنْ ظَنَّ أَنَّ الرِّزْقَ يَأْتِي بِقُوَّةٍ

مَا أَكَلَ الْعُصْفُورُ شَيْئاً مَعَ النَّسْرِ

فَكَمْ مِّنْ صَحِيحٍ مَاتَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ

وَكَمْ مِّنْ سَقِيمٍ عَاشَ حِيناً مِّنَ الدَّهْرِ

وَكَمْ مِنْ فَتًى أَمْسَى وَأَصْبَحَ ضَاحِكاً

وَأَكْفَانُهُ فِي الْغَيْبِ تُنْسَجُ وَهُوَ لَا يَدْرِي

فَمَنْ عَاشَ أَلْفاً وَأَلْفَيْنِ

فَلَا بُدَّ مِنْ يَوْمٍ يَسِيرُ إِلَى الْقَبْرِ

غافل انسان

اے غافل انسان رب تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کر۔
تجھے رزق وہاں سے ملے گا جس کا تو گمان بھی نہیں کر سکتا۔

تو فقر سے ڈرتا ہے جبکہ رازق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے
جو پرندوں اور مچھلیوں کو سمندر میں بھی رزق دیتا ہے

جو کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ رزق طاقت سے حاصل ہوتا ہے
تو کبھی بھی چڑیا کو گدھ کے ساتھ کھانے کو کچھ نہ ملتا۔

کتنے تندرست لوگ بغیر کسی بیماری کے یہ دنیا چھوڑ گئے
اور کتنے بیمار لوگ ایک عرصہ تک زندہ رہے

کتنے بچے رات کو سوئے اور صبح ہنستے ہوئے اٹھے
لیکن وہ یہ نہ جانتے تھے کہ غیب میں ان کیلئے کفن تیار ہو رہے ہیں

جو کوئی بھی ہزار یا دو ہزار سال زندہ رہے
بالآخر ایک نہ ایک دن ضرور اس نے قبر کی طرف سفر کرنا ہے

مزار مبارک حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ

ایک بلند اور طویل چبوترے پر یہ مقام حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کا مزار مبارک ہے جو ترکی کے ایک خوبصورت شہر "قونیہ شریف" میں واقع ہے۔ تصویر میں آپؒ کے پائنتی آپؒ کے والد محترم کی قبر مبارک اور ساتھ فانوسوں کے پیچھے تبرکات اور قبور مبارکہ کے بھی کچھ حصے نظر آرہے ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا رومؒ کے خلفاء اور عزیز و اقارب کی قبور بھی اسی چبوترہ پر ہیں۔ الحمدللہ اس بندۂ ناچیز کو دسمبر 1995ء میں اس عظیم مقام پر حاضری کا شرف اور مثنوی شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ بغیر تحقیق کے آج کل تصویر مذکورہ کو نبی پاک ﷺ کی قبر مبارک سے منسوب کیا جا رہا ہے جو کسی طرح ایک گناہ سے کم نہیں۔ حالانکہ ایک طویل عرصے سے کسی ظاہری آنکھ کی بھی اس مقام تک رسائی نہیں ہوئی تو اب اتنی جدید تصویر کا حصول کس طرح ممکن ہوا اور پھر سرکار ﷺ کے حجرہ مبارک میں صرف تین قبور ہیں جبکہ تصویر مذکورہ میں تین سے زائد قبور سامنے نظر آرہی ہیں۔

لہٰذا برائے مہربانی اس کی تبلیغ کریں اور خدارا باقی لوگوں تک بھی یہ اہم پیغام ضرور پہنچائیں۔ یہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

افتخار احمد حافظ قادری

شمارگان (= تعداد) : ۱۲۰۰ جلد. در طبع و نشر این کتاب ماهنامهٔ طلوع افکار کراچی ، همکاری و همراهی داشته است. ناشر : ادارهٔ ترویج علوم اسلامیه کراچی ، این کتاب با نقشه ها و تصاویر و جدولهای گوناگون و فهارس مطالب و تقریظ های مختلف همراه است. وجود باری تعالی ، پیغامبران ، مذاهب دنیا : هندو، زرتشی ، یهودی ، عیسوی ، اسلام. قرآن ، تعلیمات اسلام از نظر قرآن ، تعلیمات حضرت رسول اکرم (ص)، ولادت بعثت هجرت، غزوات، مکه، مدینه، مسجد النبی ، صحابه ، مناطق اسلامی ، شهرهای اسلامی ، کتاب خانه ها ، حکومت اسلام ، خلفای راشدین ، وقایع اسلامی ، قبله ، مسجد اقصی ، غار ثور ، غار حرا، عقاید مردم مسلمان ، جنت البقیع ، جنگ احد ، کوه احد ، مسجد ضرار ، مسجد قبا وبسیار مطالب تاریخی و مستند با انواع عکس های رنگارنگ. این کتاب با کاغذ و تجلید عالی و چاپ ممتاز ورنگین بها: ۶۵۰ روپیه آقای سید علی اکبر رضوی باقلم توانای خود ، خوانندهٔ کتاب را در عالم روحانی تاریخ اسلام می گردانند ودل و جان او را سیراب می کند.

۳۳ - دانشگاه دخترانهٔ فاطمه جناح (انگلیسی)، ناشر دانشگاه فاطمه جناح ، ۲۰ صفحه تصاویر و آگاهی هایی دربارهٔ ثبت نام و شرایط ثبت نام و تعداد دانشجویان و شعبه های موضوعات گوناگون تدریس . البته همهٔ دانشجویان این دانشگاه دختر هستند. ساختمان این دانشگاه قبلاً اداره نخست وزیری بود. پس از اینکه نخست وزیری به اسلام آباد آمد جای آن به دانشگاه فاطمه جناح تبدیل شد ، و سال ۲۰۰۳م به نام فاطمه جناح است و ملت پاکستان او را «مادر ملت » و این سال را ،« سال مادر ملت » نامیده است و جلسات سخنرانی و مشاعره و بزرگداشت «مادر ملت » همه جا برقرار است.

۳۴ - الباز الاشهب (اردو، مصور): سرکار غوث اعظم (رح)، تذکره و تصاویر، گیلان معلی ، درگاه غوثیه و تبرکات غوثیه ، تألیف : افتخار احمد حافظ قادری ، چاپخانه : عاطف اقبال Akas Arts ، شمارگان (تعداد): ۱۱۰۰ نسخه ، کاغذ عالی جلد رنگین و تصاویر دلاویز، ۲۵۶ ص ، بها : ۲۵۰ روپیه . این کتاب بر هشت باب منقسم است. باب اول : نام و نسب و خاندان و آموزش و پرورش ، باب دوم : رسیدن به بغداد و سیر و سلوک و مراحل عرفان و فقر و ادب ، باب سوم : اخلاق و رفتار و کردار و کرامت و عرس مبارک و چادرپوشی . باب چهارم : شجرهٔ نسب پدر و مادر و طریقت و اسماء غوث اعظم و جای ولادت مادر و تصاویر ، باب ششم : قصاید غوثیه و مناقب ، باب هفتم : مدرسهٔ قادریه و آثار شیخ عبدالقادر گیلانی و کتاب‌ها ورسایل او و مزارات و درگاه قادریه ، باب هشتم : عقاید و نظرات و اشعار دربارهٔ شیخ عبد القادر گیلانی و مزار حضرت مولانا جلال الدین ،کوشش آقای افتخار احمد قابل تقدیر است.

حاجیِ بغداد گیلانم ز شوقِ حضرتش
کہ سوئے بغداد گاہے سوئے گیلان میروم

میں بغداد شریف اور گیلانِ معلیٰ کا حاجی ہوں اور سرکارِ غوثِ پاکؒ کے شوقِ محبت میں کبھی سوئے بغداد اور کبھی سوئے گیلان جا رہا ہوں۔

No.F.5-6/2013-DBNB
GOVERNMENT OF PAKISTAN
NATIONAL HISTORY & LITERARY HERITAGE DIVISION
NATIONAL LIBRARY OF PAKISTAN

Islamabad 03, April, 2019

Subject:- **ACKNOWLEDGE RECEIPT.**

Dear Sir,

I acknowledge with thanks the receipt of the following books/brochures delivered to National Library of Pakistan under Copyright Law:

تعداد کتب	سال اشاعت	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
01	1999	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مقدسہ (تحریر و تصاویر)	-1
01	2000	افتخار احمد حافظ قادری	سفر نامہ ایران و افغانستان (تحریر و تصاویر)	-2
02	2000	افتخار احمد حافظ قادری	زیارتِ حبیب ﷺ	-3
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	ارشاداتِ مرشد	-4
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	خزانۂ دُرود و سلام	-5
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر و تصاویر)	-6
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	-7
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	قصائدِ غوثیہ	-8
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرزمینِ انبیاء و اولیاء (تصویری البم)	-9
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	زیاراتِ اولیائے پاکستان (تصویری البم)	-10
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	-11
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	-12
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	مقاماتِ مبارکہ آل و اصحابِ رسول ﷺ	-13
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیاراتِ شام (تصویری البم)	-14
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیاراتِ شہرِ رسول ﷺ (تصویری البم)	-15
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	-16
02	2005	افتخار احمد حافظ قادری	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	-17
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	زیاراتِ مصر (تحریر و تصاویر)	-18
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہِ پیرِ رومی میں (تحریر و تصاویر)	-19

-20	سفرنامہ زیاراتِ مراکش (تحریروتصاویر)	افتخاراحمد حافظ قادری	2008	01
-21	زیاراتِ مدینہ منورہ (تحریروتصاویر)	افتخاراحمد حافظ قادری	2008	01
-22	زیاراتِ ترکی (تحریروتصاویر)	افتخاراحمد حافظ قادری	2008	01
-23	زیاراتِ اولیائے کشمیر (تحریروتصاویر)	افتخاراحمد حافظ قادری	2009	01
-24	گلدستہ دُرودوسلام	افتخاراحمد حافظ قادری	2009	01
-25	تکمیل الحسنات	افتخاراحمد حافظ قادری	2010	01
-26	انوارالحق	افتخاراحمد حافظ قادری	2010	01
-27	خزینۂ دُرودوسلام	افتخاراحمد حافظ قادری	2010	01
-28	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ	افتخاراحمد حافظ قادری	2010	01
-29	التفکر والاعتبار	افتخاراحمد حافظ قادری	2010	01
-30	70 صیغہ ہائے دُرودوسلام	افتخاراحمد حافظ قادری	2010	01
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرودوسلام)	افتخاراحمد حافظ قادری	2011	01
-32	زیاراتِ ایران (تحریروتصاویر)	افتخاراحمد حافظ قادری	2012	01
-33	سفرنامہ زیاراتِ ترکی (تحریروتصاویر)	افتخاراحمد حافظ قادری	2013	01
-34	کتابچہ حضرت دادا ابرلاس رحمۃ اللہ علیہ	افتخاراحمد حافظ قادری	2013	01
-35	ہدیۂ دُرودوسلام	افتخاراحمد حافظ قادری	2013	01
-36	سفرنامہ زیاراتِ عراق واُردن (تحریروتصاویر)	افتخاراحمد حافظ قادری	2013	01
-37	دُرودوسلام کا نادر وانمول انسائیکلوپیڈیا (جلداول وجلددوم)	افتخاراحمد حافظ قادری	2013	01
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریروتصاویر)	افتخاراحمد حافظ قادری	2014	01
-39	شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول ﷺ	افتخاراحمد حافظ قادری	2014	01
-40	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	افتخاراحمد حافظ قادری	2015	01
-41	شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی ﷺ	افتخاراحمد حافظ قادری	2016	01
-42	عظائم الصلوات والتسلیمات	افتخاراحمد حافظ قادری	2016	01
-43	شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بزبانِ سیدالمرسلین ﷺ	افتخاراحمد حافظ قادری	2016	01
-44	سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	افتخاراحمد حافظ قادری	2016	01
-45	الصلوات الالفیۃ بأسماء خیرالبریۃ	افتخاراحمد حافظ قادری	2017	01
-46	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	افتخاراحمد حافظ قادری	2017	01

01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ	47-
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفر نامہ زیارتِ ترکی	48-
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم	49-
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفر نامہ زیارت شام	50-
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ	51-
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	الفية الصلوات علی فخر الموجودات	52-
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	مناقب والدین مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم	53-
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	حیات انور	54-
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	شہزادیٔ کونین علیہا السلام	55-
01	2019	افتخار احمد حافظ قادری	مومنین کی مائیں	56-

2. These valuable books have been added in the National Library Collection. The readers of the Library will get Knowledge and information from these books. I hope that National Library of Pakistan will receive all forthcoming publications in future.

With regards,

Yours sincerely

3/4/2019

(Muhammad Riaz)
Assistant Director/Delivery of Books & Newspapers Branch

Iftakhar Ahmad Hafiz Qadri,
House 999/A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi Cantt.
Cell: 0344-5009536

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارت دفاع، ابواب الروضۃ، تیمورک العربیۃ السعودیۃ) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارت دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دوران ملازمت حکومت سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی سنٹر "مركز تعليم اللغة العربية" سے عربی زبان کا دو سالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیر انتظام ثقافتی سنٹر خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلاد اسلامیہ (حجاز مقدس/ شام/ مصر/ مراکش/ ایران/ عراق/ اردن/ لبنان/ افغانستان/ ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پر حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلادِ اسلامیہ میں زیارت مقدسہ کے سفرنامے، شخصیات (خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہِ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرِفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلّہ ضیائے حرم، فیضان سدرۃ، پیغام آشنا، نور الحبیب، کاروانِ قمر، طلوعِ مہر اور آئینہ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیرِ انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمینِ ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادتِ عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں 16 اکتوبر 2001، نمازِ فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتیِ اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنہیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزارات مبارکہ کی منتقلی کے موقع پر ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

25/09/2019

التماسِ دُعا
معزز قارئین کرام سے درخواست ہے
کہ حضور پُرنور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی
اُمتِ مرحومہ کی بخشش و مغفرت اور بلندی
درجات کیلئے دُعا فرمائیں اور بالخصوص
مصنف کتاب ہذا اور اُس کے مرحوم والدین
کریمین کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست
ہے۔ شکریہ
افتخار احمد حافظ قادری